﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿......اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :۔ نصیر احمد قمر

جلد 15 | جمعۃ المبارک 17/اکتوبر 2008ء | 16/شوال 1429 ہجری قمری ❁ 17/اخاء 1387 ہجری شمسی | شمارہ 42

دُرود گناہوں کو نابود کرتا ہے

حضرت ابوبکر صدیقؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنا اس سے کہیں بڑھ کر گناہوں کو نابود کرتا ہے جتنا کہ ٹھنڈا پانی پیاس کو۔ اور آپؐ پر سلام بھیجنا گردنوں کو آزاد کرنے سے بھی زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ اور آپؐ کی محبت اللہ کی راہ میں جان دینے یا جہاد کرنے سے بھی افضل ہے۔

(در منثور۔ جلد 6صفحہ 654)

ارشادات عالیہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُعا میں بعض دفعہ قبولیت نہیں پائی جاتی تو ایسے وقت میں اس طرح سے بھی دُعا قبول ہو جاتی ہے کہ ایک شخص بزرگ سے دعا منگوائیں اور خدا تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ وہ اس مرد بزرگ کی دعاؤں کو سنے۔

اللہ جلّشانہٗ نے جو دروازہ اپنی مخلوق کی بھلائی کے لئے کھولا ہے وہ ایک ہی ہے یعنی دُعا۔

۞......’’دُعا میں بعض دفعہ قبولیت نہیں پائی جاتی تو ایسے وقت میں اس طرح سے بھی دُعا قبول ہو جاتی ہے کہ ایک شخص بزرگ سے دعا منگوائیں اور خدا تعالیٰ سے دُعا مانگیں کہ وہ اس مرد بزرگ کی دعاؤں کو سنے۔ اور بارہا دیکھا گیا ہے کہ اس طرح دعا قبول ہو جاتی ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد پنجم۔ صفحہ 182)

۞......’’اللہ جلّشانہٗ نے جو دروازہ اپنی مخلوق کی بھلائی کے لئے کھولا ہے وہ ایک ہی ہے یعنی دعا۔ جب کوئی شخص بکاوزاری سے اس دروازہ میں داخل ہوتا ہے تو وہ مولائے کریم اس کو پاکیزگی وطہارت کی چادر پہنا دیتا ہے اور اپنی عظمت کا غلبہ اُس پر اس قدر کر دیتا ہے کہ بے جا کاموں اور ناکارہ حرکتوں سے وہ کوسوں بھاگ جاتا ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد 3صفحہ 315)

حقیقی عید وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے انعامات کے ساتھ ہو اور حقیقی انعامات ملتے ہیں اللہ اور رسول کی اطاعت کی وجہ سے۔

ان انعامات کا ذکر اس آیت میں ہے جہاں نبی، صدیق، شہید اور صالح کے کمالات عطا کئے جانے کی بشارت ہے۔

آج حقیقی عید اگر ہے تو احمدیوں کی جو حضرت مسیح موعودؑ کو مان کر ان انعاموں کی امید رکھتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں رہنے سے مل سکتے ہیں۔

آج ہمیں اس بات پر تکلیف دی جاتی ہے، ہمارے پیاروں کو شہید کیا جاتا ہے کہ ہم کیوں اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ خدا کی نعمتوں کے دروازے بند نہیں ہو سکتے اور کیوں ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ حضرت محمد مصطفیٰ ؐ کا فیض اس حد تک جاری ہے کہ آپؐ کی پیروی سے نبوت کا انعام بھی مل سکتا ہے۔

اَے دُشمن بدفطرت اور بدنوا کُچھ ہوش کر کہ ہم پر ان ظلموں کا بدلہ لینے والا خدا تمہاری یہ سب حرکتیں دیکھ رہا ہے۔ جب اس کی چکّی چلتی ہے تو ہر چیز کو پیس کر رکھ دیتی ہے۔

(خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کی پہلی عید کے موقع پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز، ولولہ انگیز، پُرشوکت خطبہ عید الفطر)

(لندن ۔2/اکتوبر): آج برطانیہ میں عید الفطر کا دن تھا۔ UK کے تمام احمدی مشن ہاؤسز و مساجد میں تمام تر اسلامی روایات کے ساتھ یہ عید منائی گئی۔ احباب جماعت کا عید کا سب سے بڑا اجتماع مسجد بیت الفتوح میں ہوا جہاں کم و بیش آٹھ دس ہزار افراد، مرد و زن نے اپنے پیارے امام حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی اقتدا میں نماز عید ادا کی اور حضور انور کا خطبہ سنا۔ خطبہ کے بعد حضور انور نے تمام مرد احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

ذیل میں حضور انور ایدہ اللہ کے خطبہ عید الفطر کا خلاصہ ہدیۂ قارئین ہے۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے عید کا دن ہے جسے عید الفطر کہتے ہیں۔ عید کا لفظی مطلب تو یہ ہے کہ بار بار لوٹ کر آنے والی چیز۔ ہماری اسلامی اصطلاح میں یہ لفظ یوم الفطر اور یوم الاضحیٰ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یعنی رمضان کے بعد جس دن ہم کھانے پینے اور خوشی منانے کے لئے آزاد ہوتے ہیں۔ اور عید الاضحیٰ وہ ہے جس کا تعلق حج اور قربانی کے ساتھ ہے۔ حدیث میں بھی آتا ہے کہ یہ دن کھانے پینے اور خوشی منانے کا دن ہے۔ اس لئے ہر خوشی کے موقع پر عید کا لفظ بولا جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ یہ عید ہر سال میں دو دفعہ آتی ہے اور اس طرف توجہ دلاتی ہے کہ جو قربانی تم نے نفس کی، مال

کی یا کسی بھی قسم کی دی ہے خدا تعالیٰ تمہیں کہتا ہے کہ ان قربانیوں پر خوشی کا اظہار کرو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور اللہ تعالیٰ کی خاطر تھیں۔ پس یہ عید بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی منائی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہی یہ عید بھی منائی جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم میں جہاں عید کا لفظ استعمال ہوا ہے وہ مسلمانوں کے حوالہ سے نہیں ہوا بلکہ عیسائیوں کے حوالہ سے ہوا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اے اللہ ہمارے لئے آسمان سے مائدہ اُتار جو ہمارے پہلوں اور آخرین کے لئے عید ہو۔ حضور نے فرمایا کہ اس آیت کے سیاق وسباق سے پتہ چلتا ہے کہ یہ عید کسی قربانی کے عوض نہیں مانگی جا رہی نہ ہی خدتعالیٰ کی طرف سے کسی قربانی کے عوض عطا ہو رہی ہے۔ پہلوں اور آخرین کے لئے رزق اللہ تعالیٰ نے اتارا لیکن ساتھ ہی یہ تنبیہ بھی فرما دی کہ اگر اس کے بعد ناشکری کرو گے تو میرا عذاب بھی بڑا سخت ہوگا۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس سارے مضمون پر غور کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تنبیہ اس لئے فرمائی ہے کہ اس عالم الغیب والشہادۃ خدا کو علم تھا کہ اس قوم سے ناشکری ہوگی اور اس کے نتیجہ میں سزا بھی پائے گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک مومن کی عید وہ ہے جو بار بار آتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشیوں کا پیغام لے کر آتی ہے۔ حضور نے سورۃ فاتحہ کی دعا اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِم کے حوالہ سے بتایا کہ وہ اس دعا کی قبولیت کے نشان لے کر آتی ہے۔ دُنیاوی رزق تو ختم ہونے والی چیز ہے لیکن روحانی رزق تو نہ ختم ہونے والے ہیں اور یہ وہ انعامات ہیں جن کا قرآن کریم کی اس آیت میں ذکر ہے جہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو بھی اللہ اور اس رسول کی اطاعت کرے گا وہ ان لوگوں میں شامل ہوگا جن پر خدا نے انعام کیا۔ حضور نے فرمایا کہ حقیقی عید وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے انعامات کے ساتھ ہو اور حقیقی انعامات ملتے ہیں اللہ اور رسول کی اطاعت کی وجہ سے۔ اور اس اطاعت کی وجہ سے ان انعامات کی انتہا اس زمانہ میں خدا نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر فرمائی جنہیں اللہ تعالیٰ نے مسیح ومہدی بنا کر بھیجا، جن کا درجہ نبی کا ہے لیکن آنحضرت ﷺ کی اطاعت اور غلامی کی وجہ سے۔ پس یہ انعامات ہیں جو ایک احمدی کو دوسروں سے ممتاز کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ دوسرے مسلمان جنہوں نے زمانے کے امام کو نہیں مانا یہ عقیدہ رکھنے کی وجہ سے کہ اب آنحضرت ﷺ کی پیروی میں بھی کوئی نبی نہیں آسکتا اپنے پر ان انعامات کے دروازے بند کر رہے ہیں جو نبی کے بعد صدیق، شہید اور صالح کی صورت میں ہو سکتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آج حقیقی عید اگر ہے تو احمدیوں کی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر ان انعاموں کی امید رکھتے ہیں جو آنحضرت ﷺ کی غلامی میں رہنے سے مل سکتے ہیں۔

حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے بتایا کہ ہم نماز میں دعا کرتے ہیں اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِم اس سے یہی مطلب ہے کہ ہم خدا سے ترقئ ایمان اور بنی نوع کی بھلائی کے لئے چار قسم کے نشان چار کمال کے رنگ میں چاہتے ہیں یعنی نبیوں کا کمال، صدیقوں کا کمال، شہیدوں کا کمال اور صلحاء کا کمال۔

حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے ان چاروں قسم کے کمالات کی مزید تفصیل وتشریح بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ حضور علیہ السلام کے ان اقتباسات سے جہاں ہمیں اس بات پر شکرگزاری کا احساس ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں اس منعم علیہ گروہ میں شامل کر دیا جنہوں نے زمانہ کے امام کو مان کر قرآن کریم کا صحیح فہم حاصل کرنے کی کوشش کی وہاں ان ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ پیدا ہوتی ہے اور ہونی چاہئے جو ایک احمدی کو ان مرتبوں تک پہنچانے کے لئے ادا کرنے کی کوشش کے لئے ضروری ہیں۔

حضور نے فرمایا: پس رمضان میں جس دور سے ہم گزرے ہیں جن میں عبادات بھی ہیں، قرآن کریم کی تلاوت، درس اور اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق غور وفکر کی توفیق بھی ہے، نفس کی قربانیوں کی ٹریننگ بھی ہے، اعلیٰ اخلاق کے اظہار کی طرف توجہ بھی ہے اس کو اب اپنی زندگیوں میں باقاعدگی سے اور تسلسل سے جاری رکھنا ہی ہمیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی کامل اطاعت اور قرب کا ذریعہ بنائے گا۔ اور یہی حقیقی عید ہے جو قربانیوں اور اصلاح کی طرف توجہ اور تبدیلی کے بعد ایک مومن کو حاصل ہوتی ہے۔

حضور نے قرآن مجید اور احادیث نبویہ کے حوالہ سے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نیکیوں کا اجر بہت بڑھا کر عطا فرماتا ہے۔ ایک جگہ فرمایا کہ جنہوں نے نیکی کی ہے انہیں دس گنا اجر ملے گا۔ اس پہلو سے تیس روزوں کے بدلے تین سو دنوں کا ثواب دیا اور اگر کوئی شوال کے چھ روزے بھی رکھے تو تین سو ساٹھ دنوں کا ثواب ہو گیا۔ حضور نے فرمایا کہ یہ عید رمضان میں خدا کی خاطر قربانی کرتے ہوئے، ہر جائز بات سے خدا کی خاطر رکتے ہوئے گزارنے کی کوشش پر ایک ظاہری انعام ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جب ہم نے خدا اور رسول کی اطاعت کرتے ہوئے آنحضرتؐ کے عاشق صادق کو مان لیا تو خدا تعالیٰ اس نیکی کے کام کو بے اجر نہیں چھوڑے گا۔ ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ جس طرح خدا کی خاطر کیا ہوا کوئی عمل بے اجر نہیں اسی طرح یہ قربانیاں بھی جو احمدی کرتے ہیں ضائع جانے والی نہیں ہیں۔ اگر آج ہم پر تنگی اور قربانی کا دَور ہے تو آسانی بھی آنے والی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے انعامات کی لامحدود بارش ہوگی۔ حضور نے آیت قرآنی اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا (سورۃ الم نشرح:7-8) کے حوالہ سے بتایا کہ الْعُسْر کہہ کر تنگی کو محدود کیا ہے اور یُسْرًا کو غیر محدود کیا ہے۔

حضور نے غیر احمدی مسلمانوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جو زمانہ کے امام کا انکار کرنے والے ہیں وہ ان انعاموں سے انکاری ہیں کہ خدا نبی، صدیق، شہید اور صالح پیدا کرنے والا ہے۔ جو لوگ قرآن مجید میں نسخ کے قائل ہیں انہیں کیا پتہ کہ صدق کیا ہے۔ جہاں حیا، امانت، صداقت غائب ہو جائیں، جہاں جھوٹ، تعدّی اور ظلم نے ڈیرے ڈالے ہوں، جو مصلحتاً جھوٹ بولنے کو جائز قرار دیتے ہوں ان کا صدیقیت سے کیا تعلق۔ جو مظلوموں کی جان لینا ثواب سمجھتے ہوں ان کا ایمان کس طرح مضبوط کہلا سکتا ہے۔ کس منہ سے وہ اپنے آپ کو آنحضرت ﷺ کا ماننے والا کہہ سکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ہمارے آقا ومولا ﷺ نے توحجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں کی جانوں، مالوں اور عزتوں کی حرمت کا اعلان فرمایا تھا اور یہ اس خدا اور اس رسول کے نام پر یہ حرکتیں کر کے پھر خادم ختم نبوت کہلانے کے نعرے لگاتے ہیں، دوسروں کی جانیں لینے پر اُکساتے ہیں اور خود جان دینے کا نام سن کر ہی جان نکل رہی ہوتی ہے۔ ہر طرح کے روحانی امراض میں مبتلا ہیں۔ فساد کرنے کے لئے ہر دم تیار ہیں۔ یہ نہ صدیق ہیں، نہ شہید بنے اور نہ صالح بن سکتے ہیں۔ نبوت کے پہلے ہی انکاری ہیں۔ خدا کے انعاموں کے دروازے پہلے ہی بند کر لئے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آج ہمیں اس بات پر تکلیف دی جاتی ہے، ہمارے پیاروں کو شہید کیا جاتا ہے کہ ہم کیوں اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ خدا کی نعمتوں کے دروازے بند نہیں ہو سکتے اور کیوں ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ حضرت محمد مصطفیٰؐ کا فیض اس حد تک جاری ہے کہ آپؐ کی پیروی سے نبوت کا انعام بھی مل سکتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ دشمن کو اپنی حرکتوں میں مصروف رہنے دیں۔ کامیابیاں آنے والی ہیں۔ انکار کرنے والے ذلیل ورسوا ہوں گے۔ ہم احمدیوں کے لئے کوئی وجہ نہیں کہ ہم ان تنگیوں اور قربانیوں سے پریشان ہوں۔ احمدیوں کی قربانیوں کا سلسلہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے شروع ہوا۔ ان شہیدوں نے، پیچھے آنے والوں کے لئے جو عظیم الشان مثالیں قائم کی تھیں اسے جماعت نے بھلایا نہیں بلکہ یہ سلسلہ آج تک چل رہا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ دشمن نے رمضان میں ہمارے خلاف جو محاذ کھڑا کیا تھا وہ سمجھتا ہے کہ اس نے ہمارے رمضان اور عید کو خراب کیا، ہمیں غمزدہ کر دیا۔ حضور نے فرمایا کہ ان کی ان حرکتوں سے تو ہمیں اللہ کے فضل سے پہلے سے بڑھ کر رمضان کے فیض پانے کی توفیق ملی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اے دُشمن بدفطرت اور بدنوا کُچھ ہوش کر کہ ہم پر ان ظلموں کا بدلہ لینے والا خدا تمہاری یہ سب حرکتیں دیکھ رہا ہے۔ جب اس کی چکّی چلتی ہے تو ہر چیز کو پیس کر رکھ دیتی ہے۔ ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے ہر دم اور ہر آن یہ نوید دی ہے اور دے رہا ہے کہ جس طرح روزوں میں خدا تعالیٰ کی خاطر کی گئی قربانیاں تمہیں عید دکھاتی ہیں یہ قربانیاں بھی انشاء اللہ تعالیٰ رنگ لائیں گی۔ ہم جس طرح روزوں سے گزرے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہم نے اپنے نفسوں پر کنٹرول رکھا تا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔ جماعتی مخالفتوں اور سختیوں سے بھی انشاء اللہ تعالیٰ احمدی ثبات قدم دکھاتے ہوئے گزر جائے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ دشمن اس بات پر خوش ہے کہ ہم نے جماعت کے دو مفید وجود شہید کر دئے تو یہ اس کی بھول ہے۔ ہم اس بات پر خوش ہیں کہ جتنی بڑی قربانیاں ہیں اتنی ہی بڑی خوشخبریاں بھی ملنے والی ہیں۔ پس ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ان خوشخبریوں کو جن کے نشان خدا تعالیٰ ظاہر فرما رہا ہے کہیں ہمارے نیک اعمال اور عبادتوں میں کمیاں، پیچھے نہ لے جائیں۔ ہماری حقیقی عیدیں انشاء اللہ آنے والی ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کے جھنڈے تلے الٰہی وعدوں کے مطابق تمام نیک فطرتوں نے آنا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر آج سعادت وسلامتی کی راہیں پھیلنی ہیں تو ان لوگوں کے ہاتھوں سے جنہوں نے مسیح محمدی اور زمانے کے امام کو مانا ہے۔ مخالفین جتنا چاہیں زور لگا لیں یہ الٰہی تقدیر ہے، اس نے غالب آنا ہے۔ ابھی ان کی نظریں اس صداقت کو دیکھ نہیں رہیں۔ لیکن انشاء اللہ تعالیٰ وہ فجر طلوع ہوگی تو ان دھندلی آنکھوں کو بھی نظر آ جائے گا کہ جو امام الزمان نے کہا تھا سچ کہا تھا۔ اس وقت جماعت احمدیہ کی خاطر قربانی کرنے والے اور اپنا خون بہانے والے ہر شہید کے جسم کا ہر ذرہ یہ اعلان کر رہا ہوگا کہ دیکھ او بدبخت اور بدقسمت کیا میرا خون رائیگاں گیا ہے؟ اس وقت شہید کی اولادیں اور پیارے خوشی سے یہ اعلان کر رہے ہوں گے کہ دیکھو ہمارے باپ، ہمارے خاوند، ہمارے دادا، ہمارے نانا، ہماری بہنیں، ہمارے بھائی جو قربانی کر گئے تھے وہ آج اس فجر کے ساتھ پہلے سے بڑھ کر روشن اور چمکدار نظر آ رہے ہیں۔ آج ہمیں وہ حقیقی عید نظر آ رہی ہے جس کی خاطر قومیں قربانی کیا کرتی ہیں۔ اس فجر کے طلوع ہونے کے ساتھ ہمیں اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ کیا گیا یہ وعدہ پوری شان سے پورا ہوتا نظر آئے گا کہ اَلْعِیْدُ الْاٰ خَرُ تَنَالُ مِنْهُ فَتْحًا عَظِیْمًا۔ یعنی ایک اور عید ہے جس میں تُو بڑی فتح پائے گا۔ وہ وقت ہوگا جب ہر احمدی، مسیح محمدی کی جماعت کا ہر فرد، مبارک سو مبارک کی صدائیں بلند کر رہا ہوگا۔ حقیقت میں یہی عید ہے جو ہر احمدی کی زندگی کا آخری مقصد ہے اور یہی عید ہے جس کے حصول کے لئے ہم نے ہر وقت اپنے قادر وتوانا اور مستجاب الدعوات خدا کے آگے جھکے رہنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں اس کی توفیق دیتا چلا جائے تا کہ احمدیت اور حقیقی اسلام کو تمام دنیا پر غالب آتا دیکھ لیں۔

حضور ایدہ اللہ نے آخر پر سب دنیا کے احمدیوں کو عید مبارک دیتے ہوئے فرمایا کہ خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کی یہ پہلی عید ہے۔ ہمارے لئے یہ ہزاروں لاکھوں برکتیں لے کر آئے اور اس حقیقی عید کے نظارے دکھائے جو ہمارا آخری مقصد ہے۔ حضور نے دعا کی تحریک کرتے ہوئے احباب کو اسلام کے غلبہ کے دن نزدیک لانے اور جماعت کو ہر شر سے بچانے کے لئے دعا کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ آج احمدیت کی مخالفت صرف پاکستان میں نہیں بلکہ ہر اس خطے میں ہے جہاں احمدیت کی ترقی نظر آ رہی ہے۔ حضور نے شہداء احمدیت کے درجات کی بلندی اور ان کے پسماندگان کے لئے دعا کی تحریک فرمائی اور خاص طور پر ان شہداء کا ذکر فرمایا جن کی جدائی بالکل تازہ ہے۔ اسی طرح حضور نے اسیران رہ مولا کی رہائی، واقفین زندگی اور واقفین نَو کے لئے، مجاہدین تحریک جدید ووقف جدید اور سلسلہ کے تمام خدمت کرنے والوں کے لئے جن میں نمایاں ایم ٹی اے کے کارکنان بھی ہیں۔ اور تمام داعیان الی اللہ کے لئے، تمام بیماروں اور مشکل میں گرفتار لوگوں کے لئے، اہالیان قادیان کے لئے کہ اللہ اُنہیں مسیح کی بستی میں رہنے کا حق ادا کرنے کی توفیق دے، اہالیان ربوہ کے لئے اللہ تعالیٰ ان کی رونقیں جلد لوٹائے، پاکستان کے احمدیوں کے لئے کہ سب سے زیادہ احمدیت کی مخالفت پاکستان میں ہے لیکن بڑے صبر، ہمت اور حوصلہ سے ان حالات کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ غرضیکہ حضور نے اس طرح سے دعاؤں کی تحریک فرماتے ہوئے خطبہ کا اختتام فرمایا اور بعد ازاں ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کروائی جس میں ایم ٹی اے کی وساطت سے ساری دنیا کے تمام براعظموں میں پھیلے ہوئے لاکھوں کروڑوں احمدی شامل ہوئے۔

(خلاصہ مرتبہ: نصیر احمد قمر)

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر12

فلسطین میں شمس صاحب کی مخالفت

وسط 1929ء میں غیر احمدی علماء نے جماعت احمدیہ کی بڑھتی ہوئی ترقی دیکھ کر مخالفت تیز کر دی۔ چنانچہ انہوں نے فلسطین کی المجلس الإسلامی الأعلیٰ سے ایک مبلغ شمس صاحب کے مقابلہ کے لئے بلوایا جس نے جمعیة الشبان المسلمین اوردوسرے مقامی علماء کے ساتھ مل کر احمدیوں پر جبر وتشدد کرنا شروع کیا۔اس شوروشر کے تھوڑے عرصہ کے بعد یہودیوں اور مسلمانوں میں جھگڑا شروع ہوگیااور ایک دوسرے کے خلاف مظاہرات کرنے لگے اور قتل کی وارداتیں شروع ہوگئیں۔اور معلوم ہوگیا کہ فسادی عنصر آپ کے مکان پر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ آپ کو فساد کے اندیشہ سے مجبورا دوسرے مکان میں منتقل ہونا پڑا۔

فلسطین میں تبلیغ میں مشکلات

فلسطین میں حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کی مخالفت کی وجہ سے تبلیغ کی راہ میں حائل ہونے والی مشکلات کے علاوہ اس زمانہ میں وہاں کے عرب اخلاقی اور دینی اعتبار سے زبوں حالی کا شکار تھے اور ایسے حالات میں تبلیغ کے کام میں کامیابی کا حصول بہت مشکل امر تھا ۔اس حالت کا نقشہ اس زمانے کی ایک رپورٹ میں بڑے سادہ انداز میں کھینچا گیا ہے جسے نذر قارئین کیا جاتا ہے۔

’’فلسطین میں اکثر آبادی مسلمانوں کی ہے اوران کے دو طبقے ہیں ،قدامت پسند اور تعلیم یافتہ۔اوّل الذکر فریق مشائخ کے زیر اثر ہے اور پرانے خیالات کی کورانہ تقلید کررہا ہے۔اورمؤخر الذکر گروہ دہریت ،الحاداور مغرب پرستی میں غرق ہونے کے علاوہ علم دین سے ہی بیزار ہے۔مزید برآں یہ ہے کہ ہر دو فریق عربی النسل ہونے کے باعث باوجوداپنی جہالت کے عجم سے گونہ نفرت رکھتے ہیں۔گویا عربیت جاتی رہی ہے۔نہ دین ہے نہ اخلاق ہیں۔نہ زبان صحیح ہے مگرغرور،نخوت،اور تکبر بے انداز۔

عیسائی آبادی کے لحاظ سے دوسرے درجہ پر ہیں۔ مگر دہریت اوراسلام دشمنی میں اوّل نمبر پر۔اورطرفہ یہ کہ ظاہر یہ کرتے ہیں کہ ہم مسلمانوں کے دوست ہیں۔یہودی بالکل جمود کی حالت میں ہیں۔نوجوانوں میں حرکت ہے مگر دہریت اورشیوعیت کی طرف۔‘‘

(رپورٹ سالانہ32-1931ء صفحہ8بحوالہ خالد احمدیت حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کے حالات زندگی جلداول صفحہ 210-211)

ان حالات میں سعید روحیں جب حضرت مولوی صاحب کی طرف مائل ہونا شروع ہوئیں اور پاک طینت وجود احمدیت کو بنظر استحسان دیکھنے لگے تو مُلاّؤں نے مخالفت شروع کردی۔اورمختلف مناظرات میں اپنی شکست کومحسوس کر کے لوگوں کومولوی صاحب کے خلاف بھڑکانا شروع کردیا، اور سلسلہ احمدیہ کی طرف بے سروپا باتیں منسوب کر کے لوگوں کو اس سے بدظن کرنا شروع کردیا۔

اس بارہ میں حضرت مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

’’مشائخ کی شرارتوں اورفتنہ انگیزیوں سے لوگ اس درجہ مشتعل ہوچکے تھے کہ دوتین ماہ تک مجھے شہر میں اکیلے چلنا پھرنا مشکل ہوگیا تھا۔اوران لوگوں نے فتویٰ دے دیا کہ اس ہندی سے ملنا،بات کرنا،اس کی کتابیں پڑھنا حرام ہےاوراس کا قتل جائز ہے۔جس ہوٹل میں مَیں رہتا تھا اس کے سامنے پہرہ لگادیا گیا تا کوئی میرے پاس نہ آئے۔جو آنے کی کوشش کرتا اسے بزور روک دیا جاتا۔لیکن باوجود ان روکوں کے جنہیں اللہ تعالیٰ ہدایت دینا چاہتا تھا۔ان کے سینوں کوکھول کرمیرے پاس لے آتا تھا۔

(رپورٹ مجلس مشاورت 1929ء صفحہ176بحوالہ خالد احمدیت حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کے حالات زندگی جلداوّل صفحہ212-213)

ان ناخوشگوار حالات اور مشکلات میں حیفا کے مکینوں میں سے صرف ایک محترم دوست محمدنوام ابوفوزی تھے جواس مخالفت کے تندسیلاب میں بلاناغہ مولوی صاحب کے پاس آتے رہےاور تمام مخالفتوں کا مردانہ وارمقابلہ کرتے رہے۔محترم خلیل محمدنوام ابوفوزی صاحب دمشق کے پہلے احمدی مصطفیٰ نویلاتی صاحب کے غیر احمدی دوست تھے جوفلسطین میں رہتے تھے۔جب حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس فلسطین تشریف لائے تواس سے قبل ہی مصطفیٰ نویلاتی صاحب نے ابوفوزی صاحب کوخط لکھ دیا تھااور مولانا شمس صاحب کے آنے کی اطلاع دے دی تھی۔چنانچہ فلسطین پہنچنے پر یہ دوست مولانا شمس صاحب کو باصرار اپنے گھرلے گئے اور اپنے ہاں مہمان ٹھہرایا۔چنددن کے بعد یہ دوست سلسلہ میں داخل ہوگئے۔اس کے بعد دواور اشخاص جو ان کے دوستوں میں سے تھے،بھی احمدیت میں داخل ہوگئے۔ (ماخوذ از مرجع سابق)

شیخ سلیم بن محمد الربانی

قبول احمدیت کے بعد پاک تبدیلی کا شاندار نمونہ

آپ ایک ایسے گاؤں کے باشندہ تھے جوایام جاہلیت کانمونہ تھا اور تمام فلسطین میں بلحاظ چوری ڈکیتی اور آپس میں لڑائیوں جھگڑوں کے لئے بدنام تھا۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد جب بستی کے لوگوں نے شیخ ممدوح کی سخت مخالفت کی تو انہوں نے نہایت صبر و استقلال سے ان کی مخالفت کا مقابلہ کیااور دیوانہ وار تبلیغ میں مصروف رہے۔ اعلانیہ طور پر مساجد میں جاجا کرعلیحدہ نمازیں پڑھتے رہے۔ کوئی اعتراض کرتا تو نہایت نرمی سے کہتے کہ مسیح موعودؑ دوسرے لوگوں کی اقتداء کرنے کے لئے نہیں آئے بلکہ وہ اس لئے آئے ہیں تادنیا کے لوگ ان کی اقتداء کریں۔ان کے وہاں کئی مباحثے ہوئے ایک مباحثہ میں تقریبا تین سو کی حاضری تھی اور بالمقابل ازہر کا تعلیم یافتہ شیخ تھا۔دوران مناظرہ ایک شخص نے آپ کی گردن پر چپت لگائی۔ ان کے رشتہ داروں نے فوراً اس مارنے والے سے بدلہ لینا چاہا لیکن آپ نے روک دیااور کہا کہ مجھ سے زیادہ کون شقی تھا؟ مَیں چاہوں تواس سے خود بدلہ لےسکتا ہوں۔مگراس وقت صرف یہی کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمائے۔

(ماخوذ از رپورٹ مجلس مشاورت 1929ء صفحہ179 بحوالہ خالد احمدیت حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کے حالات زندگی جلداوّل صفحہ 238-239)

شیخ سلیم الربانی صاحب نے مچھلیوں کا شکار سیکھنا شروع کیا۔اس دوران انہوں نے وہاں کے مچھیروں کوبھی تبلیغ کرنی شروع کردی۔ ابھی ان کواس کام میں ایک ماہ ہی ہوا تھا کہ ایک روز چند شکاریوں نے جنہیں وہ تبلیغ کیا کرتے تھے ان سے کہا: اگرتم واقعی حق پر ہوتو فلاں شکاری سے مقابلہ کے لئے نکلو پھر جس کے جال میں پہلے مچھلی آئے گی وہ حق پر ہوگا۔وہ شکاری دس جالوں سے شکار کرتا تھا اورنہایت ماہر مچھیرا مانا جاتا تھا۔شیخ صاحب نے کہا کہ مَیں اس مقابلہ کواس شرط کے ساتھ قبول کرتا ہوں کہ پہلے سمندر کے کنارے وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ حق ظاہر کردے پھر جال پھینکیں گے۔انہوں نے یہ شرط مان لی۔کیونکہ وہ یہ خیال کر رہے تھے کہ یہ تو ابھی سیکھتا ہے کیا مقابلہ کر سکے گا۔چنانچہ دو رکعت نماز کے بعد دونوں نے متعدد بار جال پھینکے۔آخر پہلے مچھلی شیخ سلیم صاحب کے جال میں آئی۔انہوں نے فوراً خدا تعالی کے آگے سجدہ شکر ادا کیا۔ اس موقعہ پر دو مچھیروں نے تصدیق کی اور جماعت میں شامل ہوگئے اور یہ بات پورے گاؤں میں مشہور ہوگئی۔

(ماخوذ از الفضل 26 /مارچ1929ء صفحہ2 بحوالہ خالد احمدیت حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کے حالات زندگی جلداوّل صفحہ251)

فلسطین کے کچھ ایمان افروز واقعات

میری بیعت لیجئے:

حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس لکھتے ہیں:

’’عیدالفطر پرایک دمشقی عالم شیخ ابراہیم طیب المغربی شاذلی طریقہ کے اپنے شاذلی دوستوں کو ملنے کے لئے حیفا تشریف لائے۔عید کے تیسرے روز ایک مشہور شاذلی شاعر نے مجھے اپنے مکان پر دعوت دی اور شیخ ابراہیم طیب بھی مدعو تھے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تاریخ حیات اور آپ کے دعاوی کے متعلق تقریبا پانچ گھنٹہ تک گفتگو ہوئی۔ اختتامِ مجلس پر انہوں نے کہا کہ یہ اجتماع ہمارے لئے لیلۃ القدر کی طرح ہے۔اس کے دودن بعد شیخ ابراہیم طیب میری ملاقات کے لئے آئے اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے الفاظ سننے کا شوق ظاہر کیا۔مَیں نے خطبہ الہامیہ کے تقریبا ساٹھ صفحے سنائے۔پھر انہوں نے جماعت میں داخلہ کی شروط دریافت کیں۔پھر کہا کہ ہاتھ بڑھائیے اور میری بیعت لیجئے۔پھر دو رکعت نماز پڑھ کرانہوں نے بیعت کی۔ان کا شاذلیوں پر اچھا اثر ہے۔

(الفضل 17/ مئی 1929ء صفحہ7 .بحوالہ خالد احمدیت حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کے حالات زندگی جلداوّل صفحہ254)

احمدیت۔مسیحیت کے لئے کاری ضرب

حیفا میں عید کے دوسرے روز چند غیراحمدی ایک مسیحی کومیرے پاس لے آئے اس نے انہیں ایک کتاب مطالعہ کے لئے دی تھی......جب ایک ہفتہ بعدان سے دریافت کرنے کے لئے آیا تو انہوں نے کہا کہ ہم توان باتوں کا جواب نہیں دے سکتے ۔چلو احمدی شیخ کے پاس چلتے ہیں۔وہ اسے لے آئے۔ظہر سے عصر تک گفتگو ہوتی رہی۔آخراس مسیحی نے میری تمام باتوں کو مان لیااور قسم کھا کر کہا کہ یہاں کے مشائخ قطعاً ان باتوں کا جواب نہیں دے سکتے۔ غیر احمدیوں نے بھی احمدیوں سے کہا کہ درحقیقت احمدیت مسیحیت کے لئے ایک کاری ضرب ہے۔

(الفضل 7/ مئی1931ء صفحہ2.بحوالہ خالد احمدیت حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کے حالات زندگی جلداوّل صفحہ255)

احمدیوں کی تفسیر بہت پسند ہے

ایک دوست لکھتے ہیں:

قدس میں جب ہم احمدزکی پاشا سے ملنے کے لئے گئےتو وہاں مختلف ممالک کےنمائندے موجود تھے۔احمدزکی پاشانے ہمارا تعارف ہرایک وفد کےنمائندوں سے کرایا۔ اورشرق الأردن کے مفتی صاحب کومخاطب کر کے کہا: احمدیوں کی تفسیر بہت پسند ہے کیونکہ یہ جو تفسیر کرتے ہیں اس میں خرافات اورخلاف عقل باتیں نہیں ہوتیں۔اور میرا تو جی چاہتا ہے ان تفسیروں کو ضائع کر دیا جائے جن میں دوراز قیاس اورخلاف عقل باتیں پائی جاتی ہیں۔مثال کے طور پر سورہ یوسف کی تفسیر پر ذکر چھیڑ دیا۔جس پر مفتی صاحب اور دوسرے علماء بول اٹھے کہ فلاں مفسر نے یوں لکھا ہے۔اس وقت احمدزکی پاشانے مولوی صاحب سے کہا کہ آپ اس کے متعلق بیان فرمائیں۔مولوی صاحب نے نہایت فصاحت کے ساتھ تقریر کی۔مفتی صاحب یا کسی اورکوجرأت نہ ہوئی کہ کسی قسم کا اعتراض کریں۔کیونکہ مولوی صاحب کی تقریر نہایت مدلل تھی۔

(الفضل 11/ دسمبر 1930ء صفحہ2 م)

مولانا جلال الدین شمس صاحب کی مصرمیں مساعی

فلسطین میں رہائش کے دوران آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے حکم سے اپنے دائرہ تبلیغ میں مصرکوبھی شامل کرلیااور اپنے وقت کوتقسیم کر کے دونوں ملکوں میں تبلیغ کا سلسلہ شروع کر دیا۔آپ دودفعہ چھ چھ ماہ کے لئے مصر تشریف لے گئے۔پہلی دفعہ دسمبر 1929ء میں اور دوسری دفعہ اگست1930ء میں۔

مناظرہ بروفات مسیح

مولانا جلال الدین صاحب شمس 7/دسمبر 1929ء کوحیفا سے مصرکوروانہ ہوئے۔ان کے ہمراہ مکرم منیرالحصنی صاحب بھی تھے۔یہاں پرآ کر بعض امراء سے ملاقاتوں اور وفات مسیح پر جامعہ ازہر کے تعلیم یافتہ ایک شیخ سے مناظرہ ہواجس میں شیخ موصوف کوشدید ہزیمت اٹھانی پڑی۔بعض حاضرین نے تو شیخ صاحب کومنہ پر کہہ دیا کہ آپ نہ تواپنی کسی دلیل کوثابت کر سکےاور نہ ہی وفات مسیح پر پیش کردہ دلائل کوردّ کرسکے۔پہلے تو یہ شیخ کہتا تھا کہ مَیں ہر روز آپ سے گفتگو کے لئے وقت نکال سکتا ہوں۔لیکن اب اس ہزیمت کے بعداس نے گفتگوکرنے کا نام تک نہ لیا۔

مصرمیں عیسائیت کی یلغار کا ایک جائزہ

ازاں بعد مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس اور مکرم منیرالحصنی صاحب ان دونوں بزرگوں نے وہاں کے عیسائی مشنوں کے بارہ میں معلومات حاصل کیں جس کا خلاصہ کچھ یوں تھا کہ اس وقت وہاں پانچ چھ عیسائی مشن کام کررہے تھے۔جن کی نہایت عالیشان عمارتیں تھیں جن میں سکول بھی تھے۔مسلمانوں کی اولاد کومسیحی مدارس کے قوانین کے مطابق گرجاؤں میں نماز کے لئے مجبور کیا جاتا تھا۔اور ہزاروں پونڈز ہر ماہ عیسائیت کی تبلیغ کے لئے خرچ کئے جاتے تھے۔اس سلسلہ میں تقریبا چار یا پانچ رسالے

نکالے جاتے تھے۔عیسائیت کی اس پُر زور رَو کے بالمقابل مسلمانوں کی کوشش صفر تھی۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ عام مسلمانوں کی حیثیت ایک خاموش تماشائی سے زیادہ نہ تھی۔اور جہاں تک علماء کا تعلق ہے تو ازہر کے بعض تعلیم یافتہ شیخ عیسائی ہو چکے تھے اوراعلانیہ عیسائیت کا پرچار کرنے لگے تھے۔دیہات میں عیسائی بنانے کی تحریک زوروں پر تھی۔

ان حالات کے پیش نظر ان دونوں مجاہدوں نے مسیحیوں کا مقابلہ کرنے کی ٹھانی اور ان کے مشنوں اور گرجوں میں جا کرمناظرے کئے۔

(ماخوذ از الفضل 7/ فروری 1930ء صفحہ2، رپورٹ مجلس مشاورت 1930ء صفحہ159-60۔بحوالہ خالد احمدیت حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کے حالات زندگی جلداوّل صفحہ224.223، 228، سلسلہ احمدیہ صفحہ379۔ مجلة البشری مارچ1936ء صفحہ13)

کاش تم مسیحی مشنری ہوتے

حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس اور منیر الحصنی صاحب کی مصر میں تبلیغی مساعی کے بارہ میں مکرم محمود احمد عرفانی صاحب اپنے ایک مضمون میں تحریر فرماتے ہیں:

”یہاں جس قدر مسیحی جماعتیں ہیں ان کے کیمپ پر جا کر منیر اور شمس نے ہجوم کیا۔اوران کی زبانیں جو اس سے پیشتر اسلام کے خلاف چلتی تھی بند کر دیں۔ مسیحی منّاد جو روزانہ یہاں کے علماء کو تنگ کرتے تھے، احمدی مبلغین کے دلائل سن کر دنگ رہ گئے اور بول اٹھے کہ ہم احمدیوں سے بحث نہیں کرتے۔ان مباحثات کا یہ اثر ہوا کہ نوجوانوں کی ایک جماعت مولوی جلال الدین صاحب کی طرف مائل ہو گئی اوراسلام کی تعلیم سننے لگی۔ان میں سے ایک مسیحی ہو چکا تھا اس نے مسیحیت کے طوق کو اپنے گلے سے اتارا اور اسلام قبول کر کے احمدیت میں داخل ہوگیا۔دو اور نوجوان اس کے ساتھ سلسلہ میں داخل ہوئے۔اس طرح ان مباحثات کے نتیجے میں تین نوجوان ہمیں ملے۔باقی نوجوانوں پر بھی گہرا اثر ہے اور وہ احمدیت کے اثر کو قبول کرنے لگ گئے ہیں۔

عیسائی حلقوں میں بہت شور پڑ گیا اور ان کو سخت پریشانی ہوئی۔ احمدی مبلغ کے دلائل کی طاقت دیکھ کر ایک دن ایک عیسائی پطرس نامی نے کہا: **کاش تم مسیحی مشنری ہوتے**۔عیسائیت کے لئے تمہارا وجود خسارہ ہے۔احمدی مبلغ نے کنیسہ امریکان میں شیخ کامل منصور سے، ڈاکٹر فلپس امریکان سے اور کوبری سیمون پر انجمن تبشیر المسیحی کے انچارج سے، جمعیۃ شرف میں پادری پطرس اور وہاں کے سیکرٹری سے اور ایک انجمن انجیل للجمیع میں مباحثات کئے اور خدا تعالیٰ نے کامیابی دی۔

اب جب عیسائیوں نے مباحثات سے انکار کر دیا ہے احمدی مشنری نے دوسرا حملہ ایک ٹریکٹ کے ذریعہ سے ان پر کیا ہے جو دو ہزار شائع کیا گیا ہے۔اس ٹریکٹ کا نام تحقیق الأدیان ہے۔

(الفضل 11/ مارچ 1930ء صفحہ2-3۔بحوالہ خالد احمدیت حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کے حالات زندگی جلداوّل صفحہ226-227)

مصر کے ایک عربی مجلّہ میں حضرت مولانا شمس صاحب کا ذکر

مصر الحدیثۃ المصورۃ نے ’رسول أحمد المسیح‘ کے عنوان سے ایک مصری صحافی کا مولوی صاحب کے متعلق اپنی 19/فروری 1930ء کی اشاعت میں ایک مضمون شائع کیا۔جس کا اردو ترجمہ الفضل سے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

اخلاقی لیکچر سننے کے لئے مَیں ایک ادبی مجلس میں حاضر ہوا جس میں مختلف بلاد کے ہر قسم کے لوگ شریک تھے۔جلسہ کے بعد جب حاضرین مجلس نے ایک دوسرے سے تعارف کیا تو امریکن لیڈی نے قریب ہو کر سلام کرتے ہوئے ایک رجل ہندی پنجابی کی طرف مصافحہ کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایا۔اس نے سلام کا جواب تو نہایت اچھے الفاظ میں دیا لیکن اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور اس لیڈی کے ساتھ مصافحہ کرنے سے قطعاً انکار کیا۔ہماری حیرانی کی کوئی حد نہ رہی جب ہم نے ایک مشرقی کو دیکھا کہ وہ ایک امریکن خاتون سے مصافحہ کرنے سے انکار کرتا ہے کیونکہ ہم نے یہ واقعہ مصر جیسے متمدن ملک میں اپنی زندگی میں پہلی بار دیکھا تھا۔ زیادہ حیرانی اس بات سے ہوئی کہ یہ پنجابی نوجوان نہ تو متعصب ہے، نہ علوم مروجہ سے ناآشنا۔ بلکہ ایک مہذب، کریم الأخلاق، شریف مزاج، نیک طبیعت، خندہ رو، اور متواضع انسان ہے۔پھر کیوں اس نے امریکن خاتون سے مصافحہ کرنے سے انکار کیا؟ جب ہم نے بصورت استفہام یہ سوال اس کے سامنے پیش کیا تو اس نے جواب دیتے ہوئے کہا: میرے مذہب میں جائز نہیں کہ مَیں کسی عورت سے مصافحہ کروں۔اس کے جواب نے ہمیں اور زیادہ تعجب میں ڈالا۔

ہم نے اس سے دریافت کیا کہ: آپ کا کیا مذہب ہے؟اس نے کہا:مَیں احمدی ہوں۔

ہم نے پوچھا: کیا آپ مسلمان نہیں؟

اس نے کہا: ہاں الحمدللہ۔(یعنی ہاں الحمد للہ مَیں مسلمان ہوں)

ہم نے کہا کہ مسلمان تو عورتوں سے مصافحہ کرتے اوران کا احترام کرتے ہیں۔

اس نے جواب دیا:مَیں بھی ان کا احترام کرتا ہوں لیکن ان سے مصافحہ کرنا میرے مذہب میں جائز نہیں۔

ہم نے پھر کہا: آپ کس مذہب کے آدمی ہیں؟

اس نے کہا:مَیں احمدی ہوں۔

مَیں نے اس کے جواب سے یقین کر لیا کہ وہ سر آغا خان کا مرید اسماعیلی فرقہ سے ہے۔اس لئے مَیں نے پوچھا کہ آپ اسماعیلی ہیں؟

اس نے مسکراتے ہوئے کہا: ہرگز نہیں۔مَیں تو مسلمان ہوں۔

مَیں نے کہا پھر کیوں کہتے ہیں:مَیں احمدی ہوں۔

اس نے کہا:مَیں فرقہ احمدیہ سے ہوں۔

ہم نے کہا:فرقہ احمدیہ کیا ہے؟

اس نے کہا:احمد المسیح کے تابعین۔

ہمیں اس لفظ (احمد المسیح) نے زیادہ حیرانی میں ڈالا۔اور ہم اسے سن کر بہت ہنسے کہ ایک شخص احمدؐ اور مسیح دونوں لفظوں کا مصداق کس طرح ہوسکتا ہے۔ہم نے پوچھا:

کیا احمد المسیح کوئی تاریخی انسان ہے؟

اس نے کہا:ہاں وہ تاریخی انسان ہے۔

ہم نے کہا:وہ کہاں پیدا ہوا اور کب؟

اس نے کہا:وہ پنجاب میں 1836ء میں پیدا ہوا۔

ہم نے کہا:کیا وہ خدا ہے۔

اس نے کہا:ہرگز نہیں۔وہ صرف ایک انسان ہے۔

ہم نے کہا:پھر آپ کس طرح کہتے ہیں کہ وہ المسیح ہے؟

اس نے کہا:وہ المسیح المنتظر ہے۔اور وہ وہی ہے جسے لوگ مہدیٔ موعود کہتے ہیں۔اور جو آخر زمانہ میں ظاہر ہو کر دین کی اصلاح کرے گا۔عدل پھیلائے گا اور لوگوں کو ان کے صحیح راستے پر واپس لائے گا۔

یہ عجیب وغریب خبر سن کر مَیں حیران ہوا اور مَیں نے آگاہی حاصل کرنے کے لئے مزید رغبت کا اظہار کیا۔اوراس کے لئے ہم نے ایک دوسرے سے دوبارہ ملنے کا وعدہ کیا۔

دوسرے دن جب ہم ایک ہوٹل میں جمع ہوئے تو وہ پنجابی نوجوان مرزا احمد المسیح کی ولادت کے متعلق حیران کن باتیں کرنے لگا کہ کس طرح اس نے نبوت کا دعویٰ کیا اور کس طرح لوگ اس کے گرد جمع ہو گئے۔اور کس طرح اس نے فرقہ احمدیہ کی تنظیم کی۔اس نوجوان نے مجھے سلسلہ احمدیہ کی کتب دکھائیں اوراس کے بعض اصول بیان کئے۔

شام کے وقت معبد الأزبکیہ میں ہم حاضر ہوئے تو دیکھا کہ وہی پنجابی عیسائیت کے ردّ میں لیکچر دے رہا ہے۔اور ایک جوش مارنے والے سیلاب کی طرح کتب مقدسہ (عہد جدید وعتیق) کی آیات بغیر کسی رکاوٹ اور زبان کی لکنت کے پڑھ رہا ہے۔اورانہیں ایک دوسری سے ربط دے کر اپنی تائید میں پیش کر رہا ہے۔اس نے بہت طویل لیکچر دیا اور بعض آیات قرآن مجید اپنی تائید میں لا کر ان کی ایسی اعلیٰ تفسیر کی جو مَیں نے اپنی زندگی میں اس سے پہلے نہیں سنی۔گو وہ تمام باتیں جو اس نے بیان کیں میرے لئے عجائبات سے تھیں مگر ان سب سے عجیب بات یہ تھی جو اس نے بیان کی کہ اگر انہیں (احمدیوں کو) کوئی لیکچر دینے کے لئے مدعو کرے تو وہ اس کے لئے اُجرت نہیں مانگتے۔وہ باوجود مخالف اسباب کے وحدت اسلامیہ کی محافظت کرتے ہیں۔ جہاں تک ممکن ہو عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتے۔وہ عورتوں کو باہر مجالس میں نہیں جانے دیتے۔وہ نبوت (غیر تشریعی) کو ہمیشہ جاری مانتے ہیں اور یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں کہ ان کی تبلیغ ساری دنیا میں پھیل جائے گی۔

مَیں نے پوچھا: کس قسم کے ممالک میں آپ تبلیغ کرتے ہیں؟

اس نے کہا: تمام دنیا کے ممالک میں۔

مَیں نے کہا: کیا آپ کے مبلغ اور مشنری لندن میں ہیں؟

اس نے کہا: سب سے پہلے وہاں ضرورت تھی......۔

مَیں نے کہا: کیا اس تبلیغ کا کچھ فائدہ بھی ہوا؟

اس نے کہا: کیوں فائدہ نہ ہوتا۔سب سے پہلی مسجد انگلستان کے دارالحکومت میں ہم نے ہی تعمیر کرائی ہے۔

میں نے کہا: کیا تم وہ لوگ ہو جنہوں نے وہاں مسجد بنائی یا مسلمان؟

اس نے کہا: ہم ہی وہ مسلمان ہیں۔

پھر اس نے اس مسجد کے متعلق سارا واقعہ سنایا کہ وہ مسجد اس چندہ سے بنائی گئی ہے جو احمدی خواتین نے جمع کیا تھا۔اور جب المعبد الأحمدی مسجد بن کر تیار ہوگئی تو اس کے افتتاح کے لئے ایک شاندار اجتماع منعقد کیا گیا اور بادشاہ حجاز ابن سعود کے شہزادہ کو افتتاحی رسم ادا کرنے کے لئے مدعو کیا گیا۔تو اس کا باپ اس بات سے بہت خوش ہوا۔لیکن ہمارے مخالف لوگوں نے شہزادہ کو اس بات سے روکا اور کہا کہ وہ افتتاحی رسم ادا نہ کریں کیونکہ وہ ایک امرِ منکر ہے۔شہزادہ نے اپنے باپ کو لکھا کہ وہ اسے اس بات سے روک دے۔کیونکہ یہ معبد مسلمانوں کا نہیں بلکہ ایک عام عبادتگاہ ہے جس میں غیر مسلم جمع ہوا کریں گے۔اس پر ہم نے شہزداہ کو بتایا کہ یہ اس کا خیال غلط ہے۔ یہ معبد تو اہل نجد کے طریق پر تعمیر کیا گیا ہے۔اور ہر اس شخص کے لئے کھلا ہے جو ایک اللہ کی عبادت کرے۔اس کلمہ نے شاہ حجاز کی طبیعت کو نرم کر دیا۔اوراس نے اپنے بیٹے کو اس مسجد کا افتتاح کرنے سے جو ایک اللہ کی عبادت کرنے کے لئے بنائی گئی ہے روکنا مناسب نہ سمجھا۔اور اس نے لکھا: وہ جب چاہے وہاں جا کر خطبہ پڑھے۔لیکن شہزادہ کو جرأت نہ ہوئی اور علماء سے ڈر گیا۔

پھر مَیں نے اس سے اس کا نام دریافت کیا تو اس نے بتایا: اس کا نام جلال الدین شمس ہے۔اور اس کی عمر 29 سال ہے۔اس نے احمدیت اپنے والد سے ورثہ میں پائی ہے۔اور وہ پیدائشی احمدی ہے۔اس نے کہا جب 25 سال کی عمر میں وہ مبلغ ہو کر شام میں آیا تو وہاں کے علماء اور امراء اس کی مخالفت پر اٹھ کھڑے ہوئے۔اور انہوں نے کوشش کی کہ اسے شام سے جلاوطن کیا جائے۔ لیکن وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوئے۔اور وہ وہاں دو سال رہا۔اور 50 کے قریب احمدی بنائے جو تمام کے تمام احمد المسیح کی نبوت پر کامل ایمان رکھتے ہیں۔

پھر اس نے کہا وہ حیفا میں آیا اور ایک سال سے زیادہ وہاں ٹھہرا۔اور وہاں بھی 50 کے قریب احمدی ہوئے اور اب مصر میں وہ اسی غرض سے آیا ہے۔

میں نے اس سے پوچھا: کیا تمہیں یقین ہے کہ تمام لوگ احمدی ہو جائیں گے۔

اس نے کہا: ضرور، ہماری تبلیغ اور دعوت روئے زمین پر پھیل جائے گی۔

میں نے کہا: اس بات کے لئے تمہارے پاس کیا دلیل ہے؟

اس نے جھٹ ایک الہام جو پیشگوئی پر مشتمل ہے جو مرزا احمد المسیح پر نازل کیا گیا ہے سنایا جس میں اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ عنقریب وہ تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچائے گا۔

مَیں نے کہا: کیا تم اس پیشگوئی پر کامل یقین رکھتے ہو؟

اس نے کہا: بے شک۔احمد المسیح کی کوئی ایسی پیشگوئی نہیں جو پوری نہ ہو۔کیونکہ جو کچھ اس نے کہا اور جس کا دعویٰ کیا ہے ہم اس پر صدق دل سے ایمان رکھتے ہیں کہ یہ پیشگوئی عنقریب پوری ہوگی اور تمام لوگ اپنے رب اور اس دین حق کو پہچان لیں گے جسے حضرت عیسیٰ اور محمد ﷺ لائے۔اور جس کی احمد المسیح نے اشاعت کی۔

اس مذہب (فرقہ احمدیہ) نے آج کل تمام دنیا سے مذہبی جنگ چھیڑ رکھی ہے اور یہ لوگ انگلستان فرانس، امریکا، ایشیا اور افریقہ کے بہت سارے ممالک میں پائے جاتے ہیں۔یہ لوگ مسلمانوں اور عیسائیوں کو اپنا مذہب قبول کراتے رہتے ہیں۔ان کی ایک منظّم اور ترقی کرنے والی جماعت ہے اور یہ جماعت امید رکھتی ہے کہ وہ لوگوں میں سے تعلیم یافتہ طبقوں اور اکثر متمدن ممالک کو اپنی طرف کھینچ لے گی۔

(الفضل 4/اپریل 1930ء صفحہ9-10بحوالہ خالد احمدیت حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کے حالات زندگی جلداوّل صفحہ215 تا221)

شاہزادہ فیصل کو مسجد فضل لندن کے افتتاح کی دعوت

مولانا شمس صاحب کے مذکورہ بالا انٹرویو میں مسجد فضل لندن کی افتتاحی تقریب میں شاہزادہ فیصل کی شرکت کے بارہ میں بھی کچھ وضاحت آئی ہے۔قارئین کرام کو اشتیاق ہوگا کہ اس پورے قصہ کی تفاصیل سے آگاہی حاصل کریں۔گو کہ اس کے بعض حصے 1939ء کے ہیں لیکن چونکہ تمام واقعات کا مسجد فضل لندن اور مولانا شمس صاحب سے براہ راست تعلق ہے اس لئے ہم قارئین کرام کے لئے انہیں یہاں پر یکجائی صورت

باقی صفحہ نمبر 9پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے ذکر عبادات اور مخلوق کے حق کی ادائیگی کے لئے ہمیشہ کوشاں رہیں۔
رمضان میں جو نیکیوں کی توفیق ملی ہے یہ نیکیاں اب ہماری زندگیوں کا لازمی حصّہ بن جائیں۔

اگر تم جانتے کہ کتنی برکتیں تم جمعہ سے سمیٹ رہے ہو تو رمضان کے آخری جمعہ یا رمضان کے جمعہ پر ہی بس نہ کرتے بلکہ جمعہ کے بعد جمعہ کا انتظار رہتا اور پھر مسجد میں آنے کے لئے جلدی کرتے۔ ذکر الٰہی اور جمعہ کی نماز کے مقابل پر ہر دنیاوی چیز کو ثانوی حیثیت دیتے۔

ذکر الٰہی اس طرح ہونا چاہئے کہ ہر وقت خدا یاد رہے۔

اس دعا کو ہمیشہ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ان دنوں کی برکات ہمارے لئے اللہ تعالیٰ اتنا لمبا کردے کہ اگلے رمضان تک ہم ان سے فیض پاتے چلے جائیں اور پھر آئندہ آنے والے رمضان میں اور ترقی کی منازل طے کریں۔ اللہ تعالیٰ کے قرب اور اس کی رضا کو مزید حاصل کرنے والے ہوں اور پھر یہ نیکیوں کے حصول کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہمیشہ ہمارے ساتھ، تاحیات ہمارے ساتھ چلتا چلا جائے بلکہ مرنے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں سے اپنی رحمت اور مغفرت کی چادر میں ہمیں لپیٹے رکھے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 26 ستمبر 2008ء بمطابق 26 تبوک 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ-

يٰـاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَيْعَ- ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ- فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِى الْاَرْضِ وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ-وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا-قُلْ مَا عِنْدَاللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ-وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ (سورۃ الجمعۃ:10-12)

ان آیات کا ترجمہ ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو جب جمعہ کے دن ایک حصّہ میں نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی کرتے ہوئے بڑھا کرو اور تجارت چھوڑ دیا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ پس جب نماز ادا کی جا چکی ہو تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور اللہ کے فضل میں سے کچھ تلاش کرو اور اللہ کو بکثرت یاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ اور جب وہ کوئی تجارت یا دل بہلاوا دیکھیں گے تو اس کی طرف دوڑ پڑیں گے اور تجھے اکیلا کھڑا ہوا چھوڑ دیں گے۔ تُو کہہ دے کہ جو اللہ کے پاس ہے وہ دل بہلاوے اور تجارت سے بہت بہتر ہے اور اللہ رزق عطا کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

جیسا کہ ہم نے قرآن کریم کے ان الفاظ میں سنا جو کہ سورۃ جمعہ کی آخری آیات ہیں جن کی مَیں نے ابھی تلاوت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جمعہ کی کس قدر اہمیت ہے کہ اس کے بارے میں علیحدہ احکامات ہیں۔ باوجود اس کے کہ عبادات اور نمازوں کی ادائیگی، اُن کے وقت پر ادا کرنے، باقاعدہ ادا کرنے، مسجد میں جا کر ادا کرنے، ان کی ادائیگی سے پہلے ظاہری طور پر وضو کر کے پاک صاف ہونے وغیرہ کے تفصیلی احکامات قرآن کریم میں موجود ہیں لیکن جمعہ جو ایک عبادت اور نماز ہی ہے اس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے علیحدہ حکم اتارا ہے۔ پس جمعہ کی نماز کی ایک خاص اہمیت ہے جس کی مزید وضاحت ہمیں احادیث سے بھی ملتی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات سے بھی واضح ہوتی ہے۔

رمضان کے پہلے جمعہ میں جب مَیں نے رمضان میں دعاؤں کی طرف توجہ دلائی تھی تو ضمناً جمعہ کے دوران اور جمعہ کے دن دعاؤں کی قبولیت کی خاص گھڑی یا عرصہ کا ذکر کیا تھا جس کا احادیث میں ذکر آتا ہے۔ مَیں امید کرتا ہوں کہ اس اہمیت کے پیش نظر جمعہ کی جو اہمیت ہے، اکثر نے اس رمضان کے گزشتہ جمعوں میں خاص طور پر فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہوگی کہ جمعہ اور روزے جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کے قرب اور دعاؤں کی قبولیت کا ذریعہ بھی بنتے ہیں۔

آج ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان کے آخری عشرے کا پانچواں دن گزار رہے ہیں اور اس رمضان کا یہ آخری جمعہ ہے، جس کو بعض دوسرے مسلمان گروہوں میں بڑی اہمیت دی جاتی ہے کہ یہ آخری جمعہ ہے اس لئے اس میں اپنے تمام گناہ بخشوانے کے لئے ضرور شامل ہو۔ جب سلیٹ صاف ہو جائے تو پھر نئے سرے سے جو چاہو کرو۔ بلکہ بعض کئی سال بعد ایک جمعہ پڑھنے کو ہی کافی سمجھتے ہیں۔ اُن لوگوں میں یہ تصور اس لئے ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہ مان کر اللہ تعالیٰ کے احکامات کو صحیح طور پر سمجھنے سے عاری ہیں۔ پس ہم پر یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اصل حکم کو سمجھتے ہوئے ہر جمعہ کی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہیں، چاہے وہ رمضان کا جمعہ ہے یا اس کے علاوہ۔ لیکن اگر رمضان کے جمعوں کی ہمارے نزدیک کوئی اہمیت ہے تو اس لئے کہ جیسا کہ مَیں نے ابھی کہا کہ ایک طرف تو ہمیں یہ خوشخبری مل رہی ہے کہ جمعہ کے دن ایک وقت ایسا آتا ہے جب خدا تعالیٰ بندے کی دعائیں سنتا اور قبول کرتا ہے اور رمضان کے روزوں کی وجہ سے یہ خوشخبری مل رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کے قریب ہو کر اس کی دعائیں سنتا ہے اور رمضان میں تہجد اور نوافل کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی گئی ہے اور ہر شخص عموماً توجہ دیتا ہے۔ پس رمضان کے جمعوں کی یہ اہمیت ہوگئی کہ اس میں دن کو بھی خدا تعالیٰ خاص فضل فرماتے ہوئے بندے کی دعائیں سن رہا ہے اور رات کو بھی خاص فضل فرماتے ہوئے اپنے بندے کی دعائیں سن رہا ہے۔ پس ان دنوں اور

راتوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے لئے اللہ تعالیٰ کی دائمی رحمت مانگنے، ہمیشہ اس کی مغفرت کی چادر میں ڈھکے رہنے، ہمیشہ اس دنیا کی جہنم سے بھی اور اگلے جہان کی جہنم سے بھی بچے رہنے کی دعا مانگنی چاہئے تا کہ صرف رمضان اور رمضان کے جمعے یا صرف آخری جمعہ ہمیں عبادتوں میں توجہ دلانے والا نہ ہو بلکہ سال کا ہر جمعہ اور ہر دن ہمیں خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی طرف توجہ دلانے والا ہو۔ پس ہر احمدی کو اس بات کو پلّے باندھنے کی ضرورت ہے اور باندھنی چاہئے کہ صرف رمضان کا جمعہ نہیں یا آخری جمعہ نہیں جس کے لئے بعض لوگوں میں اہتمام کیا جاتا ہے کہ جس طرح بھی ہو ضرور مسجد جانا ہے یا بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ عید ضرور عیدگاہ یا مسجد میں جا کر پڑھنی ہے۔ جبکہ عید کی اہمیت کے بارے میں قرآن کریم میں براہ راست کوئی حکم نہیں ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ عید کی اتنی اہمیت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس میں شامل ہونے کی خاص تاکید فرمائی ہے اور ان عورتوں کو بھی عید پر جانے کا حکم ہے جنہوں نے نماز نہیں پڑھنی لیکن جمعہ کے بارے میں کوئی ایسا حکم نہیں ہے کہ ضرور شامل ہونا ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس بات کو بھی پیش نظر رکھنا چاہئے کہ عید پر جانے کا حکم صرف اس لئے نہیں کہ سال کے بعد دو رکعت پڑھ لینے سے یا چند منٹ کا خطبہ سن لینے سے گناہ بخشے جائیں گے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے حضور جو عبادت اور قربانی کی توفیق ملی یا جس کی خواہش تھی لیکن مجبوری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابع ہی اس پر مکمل عمل نہ ہو سکا۔ لیکن کیونکہ اب اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اس کے شکرانے کی عبادت میں شامل ہو تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہو سکیں، اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے والے ہوں کہ اللہ تعالیٰ آئندہ توفیق دے کہ عبادت کا ہر فرض پورا کرنے والے بن سکیں اور نوافل کی توفیق پا سکیں تو تب ہی ہر عید میں شامل ہونے کا فائدہ ہے اور یہی ایک مومن کی شان ہے کہ ایسی عید منانے کی کوشش کرے۔ بہرحال اس وقت مَیں جمعہ کی اہمیت کا ذکر کر رہا تھا۔

حدیث میں آتا ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن نیکیوں کا اجر کئی گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد جلد 2 کتاب الصلاة باب فی الجمعة وفضلها حدیث نمبر 2999)

پھر ایک حدیث میں آتا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور وہ سب سے پہلے آنے والے کو پہلا لکھتے ہیں اور پہلے آنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اونٹ کی قربانی کرے پھر بعد میں آنے والا اس کی طرح ہے جو گائے کی قربانی کرے پھر مینڈھا یعنی دنبہ کی قربانی، پھر مرغی اور پھر انڈے کی قربانی کرنے والے کی طرح ہے۔ پھر جب امام منبر پر آ جاتا ہے تو وہ اپنے رجسٹر بند کر لیتے ہیں اور ذکر کو سننا شروع کر دیتے ہیں۔ (صحیح بخاری کتاب الجمعة باب الاستماع الی الخطبة)

پھر ایک روایت ہے، جس کا کچھ حصہ مَیں بیان کرتا ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا مَیں تمہیں دنوں میں سب سے افضل دن کے بارے میں نہ بتاؤں؟ پھر آپؐ نے فرمایا وہ جمعہ کا دن ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ مہینوں میں سے سب سے افضل مہینے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ فرمایا وہ رمضان کا مہینہ ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا راتوں میں سے سب سے افضل رات کے بارے میں نہ بتاؤں؟ فرمایا وہ لیلۃ القدر ہے۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد جلد 2 کتاب الصلاة باب فی الجمعة وفضلها حدیث نمبر 3005)

پھر ایک روایت میں آتا ہے، حضرت ابولبابہؓ بن منذر سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کا دن، دنوں کا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ عظیم ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یوم الاضحیٰ اور یوم الفطر سے بھی بڑھ کر ہے۔ اس دن کی پانچ خصوصیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس دن حضرت آدمؑ کو پیدا کیا۔ اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو زمین پر اتارا۔ اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو وفات دی۔ اور اس دن ایک گھڑی ایسی بھی آتی ہے کہ اس میں بندہ حرام چیز کے علاوہ جو بھی اللہ سے مانگے تو وہ اسے عطا کرتا ہے۔ اور اسی دن قیامت برپا ہوگی۔ مقرب فرشتے آسمان اور زمین اور ہوائیں اور پہاڑ اور سمندر، اس دن سے خوف کھاتے ہیں۔

(سنن ابن ماجہ ۔ کتاب اقامة الصلوٰة وسنة. باب فی فضل الجمعة)

اب یہ تمام حدیثیں جمعہ کی اہمیت کا واضح کر رہی ہیں۔ اس طرف توجہ دلا رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَ ذَرُوا الْبَیْعَ یہ اس دن کی خاص برکات کی وجہ سے ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ تمہاری تجارتیں، تمہارے کاروبار، تمہارے لئے بہتر ہیں۔ نہیں، بلکہ اصل خیر تمہارے لئے جمعہ کے دن کی عبادت میں ہے۔

اب یہ جو حدیث میں آیا کہ نیکیوں کا اجر کئی گنا بڑھا دیا جاتا ہے تو پہلی نیکی تو اُس اطاعت میں ہے جو ایک مومن اللہ تعالیٰ کے حکم پر کرتے ہوئے اپنے تمام دنیاوی دھندے چھوڑ کر، تجارتیں چھوڑ کر خاص طور پر مسجد میں جمعہ کی ادائیگی کے لئے آتا ہے۔ اور جمعہ کی نماز بھی وہ نماز ہے جو عموماً ظہر کی نماز سے لمبی ہوتی ہے اور پھر خطبہ بھی دیا جاتا ہے۔ کاروبار میں مصروف انسان بظاہر یہ خیال کرتا ہے کہ اتنا لمبا عرصہ کاروبار سے باہر رہنے کی وجہ سے میرا نقصان ہوگا۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری اطاعت کی وجہ سے تمہارا نقصان نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے کہ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَخْشَ اللّٰہَ وَیَتَّقْہِ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ (النور:53) یعنی جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں اور اللہ سے ڈریں اور اس کا تقویٰ اختیار کریں وہ بامراد ہو جاتے ہیں۔ پس اللہ فرماتا ہے کہ عام حالات میں بھی اطاعت کرنے والے بامراد ہوتے ہیں۔ تو جمعہ کے دن تو یہ اطاعت اتنی زیادہ برکات لانے والی ہے کہ اس کا حساب شمار نہیں کیا جا سکتا۔ اللہ کے ذکر کے لئے وہی آئے گا جو اللہ تعالیٰ کا خوف اور خشیت دل میں رکھتا ہوگا، تقویٰ پر قدم مارنے والا ہوگا اور ایسا انسان جو اس معیار پر قائم ہے جو اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے کاروبار چھوڑ کر آئے وہ بھلا اپنی مرادوں کو حاصل کئے بغیر کس طرح لوٹایا جا سکتا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ایسا خدا کا خوف رکھنے والا جب خدا کے حضور عبادت کے لئے حاضر ہوتا ہے تو کئی گنا اجر پاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ہر اس انسان کو جو اللہ تعالیٰ کو تمام قدرتوں اور طاقتوں کا مالک سمجھتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو ربّ العالمین سمجھتا ہے، تسلی دلانے والا ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہیں علم ہی نہیں کہ تم کتنی برکتیں نماز پر آ کر سمیٹتے ہو۔ اگر تم جانتے ہو کہ کتنی برکتیں تم جمعہ سے سمیٹ رہے ہو تو رمضان کے آخری جمعہ یا رمضان کے جمعہ پر ہی بس نہ کرتے بلکہ جمعہ کے بعد جمعہ کا انتظار رہتا۔ اور پھر مسجد میں آنے کے لئے جلدی کرتے تا کہ اونٹ کی قربانی کا ثواب لو، یا گائے کی قربانی کا ثواب لو، یا یہ کوشش تو کرتے کہ کچھ نہ کچھ ثواب فرشتوں کا رجسٹر بند ہونے سے پہلے فرشتوں کے رجسٹر میں لکھا جائے۔ اُس گھڑی اور لمحے کی تلاش میں دعاؤں میں مشغول رہتے۔ ذکر الٰہی اور جمعہ کی نماز کے مقابلہ پر ہر دنیاوی چیز کو ثانوی حیثیت دیتے۔ ہم احمدیوں کے دلوں میں اس دن کی خاص اہمیت ہونی چاہئے۔ کیونکہ اس زمانے میں آخرین کو پہلوں سے ملانے میں اس دن کی بھی بہت اہمیت ہے جبکہ دنیاداری انتہا تک پہنچی ہوئی ہے اور شیطان ہمیں ہر اس نیک کام سے روکنے کی کوشش کر رہا ہے جو خدا تعالیٰ کا قرب دلانے والا ہو، اس کی رضا کے حصول کا حامل بنانے والا ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جہاں اپنی بعثت کا اس دن اور اس زمانے سے تعلق جوڑتے ہوئے وضاحت فرماتے ہیں، ذکر فرماتے ہیں اور اپنے نہ ماننے والوں کو تنبیہ فرمائی ہے وہاں اپنے ماننے والوں کو بھی بڑے درد سے نصیحت فرمائی ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ: ’’مَیں سچ کہتا ہوں کہ یہ ایک تقریب ہے جو اللہ تعالیٰ نے سعادت مندوں کے لئے پیدا کر دی ہے۔ مبارک وہی ہیں جو اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ تم لوگ جنہوں نے میرے ساتھ تعلق پیدا کیا ہے اس بات پر ہرگز مغرور نہ ہو جاؤ کہ جو کچھ تم نے پانا تھا پا چکے۔ یہ سچ ہے کہ تم منکروں کی نسبت قریب تر بسعادت ہو۔ جنہوں نے اپنے شدید انکار اور توہین سے خدا کو ناراض کیا اور یہ بھی سچ ہے کہ تم نے حسن ظن سے کام لے کر خدا تعالیٰ کے غضب سے اپنے آپ کو بچانے کی فکر کی۔ لیکن سچی بات یہی ہے کہ تم اس چشمے کے قریب آ پہنچے ہو جو اس وقت خدا تعالیٰ نے ابدی زندگی کے لئے پیدا کیا ہے۔ ہاں پانی پینا ابھی باقی ہے‘‘۔ یہ فقرہ بڑے غور کے قابل ہے اور ہم سب کو بڑا فکر دلانے والا ہے۔ فرمایا ’’پس خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے توفیق چاہو کہ وہ تمہیں سیراب کرے کیونکہ خدا تعالیٰ کے بدُوں کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ یہ مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ جو اس چشمے سے پئے گا وہ ہلاک نہ ہوگا کیونکہ یہ پانی زندگی بخشتا ہے اور ہلاکت سے بچاتا ہے اور شیطان کے حملوں سے محفوظ کرتا ہے۔ اس چشمے سے سیراب ہونے کا کیا طریق ہے؟ یہی کہ خدا تعالیٰ نے جو دو حق تم پر قائم کئے ہیں ان کو بحال کرو اور پورے طور پر ادا کرو۔ ان میں سے ایک خدا کا حق ہے اور دوسرا مخلوق کا‘‘۔

(ملفوظات جلد دوم۔ صفحہ 134-135۔ جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

بڑے واضح طور پر آپ نے فرما دیا کہ یہ ٹھیک ہے تم نے حسن ظن کر کے مجھے مان لیا۔ زمانہ کے امام کو مان لیا۔ اس اہمیت کو تسلیم کر لیا کہ آخری زمانے میں امام نے آنا تھا جنہوں نے پچھلوں کو پہلوں سے ملانا تھا۔ اس زمانہ عبادتوں کی بھی بڑی اہمیت تھی۔ لیکن فرمایا کہ صرف یہ سمجھ لینا کافی نہیں ہے۔ ابھی بھی کئی ایسے ہیں جنہوں نے اپنے اندر پوری تبدیلیاں پیدا نہیں کیں۔ بہت ساروں کے لئے خدا تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی میں بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس زمانہ میں اپنے ساتھیوں کے بارے میں، ان لوگوں کے بارے میں فرما رہے ہیں جو براہ راست آپؑ کی صحبت سے فیض پانے والے تھے تو ہمیں کس قدر اپنے جائزے لیتے ہوئے اس طرف توجہ دینی چاہئے کہ یہ جمعہ ایک عظیم جمعہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر ہمیں نصیب ہوا ہے، اس کا حق ادا کرنے کے لئے کوشش اور سعی کریں۔ صرف سال کے رمضان میں ہی توجہ نہ کریں بلکہ اللہ تعالیٰ کے ذکر عبادات اور مخلوق کے حق کی ادائیگی کیلئے ہمیشہ کوشاں رہیں۔ رمضان میں جو نیکیوں کی توفیق ملی ہے، یہ نیکیاں اب ہماری زندگیوں کا لازمی حصہ بن جائیں۔ جب جھگڑوں اور لغویات سے ہم جوان دنوں میں

اِنِّی صَائِمٌ کہہ کر بچتے رہے تو اب رمضان کے بعد بھی بچتے رہیں۔ نمازوں میں جو باقاعدگی ہم نے حاصل کی اسے مستقل اپنی زندگی کا حصہ بنالیں۔ جیسا کہ حدیث میں جو مَیں نے ابھی سنائی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ بہترین دن جمعہ کا دن ہے اور بہترین مہینہ رمضان کا مہینہ ہے اور بہترین رات ''لیلۃ القدر'' کی رات ہے۔ آج اسی دن سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہمیں اپنی دعاؤں میں اس دعا کو ضرور شامل کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے آئندہ آنے والے جمعوں کی برکات سے بھی ہمیں فیض پانے کی توفیق عطا فرمائے۔ پھر بہترین مہینے سے بھی ہم گزر رہے ہیں جس کے آخری چند دن رہ گئے ہیں۔ ان دنوں میں بھی اپنی دعاؤں میں اس دعا کو ہمیشہ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ان دنوں کی برکات ہمارے لئے اللہ تعالیٰ اتنا لمبا کر دے کہ اگلے رمضان تک ہم ان سے فیض پاتے چلے جائیں اور پھر آئندہ آنے والے رمضان میں اور ترقی کی منازل طے کریں۔ اللہ تعالیٰ کے قرب اور اس کی رضا کو مزید حاصل کرنے والے ہوں اور پھر یہ نیکیوں کے حصول کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہمیشہ ہمارے ساتھ، تاحیات ہمارے ساتھ چلتا چلا جائے بلکہ مرنے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں سے اپنی رحمت اور مغفرت کی چادر میں ہمیں لپیٹے رکھے۔

پھر بہترین رات کا ذکر ہے جو لیلۃ القدر ہے۔ اس کے بارہ میں روایات میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ آخری عشرہ میں تلاش کرو اور بعض جگہ ہے کہ آخری سات دنوں میں تلاش کرو۔

(بخاری ۔کتاب فضل لیلۃ القدر۔ باب تحری لیلۃ القدر فی الوتر من العشر الاواخر۔ حدیث نمبر 2017)

پس ہم اس لحاظ سے بھی آخری ہفتہ سے گزر رہے ہیں۔ پھر روایات سے طاق راتوں میں تلاش کرنے کا بھی پتہ چلتا ہے۔ تو اس لحاظ سے بھی دعاؤں کی طرف توجہ ہونی چاہئے کیونکہ یہ قبولیت دعا کی رات ہے۔

مختصراً یہاں لیلۃ القدر کی وضاحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں کر دیتا ہوں۔ قرآن کریم میں سورۃ القدر جس میں لیلۃ القدر کا ذکر ملتا ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے ذکر میں فرماتے ہیں کہ ایک لیلۃ القدر تو وہ ہے جو پچھلے حصہ رات میں ہوتی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ تجلی فرماتا ہے اور ہاتھ پھیلاتا ہے کہ کوئی دعا کرنے والا اور استغفار کرنے والا ہے جو مَیں اس کو قبول کروں۔ لیکن ایک معنے اس کے اَور ہیں اور وہ یہ ہیں کہ ہم نے قرآن کو ایسی رات میں اتارا ہے کہ تاریک و تار تھی اور وہ ایک مستعد مصلح کی خواہاں تھی۔ چنانچہ پھر آپ نے اس کی وضاحت فرمائی کہ آنحضرت ﷺ کا آنا اور قرآن کا نازل ہونا اس زمانہ کی ضرورت تھی جو تا قیامت رہنے والا زمانہ ہے اور اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِی لَیْلَةِ الْقَدْرِ (القدر:2) کی آیت اس کی دلیل ہے کہ حقیقی ضرورت تھی۔ یہ ایک علیحدہ مضمون ہے۔ اس وقت تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ کے پہلے حصے کے حوالے سے مَیں کہنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جب دعا اور استغفار قبول کرنے کے لئے ہاتھ پھیلا رہا ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تو ہمیں ہمیشہ ایسی راتوں کی تلاش میں رہنا چاہئے جب ہم اس سے فیض پانے والے ہوں اور حقیقت یہی ہے کہ جمعہ کا دن یا رمضان کا مہینہ یا لیلۃ القدر اُس وقت ہمارے لئے فائدہ مند ہوں گے جب ہم وہ انقلاب اپنی زندگیوں میں پیدا کریں گے جو ہمیں اپنے مقصد پیدائش کو پورا کرنے والا بنائے، ہماری عبادتیں اور نمازیں دائمی ہو جائیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کی یاد اور ذکر صرف جمعہ کے وقت یا جمعہ کے دن ہی نہیں رہے گا بلکہ ہم ہمیشہ اپنی زبانوں کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے تر رکھنے والے ہوں گے۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اس طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ جب جمعہ پڑھ لو، اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو جاؤ تو یاد رکھو کہ پھر یہ نہ سمجھنا کہ اب اگلے جمعہ تک دنیاوی دھندوں میں پڑے رہو۔ نہیں، بلکہ اپنے کاموں کے دوران بھی، اپنی تجارتوں کے دوران بھی، اپنی مصروفیات کے دوران بھی خدا تعالیٰ کی یاد تمہیں آتی رہنی چاہئے۔ اس کا ذکر تمہاری زبانوں پر رہنا چاہئے۔ دن کی پانچ وقت کی نمازیں تمہارے سامنے رہنی چاہئے۔ فرمایا وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوْا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ جب تم نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد اپنے کاموں میں مصروف ہو جاؤ تو اللہ کا فضل تلاش کرو۔ یعنی یہ دنیاوی کام بھی جائز کام ہونے چاہئیں۔ کسی ناجائز کام کو اللہ تعالیٰ کے فضل پر محمول نہیں کیا جا سکتا۔ ان نمازیوں اور حاجیوں کی طرح نہ بنو جو اپنی ظاہری عبادتوں کے بعد پھر اپنی تجارتوں میں دھوکہ کرتے ہیں۔ پس اپنے ذہنوں کو پاک رکھنے کے لئے ذکر الٰہی ضروری ہے۔ صرف ظاہری تسبیح پھیرنا ذکر الٰہی پر دلالت نہیں کرتا بلکہ دل دماغ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں، فضلوں کی سمت کو سامنے رکھ اس طرح اللہ کو یاد کرے کہ تقویٰ پیدا ہو اور اللہ فرماتا ہے تمہاری اصل فلاح اور کامیابی اسی میں ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ذکر کس طرح کرنا چاہئے؟ اس بارہ میں بھی قرآن کریم میں کئی جگہ مختلف حوالوں سے بیان کیا گیا ہے مثلاً سورۃ آل عمران میں تخلیق کے بارے میں، کائنات کے بارے میں، زمین و آسمان کے بارے میں ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَلَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ۔ وَیَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا۔ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (آل عمران:191) وہ لوگ جو اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے ہوئے بھی اور بیٹھے ہوئے بھی اور اپنے پہلوؤں کے بل بھی اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور و فکر کرتے رہتے ہیں اور بے ساختہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ تو نے کسی چیز کو بھی بے مقصد پیدا نہیں کیا۔ پاک ہے تُو۔ پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

پس ذکر الٰہی اس طرح ہونا چاہئے کہ ہر وقت خدا یاد رہے۔ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی پیدائش کی طرف توجہ دلا کر پھر یہ جو فرمایا کہ اس پیدائش پر غور کرنے والے کہتے ہیں کہ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ تُو ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ یہ اس لئے ہے کہ جو کچھ زمین و آسمان میں پیدا کیا گیا ہے وہ سب اللہ کی مخلوق ہے۔ ہماری زندگی کے تمام انحصار اور ذرائع اصل میں اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ ہیں اور جو کچھ زمین و آسمان میں اور اس کے درمیان ہے اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے۔ پس جب ہر چیز ہی خدا کی ہے اور خدا کے فضل سے ملتی ہے اور ملنی ہے تو خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر اور کسی طرف انسان کس طرح جا سکتا ہے۔ اسے شریک بنائیں گے تو اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں کرتا۔ اللہ کے مقابلے میں اگر تجارتوں کو شریک بناؤ گے تو معاف نہیں ہوگے۔ فرمایا یہ چیزیں پھر آگ کی طرف لے جانے والی ہیں۔ اس لئے انسان دعا کرتا ہے کہ اے اللہ ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ ہر لمحہ ہر آن اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ہمیں ہر قسم کے فضلوں سے نوازنے والا ہے۔ اس لئے انسان کو کوشش کرنی چاہئے کہ کبھی ایسا موقع اس کی زندگی میں نہ آئے۔ اور یہ دعا کرنی چاہئے کہ اے اللہ! کبھی ہماری زندگی میں ایسا موقع نہ آئے کہ تیرے مقابل پر ہم کوئی چیز لائیں۔ یہ دعا ہمیشہ کرنی چاہئے کہ اے اللہ! ہم ہمیشہ تیرے عبادت گزار اور ذکر کرنے والے رہیں تاکہ دین و دنیا میں بھی ذلیل و رسوا نہ ہوں اور آخرت کے عذاب سے بھی بچے رہیں۔ پس جب اللہ تعالیٰ ہمیں فرماتا ہے کہ نماز جمعہ کے بعد اس کے فضلوں کو تلاش کرو اور ذکر الٰہی کرتے رہو تو یہ یاددہانی ہے کہ تمہارے تمام نفع و نقصان میرے ہاتھ میں ہیں۔ پس یہ تمہاری خوش قسمتی ہے کہ میرے سے تعلق جوڑ کر تم روحانی فائدہ بھی اٹھا رہے ہو اور دنیاوی فائدہ بھی اٹھا رہے ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دوسرا پہلو یہ بیان کیا ہے کہ اولوالالباب اور عقلِ سلیم بھی وہی رکھتے ہیں جو اللہ جلّشانہ کا ذکر اٹھتے بیٹھتے کرتے ہیں۔ یہ گمان نہ کرنا چاہئے کہ عقل و دانش ایسی چیزیں ہیں جو یونہی حاصل ہوسکتی ہیں۔ نہیں، بلکہ سچی فراست اور سچی دانش اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کئے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی۔ اس لئے تو کہا گیا ہے کہ مومن کی فراست سے ڈرو۔ فرمایا کہ حقیقی دانش کبھی نصیب نہیں ہوسکتی جب تک تقویٰ نہ ہو۔

پس یہ بات بھی اگر کسی کے ذہن میں ہے کہ ہم اپنی تجارتوں اور کاروباروں کو اپنی عقلوں سے چلا رہے ہیں تو یہ غلط ہے۔ ٹھیک ہے ایک انسان محنت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا قانون قدرت کے تحت پھل دیتا ہے۔ ایک دنیادار جو خدا کو نہیں مانتا یا اس کا خدا سے تعلق نہیں وہ تو اپنی تجارتوں سے، اس دنیاداری سے عارضی فائدہ اٹھا رہا ہے۔ لیکن ایک احمدی کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جب زمانہ کے امام کو ہم نے مانا ہے تو پھر ہمارے ہر کام میں برکت تبھی پڑے گی، ترقی بھی تبھی ملے گی جب خدا تعالیٰ کا ذکر بھی رہے اور اُن شرائط کی پابندی بھی رہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہیں اور تقویٰ بھی رہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کو ماننے کے بعد پھر دوعملی نہیں ہوسکتی۔ ہمیں اُس اُسوہ کو اختیار کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جو صحابہ نے قائم فرمایا تھا۔ اگر کاروبار کیا بھی تو اللہ تعالیٰ کے ذکر کو نہیں بھولے۔ آنحضرت ﷺ کے کئی صحابہ تھے جنہوں نے چند سکّوں سے کاروبار شروع کیا اور کروڑوں میں لے گئے۔ اس لئے کہ ایمانداری، فراست اور اللہ تعالیٰ کا فضل اُن کو اس مقام پر لے گیا۔ ان کی ایمانداری تھی، فراست تھی، اللہ تعالیٰ کا فضل ان کے شامل حال رہا اور وہ اس مقام پر پہنچے۔ پس ہمیشہ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ اپنی عبادتوں کے معیار اونچے سے اونچے کرنے کی کوشش کرنی ہے تاکہ ہمیشہ فلاح پانے والے رہیں۔ اس زمانہ کے دل بہلاوے اور تجارتیں کیونکہ ہماری زندگیوں پہ زیادہ اثر انداز ہونی تھیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں توجہ دلائی ہے کہ خَیْرُ الرّٰزِقِیْن خدا کی ذات ہے۔ ہر خیر اس کی طرف سے ملتی ہے۔ کاروباری فائدے اور اس بارہ میں وقت پر اور صحیح فیصلے کی توفیق بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے۔ کئی لوگوں کے بڑے بڑے کاروبار ہیں۔ صحیح فیصلے نہ ہونے کی وجہ سے یا اور وجوہات کی وجہ سے دیوالیہ ہو جاتے ہیں۔ آج کل جو دنیا کی معاشی حالت ہے اس میں بھی دیکھ لیں بڑے بڑے بینک بھی دیوالیہ ہو رہے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور ذکر کے مقابلے میں ہر دوسری چیز کو ہیچ سمجھو۔ اللہ کا فضل ہو تو سب کچھ ملتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو توفیق دے کہ ہم تقویٰ پر چلتے ہوئے نہ صرف اس جمعہ کو بلکہ ہر جمعہ کو اہتمام کے ساتھ ادا کرنے والے بنیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس نے تساہل کرتے ہوئے تین جمعے لگاتار چھوڑے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

(ابوداؤد۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب التشدید فی ترک الجمعۃ۔ حدیث نمبر1052)

اللہ تعالیٰ ہمیں شیطان کے حملوں سے محفوظ رکھتے ہوئے ہمیشہ اپنی پناہ میں رکھے اور کبھی ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے دور ہٹنے والے نہ ہوں۔ آمین۔

بقیہ: مصالح العرب از صفحہ نمبر 4

میں درج کردیتے ہیں اور اس کے بعد حضرت مولانا شمس صاحب کے مصر میں قیام کے باقی حالات بیان کریں گے۔

جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 1924ء میں اپنے سفر ولایت کے دوران مسجد فضل لندن کی بنیاد رکھی مگر چونکہ اس وقت بعض ضروری سامان مہیا نہیں ہو سکے تھے اس لئے مسجد کی بقیہ تعمیر کچھ عرصہ تک ملتوی رہی۔ بالآخر 1925ء میں اس کا کام شروع کیا گیا اور 1926ء میں یہ خدا کا گھر اپنی تکمیل کو پہنچا۔ اس وقت حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم اے لندن کے دارالتبلیغ کے انچارج تھے۔ درد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی ہدایت کے ماتحت عراق کے بادشاہ فیصل سے درخواست کی کہ وہ اپنے لڑکے زید کو اجازت دیں کہ وہ ہماری مسجد کا افتتاح کریں اور جب اس کے جلد بعد شاہ عراق خود یورپ گئے تو ان سے تحریک کی گئی کہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ خود مسجد کے افتتاح کے لئے تشریف لائیں۔ مگر انہوں نے اس درخواست کو ٹال دیا۔ اس کے بعد سلطان ابن سعود بادشاہ حجاز کی خدمت میں تار دی گئی کہ وہ اپنے کسی صاحبزادہ کو اس کام کے لئے مقرر فرمائیں اور انہوں نے تار کے ذریعہ اس درخواست کو منظور کیا اور اپنے ایک فرزند شاہزادہ فیصل کو اس غرض کے لئے ولایت روانہ کردیا۔ جب شاہزادہ موصوف لندن پہنچے تو درد صاحب کے انتظام کے ماتحت ان کا نہایت شاندار استقبال کیا گیا۔ اور اخباروں میں دھوم مچ گئی کہ وہ مسجد فضل لندن کے افتتاح کے لئے تشریف لائے ہیں۔ مگر اس کے بعد ایسے پُراسرار حالات پیدا ہونے لگے کہ شاہزادہ فیصل برملا انکار کرنے کے بغیر پیچھے ہٹنا شروع ہوگئے اور گو آخر وقت تک انہوں نے انکار نہیں کیا مگر عملاً تشریف بھی نہیں لائے۔ ان کے تامل کو دیکھ کر درد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے بذریعہ تار اجازت لے لی کہ اگر شہزادہ فیصل نہ آئیں تو خان بہادر شیخ عبدالقادر صاحب مسجد کا افتتاح کردیں۔

چنانچہ جب فیصل صاحب نہ پہنچے تو درد صاحب نے مسجد کا افتتاح خان بہادر سر عبدالقادر صاحب کے ذریعہ کروایا جو ان دنوں لیگ آف نیشنز کے اجلاس میں شرکت کے لئے ہندوستان کے نمائندہ کی حیثیت سے ولایت آئے ہوئے تھے۔ مگر شاہزادہ فیصل کی آمد آمد کا ولایت کے اخباروں میں اس قدر کثرت کے ساتھ چرچا ہو چکا تھا کہ لوگوں نے ان کے نہ آنے کو بہت اچنبھا سمجھا اور واقف کار لوگ تاڑ گئے کہ اس عملی انکار کے پیچھے اصل راز کیا مخفی ہے۔

وہ راز یہ تھا کہ بعض مسلم اور غیر مسلم حلقوں نے اس بات کو دیکھ کر کہ جماعت احمدیہ زیادہ اہمیت اختیار کر رہی ہے سلطان ابن سعود کو بہکا دیا تھا کہ ان کے صاحبزادہ صاحب مسجد احمدیہ کی افتتاحی رسم سے مجتنب رہیں۔ اور ان کے دل میں یہ خیال بھی پیدا کردیا گیا تھا کہ چونکہ مسلمان علماء کا ایک معتد بہ حصہ جماعت احمدیہ کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتا ہے اس لئے مسجد احمدیہ کے افتتاح میں شاہزادہ فیصل کی شرکت سے اسلامی ممالک میں سلطان کے متعلق بُرا اثر پیدا ہوگا۔ بہرحال خواہ اصل وجہ کچھ بھی ہو شاہزادہ فیصل کی شرکت سے جو فائدہ جماعت احمدیہ کو حاصل ہوسکتا تھا وہ پھر بھی ہوگیا۔ اور وہ یہ کہ ولایت کے اخباروں میں نہایت کثرت کے ساتھ مسجد احمدیہ اور جماعت احمدیہ کی شہرت ہوگئی۔ بلکہ ابتدائی اقرار اور بعد کے انکار نے اس شہرت کو اور بھی نمایاں کردیا۔ مگر خود شاہزادہ موصوف کی یہ بدقسمتی ضرور ہے کہ انہوں نے ایک اہم دینی خدمت سے جس کی یاد دنیا میں قیامت تک رہنے والی تھی اپنے آپ کو محروم کردیا۔

(ماخوذ از سلسلہ احمدیہ صفحہ 380-382)

شاہزادہ فیصل کی مسجد فضل لندن میں آمد

ماہ فروری 1939ء میں برطانوی حکومت نے قضیہ فلسطین کے کسی مناسب حل کی تلاش کی لئے لندن میں عرب ممالک کی ایک کانفرنس منعقد کی جس میں فلسطین، عراق، یمن، سعودی عرب، مصر، شام، اردن وغیرہ کے نمائندوں نے شرکت کی۔ جماعت احمدیہ یہودیوں کے مقابل پر ہمیشہ عربوں کا ساتھ دیتی رہی ہے۔ چنانچہ حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس (جو ان دنوں مبلغ سلسلہ احمدیہ انگلستان کے طور پر فرائض سرانجام دے رہے تھے) نے اس موقعہ پر مسجد فضل لندن میں عرب ممالک کے تمام نمائندوں کے اعزاز میں ایک پارٹی دی جس میں ولی عہد امیر فیصل، حکومت سعودی عرب کے نمائندہ الشیخ ابراہیم سلیمان رئیس النیابۃ العامۃ اور الشیخ الحافظ وھبہ سفیر سعودی اور فلسطین کے نمائندگان عون بک الہادی، القاضی علی العمری، اور القاضی محمد الشامی وغیرہ مندوبین کے علاوہ مختلف ممالک کے سفراء، لندن شہر کے اکابر، ممبران پالیمنٹ اور کئی ایک جرنیل اور دو صد کے قریب دیگر بڑے اہل منصب انگریز شامل ہوئے۔

اس دعوت کے حالات کا بیان مکرم مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری ''مؤلف روح پرور یادیں'' کی زبانی ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

''خاکسار اس زمانہ میں حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کے ساتھ بطور نائب امام مسجد متعین تھا۔ اس تقریب کے موقعہ پر محترم کرنل عطاء اللہ صاحب مرحوم آف لاہور، محترم میر عبدالسلام صاحب مرحوم آف سیالکوٹ (ابن حضرت میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہ یکے از صحابہ 313) اور خاکسار احمدیہ دارالتبلیغ سے باہر گیٹ پر معزز مہمانوں کے استقبال کے لئے مامور تھے۔

شاہ فیصل اور ان کے ساتھیوں کی آمد پر مولانا شمس صاحب خود بھی ان کے خیر مقدم کے لئے آگئے۔ اور دیگر مہمانوں کے تشریف لے آنے تک انہیں کچھ دیر کے لئے احمدیہ دارالتبلیغ کے ڈرائنگ روم میں ہی بٹھایا گیا۔ چونکہ مولانا شمس صاحب اور خاکسار کے علاوہ ان کے ساتھ عربی میں گفتگو کرنے والا اس وقت وہاں اور کوئی موجود نہیں تھا اسلئے دوران کانفرنس خاکسار ان کے ساتھ رہا اور حضرت مولانا صاحب دیگر امور میں مصروف رہے......

کانفرنس کے افتتاح سے پہلے حضرت شمس صاحب نے انہیں مسجد دیکھنے کی دعوت دی۔ چنانچہ مع تمام مہمانان شاہ فیصل نے مسجد فضل دیکھی اور اندر محراب کے قریب چند منٹ کھڑے رہ کر حضرت شمس صاحب سے مسجد کے حالات سنتے رہے اور کہنے لگے۔ میں تو سمجھ رہا تھا کہ چھوٹی سی مسجد ہوگی۔ یہ تو خاصی بڑی مسجد ہے۔ غالباً آپ نے بعد میں اس کی توسیع کی ہے۔

مولانا شمس صاحب نے بتایا کہ نہیں یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ابتدا ہی سے بڑی بنائی گئی ہے۔ دیگر نمائندگان اور مہمان بھی مسجد اور دارالتبلیغ دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ اس موقع پر حضرت مولانا شمس صاحب نے شاہ فیصل کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے مطلع کرتے ہوئے حضورؑ کی کتاب منن الرحمٰن اور التبلیغ اور بعض دیگر عربی کتب خوبصورت جلدوں میں بطور ہدیہ پیش کیں اور فرمایا: بارک اللہ فی مساعیکم۔

کانفرنس کے افتتاح کے موقع پر دو انگریز نومسلموں مسٹر بلال نٹل اور عبدالرحمٰن ہارڈی نے تلاوت کی جس کے بعد حضرت مولانا صاحب نے عربی میں خیر مقدم ایڈریس پیش کیا۔

ایڈریس کے آغاز میں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کا عرب مندوبین کے نام مندرجہ ذیل پیغام پڑھ کر سنایا گیا:

میری طرف سے ہز رائل ہائینس امیر فیصل اور فلسطین کانفرنس کے دیگر نمائندگان کو خوش آمدید کہیں اور یقین دلائیں کہ جماعت احمدیہ پوری طرح ان کے ساتھ ہے اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامیابی عطا کرے اور تمام عرب ممالک کو کامیابی کی راہ پر چلائے اور ان کو عالم اسلامی کی لیڈر شپ عطا کرے، وہ لیڈر شپ جوان کو اسلام کی پہلی صدیوں میں حاصل تھی۔''

اس کے علاوہ حضرت مولانا شمس صاحب نے جماعت کی نمائندگی کرتے ہوئے برطانوی مدبرین کو کھلے الفاظ میں بتایا کہ عربوں کے مطالبات پورے کئے جائیں۔ نیز آپ نے عربوں کی کامیابی اور امت مسلمہ کی بہتری اور بہبودی کے لئے مزید دعائیں کیں اور عربوں کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

اس کے بعد سعودی عرب کے حافظ وھبہ نے شاہ فیصل کی طرف سے جوابی تقریر کی جس میں شکریہ کے علاوہ پورے عالم اسلامی کی یگانگت اور اتحاد پر زور دیا۔ رخصت ہونے سے پہلے شاہ فیصل اور دیگر عرب نمائندگان سے تمام انگریز نومسلموں کا تعارف کرایا گیا اور ایک نومسلم مسٹر عبدالرحمٰن ہارڈی کی ساڑھے تین سالہ بچی نے انہیں کلمہ شریف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اپنے مخصوص اور معصومانہ لہجہ میں کئی بار سنایا اور بعض مہمانوں سے انعام حاصل کیا۔

شاہ فیصل نے روانگی سے قبل احمدیہ دارالتبلیغ کی وزیٹنگ بک پر جواب تک لندن مشن میں موجود ہے اپنے قلم سے ذیل کے الفاظ لکھے:

لإثبات عندیتي وشکري لحضرۃ الإمام وإعجابي بذکائہ۔

اپنے مؤقف کے اثبات کے لئے اور محترم امام صاحب کے شکریہ نیز امام صاحب کی فہم و ذکاء پر خوشی کے اظہار کے لئے۔ مؤلف۔''

(روح پرور یادیں صفحہ 188تا191۔ بار اوّل لاہور 1980ء، مجلۃ البشریٰ شمارہ صفر 1385ھ صفحہ 27 تا 34)

1944ء میں شاہ فیصل اور شاہ خالد برطانیہ تشریف لائے اور ایک ہوٹل میں ریسپشن دی جس میں مولوی صاحب بھی شریک ہوئے اور یوں ان سے ایک دفعہ پھر ملاقات ہوئی۔

(ملخص از الفضل 4/ فروری 1944ء)

(باقی آئندہ)

اقتباس

کیوں نہیں لوگو تمہیں خوفِ خدا
کیوں بھلا بیٹھے ہو تم روزِ جزا
جو لگایا میرے مولا نے شجر
کاٹ ڈالو گے اسے کیسے بھلا ؟
شاہد و مشہود کے انکار پر
روبرو مولیٰ کے تم بولو گے کیا ؟
ظلم کرتے ہو عبث تم رات دن
کیوں بنے پھرتے ہو تم خود ہی خدا
سوچ لو کہ ظلم کی پاداش میں
کوئی بچتا تم نے دیکھا ہے بھلا ؟
خوں شہیدانِ وفا کا ظالمو !
رنگ لائے گا یقیناً جا بجا
یاد رکھنا جب پکڑتا ہے خدا
نقش دھرتی سے وہ دیتا ہے مٹا
آج ہر اِک ملک میں ہر احمدی
کر رہا ہے اپنے مولیٰ سے دُعا
''کچھ نمونہ اپنی قدرت کا دکھا
تجھ کو سب قدرت ہے اے ربّ الوریٰ''

(عطاء المجیب راشد)

بقیہ: رپورٹ دورہ جرمنی
از صفحہ نمبر 16

صورتحال پیدا ہو جائے۔ لیکن ہم شکر گزار ہیں اس علاقے کے میئر کے، جنہوں نے آپ کو سپورٹ کیا اور مسجد کی تعمیر کی اجازت دی اور خدا تعالیٰ نے توفیق دی کہ آپ مسجد تعمیر کر سکیں۔

اب اس تعمیر کے بعد جو ایک بہت بڑی ذمہ داری آپ پر عائد ہوتی ہے وہ اس کی آبادی ہے۔ اس مسجد کو پانچ وقت کھلے رہنا چاہئے اور زیادہ سے زیادہ احباب کو، قریب رہنے والوں کو تو ضرور آنا چاہئے اور جو ذرا فاصلے پر ہیں ان کو بھی ایک یا دو نمازوں کے لئے آنا چاہئے اور اس آبادی کے ساتھ صرف ظاہری آبادی نہ ہو۔ صرف ظاہری نمازیں نہ ہوں بلکہ نمازوں کا حق ادا کرتے ہوئے خالصۃً اللہ کے ہوتے ہوئے اس کے حضور حاضر ہونے والے ہوں اور جب یہ کیفیت اور صورت پیدا ہوگی ہر ایک کے دل میں، تو جہاں آپ کی عبادتوں کے معیار بلند ہوں گے، جہاں مسجد آباد کرنے کی طرف توجہ رہے گی اور جہاں مسجد آباد ہوگی تو آپس میں محبت اور اخلاص اور بھائی چارہ میں اضافہ ہوگا اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ رہے گی۔

حضور انور نے فرمایا یہ چھوٹی سی جماعت ہے ابھی سینکڑوں میں بھی نہیں آئی پوری طرح۔ اس جماعت کو اب اس علاقے میں ایک مثالی نمونہ بننا چاہئے۔ جو نہ صرف آپس میں تعلقات میں محبت و پیار میں اضافہ ہو بلکہ اردگرد کے ماحول میں پہلے سے بڑھ کر آپ کی جو امن پسند، ایک احمدی کی نشانی ہے اور جس کو علاقہ کے میئر نے سراہتے ہوئے آپ کے حق میں راستہ ہموار کیا، لوگوں کو قائل کیا وہ اب زیادہ سے زیادہ نظر آنا چاہئے۔ صرف سال کے سال وقارِ عمل کے ذریعہ سے سڑکوں کی صفائی کافی نہیں ہے بلکہ اس مسجد کی تعمیر کے بعد ایسے پروگرام مزید ہونے چاہئیں جس میں اس علاقے کے لوگوں کو بلائیں اور اسلام کی خوبصورت تعلیم سے آگاہ کریں۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جب تلوار اٹھانے کی اجازت دی، جنگ کرنے کی اجازت دی اس صورت میں دی کہ اگر یہ نہ دی گئی تو نہ صرف یہ کہ مساجد میں عبادت کرنے سے روکنے والے زیادہ سے زیادہ بڑھتے چلے جائیں گے بلکہ جو گرجے ہیں اور معابد ہیں اور یہودیوں کی عبادت گاہیں ہیں، دوسرے مذاہب کی عبادت گاہیں ہیں ان کو بھی برباد کریں گے۔ گویا اللہ تعالیٰ نے تمام مذاہب کے تحفظ کی ضمانت بنا دیا ہے مساجد کی تعمیر کو۔ اس لحاظ سے اگر آپ دیکھیں تو ان مساجد سے اب وہ تعلیم اس علاقے میں پھیلنی چاہئے جو حقیقی امن کی تعلیم ہے اور آپ بتائیں کہ یہ قرآن کریم کی تعلیم ہے۔ اگر اسلام کی ابتداء میں لڑائیوں کی اجازت ملی، وہ لڑائی نہیں تھی وہ دفاع تھا اور اس لئے تھا کہ مذہب اور مختلف مذاہب کی عبادت کرنے والوں کے حقوق سلب نہ ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: پس ہم وہ لوگ ہیں جو جب مساجد تعمیر کرتے ہیں تو واحد خدا کی عبادت کے لئے تعمیر کرتے ہیں۔ جہاں مساجد تعمیر کرتے ہیں تو آپس میں محبت و پیار بڑھانے کے لئے تعمیر کرتے ہیں۔ جب ہم مساجد تعمیر کرتے ہیں تو غیر مذاہب کے حقوق دلوانے کے لئے بھی تعمیر کرتے ہیں۔ تو یہ تعلیم ہے ہماری، اسلام کی جو حقیقی تعلیم ہے اور کہیں بھی، کسی بھی جگہ، کسی بھی مذہب کے عبادت خانے کے دفاع کے لئے اگر ایک احمدی کو جانا پڑے تو ہم وہ لوگ ہیں جو نہ صرف اپنی مساجد کے دفاع کے لئے کھڑے ہوتے ہیں بلکہ آپ کی عبادت گاہوں کے دفاع کے لئے بھی کھڑے ہونے والے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: یہ وہ خوبصورت تعلیم ہے جس کا اس علاقہ میں پرچار کریں اور زیادہ سے زیادہ اسلام کی تعلیم سے اس علاقے کے لوگوں کو روشناس کروائیں اور زیادہ بہتر پروگرام بنائیں۔ اس سے انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے تبلیغ کے میدان مزید کھلیں گے اور یہاں صرف پاکستانی چہرے نہیں بلکہ اب مقامی لوگوں کے چہرے بھی مسجد میں نظر آنے چاہئیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ تبلیغ کے میدان میں بھی اس مسجد کی تعمیر کے بعد آپ زیادہ وسعت پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔ دعا کر لیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب چھ بجکر پینتالیس منٹ تک جاری رہا۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے لجنہ کے ہال میں تشریف لے گئے اور لجنہ کو شرف زیارت بخشا۔ بچیوں نے نغمات پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے مسجد کی بالائی منزل پر مشن ہاؤس کے رہائشی حصہ اور گیسٹ ہاؤس کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور انور نے رہائشی حصہ کی بالکونی میں کھڑے ہو کر اپنے ویڈیو کیمرہ سے مسجد اور شہر کے اردگرد کے خوبصورت نظارہ کو فلمایا۔ یہاں کچھ دیر قیام کے بعد حضور انور مسجد کے احاطہ میں لگی ہوئی مارکی میں تشریف لے آئے جہاں مقامی جماعت نے مسجد کے افتتاح کے موقع پر چائے اور ریفریشمنٹ کا انتظام کیا ہوا تھا۔ مقامی جماعت کے احباب اور آنے والے مہمانوں نے اس پروگرام میں شرکت کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے چائے نوش فرمائی۔ خواتین کے لئے علیحدہ ہال میں انتظام کیا گیا تھا جس میں حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے شرکت کی۔

اس پروگرام کے بعد مقامی مجلس عاملہ کے ممبران اور بعض دیگر عہدیداران نے گروپس کی صورت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت اس موقع پر موجود تمام بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے اور تمام مرد احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔

یہاں سے روانگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کے احاطہ میں اخروٹ کا پودا لگایا اور بعدازاں جماعتی کچن کا معائنہ فرمایا۔

جلسہ گاہ میں آمد

سات بجکر بیس منٹ پر یہاں سے جلسہ گاہ Mannheim کے لئے روانگی ہوئی۔ شہر Weil Der Stadt سے Mannheim کا فاصلہ 120 کلومیٹر ہے۔ آٹھ بجکر پینتیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ گاہ Mai Market Mannheim میں تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

آٹھ بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ کے انتظامات کے معائنہ کے لئے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور جلسہ سالانہ کے نائب افسران اور بعض ناظمین کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

انتظامات جلسہ کا معائنہ

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مختلف شعبوں کے دفاتر کے سامنے سے گزرتے ہوئے نمائش کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ راستہ میں دونوں طرف بڑی تعداد میں احباب جماعت کھڑے تھے۔ احباب مسلسل اپنے ہاتھ ہلا رہے تھے۔ ہر طرف سے نعرے بلند ہو رہے تھے اور 'حضور السلام علیکم' کی آوازیں آ رہی تھیں۔ حضور انور بار بار اپنا ہاتھ بلند کرتے اور احباب کے سلام اور نعروں کا جواب دیتے۔ بچے بھی اپنے والدین کے ساتھ کھڑے تھے، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک بچے کو اپنے پاس بلایا اور پیار کیا۔

نمائش میں بعض تصاویر بہت بڑے بڑے پوسٹر کی صورت میں 3x5 میٹر کی لگائی گئی ہیں۔ اسی سائز میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اپنے صحابہؓ کے ساتھ ایک تصویر کو بڑا کر کے آویزاں کیا گیا تھا۔ تصویر بڑا کرنے کی وجہ سے تصویر اپنی اصلی حالت میں نہیں رہی تھی جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس تصویر کو ابھی اتار دیں اور آئندہ ایسی کوئی تصویر نہ لگائیں اور نہ اس طرح بڑی کریں کہ اصلی تصویر کی شکل بدل جائے۔ چنانچہ تعمیل میں نمائش کے کارکنان نے اسی وقت یہ تصویر اتار دی۔

لنگر خانہ کا معائنہ

نمائش کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لنگر خانہ کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ لنگر خانہ سے باہر شعبہ میٹینینس (Maintenance) کا دفتر تھا۔ اس شعبہ نے لنگر خانہ میں موجود گیس کے نوے چولہوں کی تنصیب کا کام کیا۔ اس شعبہ کے کارکنان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ لنگر خانہ میں تشریف لے گئے اور لنگر خانہ کا معائنہ فرمایا۔ حضور انور نے خود سالن کی ایک دیگ سے گوشت کی بوٹی نکالی اور اس کو اپنے ہاتھ سے چیک کیا، گوشت گلا ہوا تھا اور صحیح پکا ہوا تھا۔ لنگر خانہ میں نوّے (90) چولہے لگائے گئے ہیں۔ Mannheim کے اس صوبہ میں اس طرح گیس کا استعمال منع ہے صرف جماعت کو خصوصی طور پر اس شرط کے ساتھ اجازت دی گئی ہے کہ ہر چولہے کے ساتھ Heat Stoper لگایا جائے اور Sensor فٹ کیا جائے یعنی جب برنر زیادہ گرم ہو تو گیس خود بخود بند ہو جائے۔ مارکیٹ سے ایک ہیٹ سٹاپر اور سینسر 182 یورو کا ملتا ہے۔ جبکہ ہمارے انجینئر مرزا عامر بیگ صاحب اور ان کی ٹیم نے یہ ہیٹ سٹاپر صرف 17 یورو میں تیار کر لیا ہے اور لنگر خانہ اور جلسہ کے بعض دیگر مقامات پر موجود 140 چولہوں میں اس کو لگایا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت لنگر خانہ کے تمام کارکنان کو شرف مصافحہ بخشا۔ بعدازاں ان کارکنان نے دو گروپس کی صورت میں حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی بھی سعادت حاصل کی۔

سٹور اور بازار، لجنہ جلسہ گاہ اور MTA دفاتر کا معائنہ

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سٹور کا بھی معائنہ فرمایا جہاں لنگر خانہ میں استعمال ہونے والی مختلف اشیاء اور اجناس بڑی تعداد میں سٹور کی گئی ہیں۔

سٹور کے معائنہ کے بعد حضور انور نے بازار کا معائنہ فرمایا۔ خدام اپنے اپنے سٹال کے آگے کھانے پینے کی اشیاء اپنے ہاتھوں میں لئے کھڑے تھے اور اپنے پیارے آقا کی خدمت میں پیش کر رہے تھے کسی نے اپنے ہاتھوں میں گرم گرم کباب اور تکے پکڑے ہوئے تھے تو کوئی مچھلی لئے ہوئے تھا۔ کوئی آئس کریم لئے حضور انور کی آمد کا منتظر تھا تو کوئی فالودہ لئے ہوئے فرش راہ تھا، کہیں ملک شیک (Milk Shake) تھا تو کہیں جلیبیاں تلی جا رہی تھیں اور کہیں برگر تیار ہو رہے تھے۔ پھلوں کی بھی دکانیں تھیں، سبزیاں، اجناس، کپڑے اور دیگر اشیاء کے بھی سٹال تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت ہر ایک سٹال کے سامنے سے گزرے، حضور انور کے خدام حضور انور کی خدمت میں یہ اشیاء پیش کرتے کہ حضور انور اپنے دست مبارک سے متبرک فرما دیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اپنے ان خدام اور کارکنان کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے بعض سٹالوں کی مختلف اشیاء سے کچھ نہ کچھ حصہ لیا ہر ایک خوشی سے معمور تھا اور سبھی برکتیں حاصل کر رہے تھے۔

بازار کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اس جگہ تشریف لے گئے جہاں مختلف فیملیز نے اپنے خیمہ جات لگائے ہوئے تھے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے۔ جہاں لجنہ کی کارکنات جمع تھیں۔ امسال لجنہ کی جلسہ گاہ دو بڑی مارکی لگا کر تیار کی گئی ہے۔ ایک بڑی مارکی صرف ان خواتین کے لئے لگائی گئی ہے جن کے ساتھ چھوٹے بچے ہوں گے اور دوسری بڑی مارکی لجنہ کی مین جلسہ گاہ ہے جہاں ایسی خواتین اور بچیاں بیٹھیں گی جن کے ساتھ چھوٹی عمر کے بچے نہیں ہوں گے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں مارکیز کا بھی معائنہ فرمایا اور لجنہ کے مختلف دفاتر بھی دیکھے اور دیگر انتظامات کا جائزہ لیا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ MTA کے دفتر اور سٹوڈیو میں تشریف لے گئے اور معائنہ فرمایا۔

سائیکل سواروں سے ملاقات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب MTA کے شعبہ سے باہر تشریف لائے تو ان خدام کا گروپ قطار میں کھڑا تھا جو جلسہ کے لئے جماعت Karl Sruhe سے 65 کلومیٹر کا سائیکل سفر طے کر کے پہنچے تھے ان سبھی خدام نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ آگے کچھ فاصلے پر تین ایسے خدام کھڑے تھے جو 75 کلومیٹر کا پیدل سفر طے کر کے جلسہ کے لئے پہنچے تھے ان خدام کو بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت شرف مصافحہ بخشا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ کے مین ہال میں تشریف لے گئے۔ جہاں تمام شعبوں کے ناظمین اپنے نائبین اور معاونین کے ساتھ

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

شعبہ وائز کھڑے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے باری باری تمام ناظمین کو شرف مصافحہ سے نوازا اور اس کے بعد سٹیج پر تشریف لے آئے جہاں پر تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم اسامہ احمد نے پیش کی۔

کارکنان سے خطاب

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد، تعوذ کے بعد فرمایا۔

آج اس وقت روایتاً کارکنان کو ہدایات دینے کا وقت رکھا جاتا ہے۔ معائنہ اور پھر ہدایات۔ معائنہ تو خدا کے فضل سے ہو گیا ہے اور اس دفعہ خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے کی وجہ سے اس توقع کے ساتھ کہ جلسہ میں زیادہ لوگ شامل ہوں گے انتظامیہ نے وسیع انتظامات کئے ہیں۔ لیکن جو چیز مجھے نظر آئی ہے میرے خیال میں گزشتہ سال کی نسبت آج کے دن، یعنی جلسہ سے ایک دن پہلے جو تعداد آنے والوں کی ہوتی تھی وہ کم نظر آرہی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ سکول کھل چکے ہیں اس لئے لوگ کل یا پرسوں زیادہ تعداد میں ہوسکتا ہے آئیں یا رات کو پہنچیں۔

حضور انور نے فرمایا ایک تو باقی ہدایات آپ کو پتہ ہیں کارکنان اللہ کے فضل سے ٹرینڈ ہیں اور جو بڑے ہیں وہ دوسرے نوجوانوں کو بھی ٹریننگ دے چکے ہیں اور آگے بچے ٹریننگ لے رہے ہیں۔ تو امید ہے وہ تو انشاء اللہ تعالیٰ کام ہوتے رہیں گے لیکن بعض انتظامی چیزیں ایسی ہیں۔ یہ تو مجھے یقین ہے کہ جس طرح باقی جلسوں میں حاضری بڑھی ہے، جرمنی کے جلسہ میں بھی انشاء اللہ حاضری بڑھے گی۔ لیکن ہوسکتا ہے کہ کچھ لوگ کل آئیں اور کچھ لوگ پرسوں آئیں، تو اس کے لئے رجسٹریشن والوں کو، چیکنگ کرنے والوں کو اور سکیورٹی والوں کو ہوشیار رہنا چاہئے۔ جس طرح لوگ آئیں تو گیٹ پر رش نہ ہو۔ جلدی سے ان کو گیٹ سے گزارنے کا انتظام بھی ہو اور ان کے کارڈ کی صحیح چیکنگ اور سکیننگ بھی ہو اور سکیورٹی والے اپنی سکیورٹی کا بھی انتظام رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا دوسرے یہ خیال نہ کریں کہ پہلے دن آپ نے اندازے کے مطابق کھانا زیادہ پکا لیا اور وہ بچ گیا جس کی وجہ سے بعد میں کم پکائیں۔

حضور انور نے فرمایا آپ نے کھانے کا جو اندازہ رکھا ہے، خاص طور پر کل جمعہ کے وقت اور اس کے بعد کے سیشن میں اتنا ہی رکھیں اور اس میں کمی نہ آنے دیں۔

حضور انور نے فرمایا میں نے دیکھا ہے بعض ملکوں کے اجتماعات میں انہوں نے تعداد کو اپنے اندازہ سے کم سمجھا اور تعداد زیادہ ہوگئی۔ پھر رش پڑتا ہے تو کھانے میں کمی ہو جاتی ہے۔ گو کھانے کی کمی کو فوری انتظامات کے تحت پورا کر لیا جاتا ہے لیکن اس وقت پھر مہمانوں کو فوری طور پر

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

دال پکا کر دی جاتی ہے۔ اس لئے جو کھانا پکتا ہے روٹین کے مطابق، اس حساب سے ہی پکائیں۔ اگر کھانا بچ بھی جائے تو کوئی حرج نہیں۔ فریزر میں رکھا جاسکتا ہے۔ اگر فریزر میں نہیں بھی رکھا جاسکتا تو کوئی حرج نہیں۔

حضور انور نے فرمایا خاص طور پر رجسٹریشن، گیٹ اور سکیورٹی والے توجہ دیں، باقی امید ہے خدا تعالیٰ آپ کو توفیق دے گا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت اسی شوق سے کریں گے جس طرح ہمیشہ کرتے رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا۔ ہمیشہ دعاؤں پر زور دیں اور کارکنان نمازوں کی ادائیگی کا اہتمام کریں۔ ناظمین نمازوں کی طرف توجہ دیں۔ جو معاونین فارغ ہوں وہ باقاعدہ جلسہ گاہ میں آکر نمازوں میں شامل ہوں اور جو ڈیوٹی پر ہیں ان کے لئے بھی ایسا انتظام ہو کہ وہ باقاعدہ نماز ادا کریں۔ نمازوں میں ہرگز کوئی سستی نہیں ہونی چاہئے۔ ہر شعبہ کے ناظم کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کا خیال رکھے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی ذمہ داری ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس خطاب کے بعد دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کھانے کی مارکی کی طرف تشریف لے گئے جہاں جلسہ سالانہ کے جملہ کارکنان، ناظمین اور معاونین اور ڈیوٹیاں دینے والے احباب کے ساتھ ڈنر کا اہتمام کیا گیا تھا۔

دیگیں دھونے والی مشین

کھانے کی اس مارکی کی طرف جاتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے راستہ میں رک کر کھانے کے دیگچے صاف کرنے والی مشین کا معائنہ فرمایا اور ایک دیگچے کو باقاعدہ دھلتے ہوئے اور صاف ہوتے ہوئے دیکھا۔

اس مشین کو جماعت جرمنی کے ایک نوجوان احمدی انجینئر منان حق صاحب (جنہوں نے سپیس ٹیکنالوجی میں پی ایچ ڈی کی ہے) ڈیزائن کیا ہے اور مکمل طور پر تیار کیا ہے اور اپنے دو بھائیوں ودود حق صاحب اور نور حق صاحب کے ساتھ مل کر تقریباً چھ ہزار گھنٹوں کی محنت کے بعد مکمل کیا ہے اور یہ سارا وقت طوعی طور پر دیا ہے اس مشین کی تیاری پر 17 ہزار یورو لاگت آئی ہے۔

اس مشین کی خوبی یہ ہے کہ یہ مکمل طور پر کمپیوٹرائزڈ ہے اور اس میں سینسر لگے ہوئے ہیں اور اس کا ہر فنکشن Automatic ہے اور دیگچے کی Movement اور دھلنے کا، صاف ہونے کا تمام پراسس خود بخود مکمل ہوتا ہے۔ مشین کے ایک طرف دھلنے والا دیگچہ رکھا جاتا ہے جو آہستہ آہستہ رول ہوتا ہوا اپنی معین جگہ پر چلا جاتا ہے اور مختلف سمتوں سے برش اس کے اندر اور باہر چلنے جاتے ہیں اور حسب ضرورت واشنگ Lequid بھی اس دیگچے کے اندر چلا جاتا ہے۔ اگر دیگچے کے اندر صفائی کے دوران لگے ہوئے کھانے کو کھرچنے کی ضرورت ہو تو Sensor سسٹم کے ذریعہ بلیڈ خود بخود دیگچے کے اندر چلے جاتے ہیں اور معین جگہ پر پہنچ کر صفائی کر دیتے ہیں۔ ایک دیگچے کے صاف ہونے میں دو سے تین منٹ لگتے ہیں اور یہ برتن دھلنے کے بعد خود بخود رول ہو کر مشین کی دوسری طرف باہر نکل آتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ سارا پراسس دیکھا اور اس مشین کو تیار کرنے والے انجینئرز سے مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرماتے رہے۔ نیز دریافت فرمایا کہ دیگیں صاف کرنے والی مشین کی تیاری کی کوشش ہو رہی تھی وہ کہاں تک پہنچی ہے۔ اس بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مزید ہدایات دیں۔

بعد ازاں یہاں سے حضور انور کارکنان کے ساتھ رات کے کھانے میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے اور کھانا تناول فرمایا اور آخر پر دعا کروائی۔

پونے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

جلسہ کے ایام کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قیام جلسہ گاہ Mai Markt (منہائیم) کے ایک رہائشی حصہ میں تھا۔

جلسہ گاہ کا تعارف

یہ جلسہ گاہ Mai Markt جماعت جرمنی کے مرکز بیت السبوح فرینکفرٹ سے تقریباً 100 کلومیٹر کے فاصلہ پر آباد شہر Mannheim میں واقع ہے۔ اس مئی مارکیٹ کا رقبہ دو لاکھ 85 ہزار مربع میٹر ہے۔ یہاں سارا سال بڑے بڑے فنکشن اور مختلف فیئرز ہوتے ہیں۔ اس ایریا میں اور اردگرد کے علاقہ میں بیس ہزار گاڑیوں کی پارکنگ کی گنجائش موجود ہے۔ یہاں جو سب سے بڑا ہال ہے جو مردانہ جلسہ گاہ ہے اس کا رقبہ 8 ہزار مربع میٹر ہے اور اس میں ایک وقت میں 24 ہزار آدمی بیٹھ سکتے ہیں۔ جماعت احمدیہ جرمنی 1995ء سے یہاں اپنے جلسے منعقد کر رہی ہے۔ یہ ساری جگہ پختہ اور صاف ستھری ہے اور اس وسیع وعریض ایریا میں لجنہ جلسہ گاہ اور مختلف شعبوں، نظامتوں اور دفاتر کے لئے مارکیز اور رہائش کے لئے خیمے لگا کر اور مختلف جگہیں تیار کر کے انتظامات مکمل کئے گئے ہیں۔ خدام نے دن رات وقار عمل کر کے ان سب انتظامات کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا ہے۔

22 اگست 2008ء بروز جمعۃ المبارک:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ Mai Markt (منہائیم) میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جماعت احمدیہ جرمنی کے 33 ویں جلسہ سالانہ کا پہلا دن تھا اور صد سالہ خلافت جوبلی کے اس جلسہ سالانہ کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کے ساتھ ہونا تھا۔

پرچم کشائی

ایک بجکر پچپن منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پرچم کشائی کی تقریب کے لئے تشریف لے جارہے تھے تو راستہ کے دونوں اطراف کھڑے بچوں اور بچیوں نے حضور انور پر گلاب کے پھول کی پتیاں نچھاور کیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ امیر صاحب جرمنی نے جرمنی کا قومی پرچم لہرایا۔ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لوائے احمدیت لہرا رہے تھے تو احباب جماعت بلند آواز سے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ پڑھ رہے تھے۔

پرچم کشائی کی یہ تقریب MTA کی ٹیم نے ہیلی کاپٹر کے ذریعہ بھی ریکارڈ کی اور جلسہ گاہ کے مختلف مناظر بھی ریکارڈ کئے۔

پرچم کشائی کی اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی اور بعد ازاں مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے۔ جہاں دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

خطبہ جمعہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس خطبہ جمعہ کے ساتھ جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اس سال کیونکہ خلافت احمدیہ کے پہلے سو سال پورے ہونے پر ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے خاص اہتمام سے جلسے منعقد کر رہے ہیں، اوّل تو پہلے بھی اہتمام سے ہوتے تھے لیکن اس طرف لوگوں کی بھی زیادہ توجہ ہے اس لئے اس سال کے جلسے میں ہر ملک میں شاملین جلسہ کی تعداد اور انتظامات کے لحاظ سے اضافہ اور وسعت نظر آتی ہے اور کیونکہ خلافت جوبلی کی وجہ سے مَیں اس سال دنیا کے مختلف ممالک کے جلسوں میں شامل بھی ہو چکا ہوں، اس لئے انتظامیہ اس لحاظ سے بھی زیادہ کانشس ہو گئی ہے توجہ دے رہی ہے یہاں جرمنی میں بھی کہ یہاں کا جلسہ کسی بھی لحاظ سے کسی دوسرے ملک کے جلسوں سے کم نظر نہ آئے اور خاص طور پر افریقہ کے جلسوں میں گھانا کے جلسہ نے خاص طور پر لوگوں کی توجہ اپنی طرف پھیری، بہرحال اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ اس سال کا میرا تو ساتواں جلسہ ہے، جس میں مَیں شامل ہوا ہوں۔ جرمنی کا جلسہ ہر سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی کامیابی سے منعقد ہوتا ہے اور امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس سال پہلے سے بڑھ کر ہوگا اور ہر فرد جو اس جلسے میں شامل ہو رہا ہے اس جلسے کی روح کو سمجھتا رہا تو خود بھی اس جلسے سے فیض اٹھانے والا ہوگا اور مجموعی طور پر جلسے کی کامیابی کا باعث بھی بنے گا۔

پس آپ میں سے ہر ایک مرد، عورت، بچہ، جوان ہمیشہ اس بات کو پیش نظر رکھے کہ ہمارا یہاں آنے کا مقصد کیا ہے؟ اور یہ مقصد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں بتا دیا ہے۔ آپ نے اپنی بیعت میں آنے والوں کو اس بیعت میں آنے کے بنیادی مقصد کو جس کی وجہ سے ایک شخص جماعت میں شامل ہے وہ بتایا ہے یا جماعت میں جو نیا آنے والا شامل ہوتا ہے اس کو یہ مقصد بتایا جاتا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ ''تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول ﷺ کی محبت غالب آجائے''۔

پس پہلی بات ہر احمدی کو یہ یاد رکھنی چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بیعت میں آنے والوں کو ''مخلصین'' کے پیارے لفظ سے مخاطب فرمایا ہے یعنی ایسے خالص ہو کر پیار کرنے والے جن میں کوئی کھوٹ نہ ہو جن کی دوستی بغیر کسی ذاتی مفاد کے ہو، بغیر کسی نام و نمود کے اخلاص و وفا کا تعلق ہو۔ پس یہ مقام جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں دیا ہے یا ہم سے توقع رکھی ہے کہ ہم یہ مقام حاصل کریں اس کو حاصل کرنے کی ہم کو کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے مخلصین کی جو خوبیاں بیان فرمائی ہیں وہ اگر ہر لحظہ ہمارے سامنے ہوں تو یقیناً ہم ان لوگوں میں شامل ہو جائیں گے جن پر دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو جاتی ہے اور ان کے دلوں میں اگر کسی کی محبت قائم ہوتی ہے تو وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں حضرت یوسف علیہ السلام کے عورت کی برائی کی طرف بلانے پر اللہ تعالیٰ کے خوف اور

اس کی ذات کے حقیقی فہم و ادراک کی وجہ سے برائی سے بچنے کا ذکر کرتے ہوئے حضرت یوسفؑ کے بارے میں فرماتا ہے کہ اِنَّہٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِیْنَ' یعنی وہ یقیناً ہمارے پاک اور برگزیدہ بندوں میں سے تھا اور اس پاکیزگی نے انہیں بچالیا اور یہ خوف اور پاکیزگی ہی ہے جو ہر ایک کو برائی سے بچانے والی ہوگی، اگر انسان حقیقی رنگ میں اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والا ہو۔ ایک دوسری جگہ فرمایا پھر جب شیطان نے کہا کہ اے اللہ! میں تیرے بندوں کو ضرور گمراہ کروں گا اور انہیں دنیا کی چمک دمک کے ایسے انداز دکھاؤں گا کہ ان کی اکثریت ضرور میرے پیچھے چلے گی اور تجھے بھول جائیں گے۔ شیطان نے جب یہ کہا تو ایک جگہ اپنی ہار مانتے ہوئے یہ اعلان کیا اور کہا کہ ''اِلَّا عِبَادَکَ مِنْھُمُ الْمُخْلَصِیْنَ'' مگر جو تیرے مخلص بندے ہیں جن کی محبت تیرے اور تیرے رسولوں کے ساتھ ہے اور اس زمانے میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ ہے جن کی محبت اللہ اور رسول کے ساتھ خالص ہے وہ میرے دام میں نہیں آسکیں گے۔ جن کی بیعت زمانے کے امام کے ساتھ ان شرائط بیعت کو سامنے رکھتے ہوئے خالص ہے کہ ہم اس پر ہمیشہ عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔ شیطان کہتا ہے کہ وہ میرے دام میں نہیں آسکیں گے۔ ان کو میں جتنی بھی دنیا کی چمک دمک دکھاؤں وہ میرے ہاتھ سے نکل جائیں گے۔

پھر ایک جگہ قرآن کریم میں کفار کا ذکر ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم ایک شاعر اور ایک مجنون کے کہنے پر اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یقیناً محمد رسول اللہ ﷺ سچے رسول ہیں اور نہ صرف خود سچے رسول ہیں بلکہ پہلے رسولوں کی سچائی بھی آپؐ کی وجہ سے آج کھل کر ثابت ہو رہی ہے۔

حضرت مسیح موعود نے ایک جگہ فرمایا کہ اگر آنحضرت ﷺ نہ آتے تو ہم پر پہلے رسولوں کی سچائی بھی ثابت نہ ہوتی۔ کیونکہ پہلے رسولوں کے ماننے والوں نے تو ان کا ایک عجیب و غریب تصور پیش کر دیا ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس سچے اور عظیم رسول کا انکار کرنے والو! سن لو کہ تم یقیناً جہنم کا عذاب چکھو گے اور نجات یافتہ وہی ہوں گے جو خالص ہو کر رسول پر ایمان لانے والے ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ پہلی قوموں کے رسولوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ ان کی گمراہی کی وجہ سے ہم نے انہیں اس دنیا میں بھی عذاب سے دوچار کیا۔ سوائے ان میں سے تھوڑے سے ان لوگوں کے جو عباد اللہ المخلصین تھے ان لوگوں میں شامل تھے، یہ مثال دے کر اللہ تعالیٰ نے آج بتا دیا ہے کہ قرآن کی شریعت ایک جاری شریعت ہے اور ہمیشہ رہنے والی شریعت ہے، ہمیشہ رہنے والی تعلیم ہے۔ یہ بتا دیا کہ کیا آنحضرت ﷺ کا اور آپ کے غلام صادق کا انکار کر کے تم بچ سکو گے؟ ہرگز نہیں۔ پس یہ بھی ہم احمدیوں پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہمیں اس زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرما کر اپنے انعام سے نوازا ہے۔ اب ہم پر فرض ہے کہ اس انعام کی قدر کرنے والے بنیں۔

پھر اللہ تعالیٰ اپنی بڑائی بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ اللہ ہر اس عیب سے پاک ہے جو اللہ تعالیٰ کا انکار کرنے والے اس پر لگاتے ہیں، ان لوگوں کو سوائے ناکامی اور جہنم کے کچھ نہیں ملے گا اور اللہ کی خالص عبادت کرنے والے ہی کامیاب ہوں گے۔

اس زمانہ میں آج کل ان یورپین ممالک میں بھی خدا تعالیٰ کی خدائی اور اس کے وجود سے انکار کرنے والے بہت سے پیدا ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بارہ میں خدا کی ذات کے ہونے یا نہ ہونے کے بارے مختلف تصورات اور نظریات ابھرنے لگ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بتا دیا کہ ان سب کا انجام بد ہونا ہے جو اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقین نہیں رکھتے اور کامیابی اللہ تعالیٰ کے خالص بندوں کی ہی ہے۔ پس تم ہمیشہ اس بات کو یاد رکھو، یہ نہیں کہ جب تم کسی مشکل میں گرفتار ہوئے تو یا جب اپنے مطلب ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی یاد آنے لگ جائے اور عام حالات میں خدا کو بھول بیٹھیں، اتنے انعامات جو ہم احمدیوں پر اللہ تعالیٰ نے فرمائے ہیں ان کا تقاضا یہ ہے کہ ہر وقت اور ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہمارے پیش نظر رہے اور ہر جگہ جہاں اللہ تعالیٰ کی ذات کا بیان کرنا ہے اور اس کی خوبیاں بیان کرنی ہیں، اللہ تعالیٰ کی ہستی اور وجود کو دنیا پر ثابت کرنا ہے ایک احمدی کو فوراً تیار ہو جانا چاہئے۔ پس حضرت مسیح موعودؑ نے جب یہ اعلان فرمایا کہ میرے مخلصین اللہ اور اس کے رسول کی محبت سب محبتوں پر غالب کر لیں تو ہر قسم کی دنیاوی برائیوں سے بچنے کی طرف بھی توجہ دلا دی اور یہ فرمایا کہ ہر وقت تمہیں یہ توجہ رکھنی چاہئے کہ کسی بھی قسم کی برائی تمہارے اندر کبھی پیدا نہ ہو۔

اس زمانے میں آنحضرت ﷺ کے عاشق صادقؑ کی توقعات پر پورا اترنے کی طرف ہمیں توجہ دینی ہوگی۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات پر اور سنت پر چلنے کی کوشش کرنی ہوگی اور اس پر عمل کرنے کے لئے اس کو جاننے کی طرف بھی توجہ دینی ہوگی۔ اپنے دینی اور روحانی معیار بلند کرنے کی طرف بھی توجہ دینی ہوگی اور تقویٰ کی راہوں پر قدم مارتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف بھی توجہ دینی ہوگی۔ تبھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کسی ذاتی مفاد کے بغیر ہوگی۔ کسی دنیاوی منفعت کے بغیر ہوگی اور تبھی جماعت کے لئے ہم میں سے ہر ایک مفید وجود ثابت ہوگا اور یہی لوگ ہیں جن کے بارے میں خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں عبادنا المُخلصین فرمایا کیونکہ یہ خالص اللہ کی محبت رکھنے والے ہیں۔ یہ خالص ہو کر آنحضرت ﷺ سے محبت کرنے والے ہیں۔ کیونکہ آپ ﷺ ہی وہ ذات ہیں جن کا اوڑھنا بچھونا، سونا جاگنا خدا کی خاطر ہے جن کے بارے میں خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اعلان کر دیں یہ کہہ کر کہ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ (آل عمران:32) اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو پھر اللہ بھی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ پس آنحضرت ﷺ کی محبت نہ صرف اصل محبت کا ذریعہ بنتی ہے بلکہ گناہوں کی بخشش اور آئندہ گناہوں سے بچنے کا ذریعہ بھی بنتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ کا جب آغاز فرمایا تھا تو اس سے پہلے یہ اعلان فرمایا تھا کہ یہ اللہ اور رسول کی خالص ہو کر محبت کرنے کے لئے جو اعلان فرمایا کہ اس کے لئے میں جلسے شروع کر رہا ہوں، آپ نے فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ سال میں تین دن لوگ جمع ہوں اور محض للہ ربانی باتوں کو سننے اور دعا میں شامل ہونے کے لئے آئیں۔ آپ نے فرمایا کہ حتی الوسع دوستوں کو آنا چاہئے۔ پس یہ بات پھر ان لوگوں کو توجہ دلانے والی ہونی چاہئے جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں، جن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مخلصین کے نام سے پکارا ہے کہ جلسہ میں شامل ہونے کی بھی کوشش کریں کیونکہ یہ بھی ایک اخلاص بڑھانے کا ذریعہ ہے کیونکہ یہاں آنا کسی دنیاوی مقصد کے لئے نہیں ہے بلکہ خالصتاً اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت کی وجہ سے ہے۔ پس یہ مقصد ہمیشہ ہر احمدی کے پیش نظر ہونا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود نے دوسری جگہ فرمایا اگر اللہ اور اس کے رسول کی محبت کی وجہ سے اللہ اور بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ پیدا نہیں ہوتی تو یہ محبت خالص نہیں ہے اور جب یہ محبت خالص نہیں تو پھر ایسے لوگوں کا شمار بھی مخلصین میں نہیں ہوتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں، مجھے ان لوگوں سے کیا کام جو سچے دل سے تمام احکام اپنے سر پر نہیں اٹھا لیتے اور رسول کریمؐ کے پاک جوئے کے نیچے صدق دل سے اپنی گردن نہیں دیتے اور راستبازی کو اختیار نہیں کرتے اور فاسقانہ عادتوں سے بیزار ہونا نہیں چاہتے اور ٹھٹھے کی مجالس کو نہیں چھوڑتے اور ناپاکی کے خیالوں کو ترک نہیں کرتے اور انسانیت اور تہذیب اور صبر اور نرمی کا جامہ نہیں پہنتے، غریبوں کو ستاتے اور عاجزوں کو دکھ دیتے اور اکڑ کر بازاروں میں چلتے اور تکبر سے کرسیوں پر بیٹھتے ہیں اور اپنے تئیں بڑا سمجھتے ہیں۔ فرمایا مبارک وہ لوگ جو اپنے تئیں سب سے زیادہ ذلیل اور چھوٹا سمجھتے ہیں اور شرم سے بات کرتے ہیں۔ عاجزوں کو تعظیم سے پیش آتے ہیں، کبھی شرارت اور تکبر کی وجہ سے ٹھٹھا نہیں کرتے اور اپنے رب کریم کو یاد رکھتے ہیں۔ فرمایا سو میں بار بار کہتا ہوں کہ ایسے ہی لوگ ہیں جن کے لئے نجات تیار کی گئی ہے۔ پس یہ بڑی درد بھری نصائح ہیں جو حضرت مسیح موعود نے ہمیں کی ہیں اور یہی باتیں ہیں جو اختیار کرنے سے ہم ان مخلصین میں شامل ہوں گے جو خدا تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرنے والے ہیں اور یہی لوگ ہیں جو اس جلسے میں آنے کے مقصد کو پورا کرنے والے ہیں۔ ورنہ آپ نے تو صاف فرما دیا ہے کہ یہ کوئی دنیاوی میلہ نہیں ہے اور آج آپ یہاں جمع ہیں اور اس حوالے سے کہ خلافت جوبلی کا جلسہ ہے جس کی ایک خاص اہمیت ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے ایک انعام کی یاد دلانے والا جلسہ ہے۔ تو پھر حقیقی شکر اس وقت ادا ہوگا جب ہم اپنے نفسوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ جب ہم نے اس طرف توجہ کی ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت کے حصول کے لئے آنحضرت ﷺ کے اسوہ کی پیروی کرنی ہے کیونکہ یہ بھی خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ جو خالص ہو کر اس کے بندے بنتے ہیں۔ ہر میدان میں آنحضرت ﷺ نے ہمارے سامنے اسوہ قائم فرمایا ہے ہمیں نصیحت فرمائی کہ یہ اعمال ہیں اگر تم کرو گے تو اللہ تعالیٰ کی محبت دلوں میں قائم کرنے والے ہو گے۔

قرآن کریم کے تمام احکامات آنحضرت ﷺ کا اسوہ ہیں۔ حضرت عائشہؓ سے کسی نے پوچھا تھا کہ آنحضرت ﷺ کے اسوہ کے بارے میں بتائیں۔ آپؐ کے اخلاق کے بارے میں بتائیں، تو انہوں نے جواب دیا کہ کیا تم نے قرآن کریم نہیں پڑھا۔ قرآن کریم کا ہر حکم آپ نے پہلے اپنے اوپر لاگو فرمایا۔ پھر اس کی اپنی امت کو نصیحت فرمائی۔ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ اعمال ہیں اگر تم کرو گے تو اللہ تعالیٰ کی محبت بھی دلوں میں قائم کرنے والے ہو گے اور میری محبت کا دعویٰ بھی پھر حقیقی ہوگا۔ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے یہ اعلان خدا تعالیٰ کا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ ہے تو آنحضرت ﷺ سے بھی اس طرح محبت کرو کہ آپ کے ہر حکم اور ہر نصیحت پر عمل کرنا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنی دعاؤں کو اگر قبول کروانا چاہتے ہو تو آنحضرت ﷺ پر درود بھیجتے ہوئے میرے پاس آؤ۔ لیکن درود اس طرح ہو کہ حقیقی عشق و محبت کی خوشبو میں لپٹا ہوا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (الاحزاب:57) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا ترجمہ یوں فرمایا ہے کہ خدا اور اس کے سارے فرشتے اس نبی کریم پر درود بھیجتے ہیں اے ایماندارو! تم بھی اس پر درود بھیجو اور نہایت اخلاص اور محبت سے سلام کرو۔ پس یہ اخلاص اور محبت سے سلام اور درود ہے جو اللہ تعالیٰ کا قرب دلاتا ہے اور قبولیت دعا کے نظارے بھی ایک مومن دیکھتا ہے۔

پس ان دنوں میں جو جلسہ کے دن ہیں جہاں نمازوں اور دعاؤں کی طرف ہمیں توجہ رکھنی چاہئے وہاں آنحضرت ﷺ پر خالص ہو کر درود بھیجتے رہیں۔ تا کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے ہماری حالتوں کو بدلے اور ہمیں خالص اپنا بندہ بنا لے۔ ہمیں اپنی زبانیں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آنحضرت ﷺ کے اسوہ کی پیروی کرنے والے ہوں اور بندوں کے حقوق ادا کرنے والے ہوں۔ جن برائیوں کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑے درد کے ساتھ ذکر فرمایا ہے ان سے بچنے والے ہوں۔

آنحضرت ﷺ جو اللہ تعالیٰ کے عبد کامل تھے، آپؐ نے اپنی عبادتوں کے وہ نمونے قائم فرمائے جس کی کوئی مثال نہیں۔ کبھی ویرانوں میں دنیا و مافیہا سے بے خبر خدا تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہیں۔ ایک دن آپؐ کی ایک بیوی رات کو آپؐ کو بستر سے غائب پاتی ہیں تو شک کرتی ہیں کہ کہیں کسی دوسری بیوی کے گھر نہ گئے ہوں لیکن جب تلاش کے بعد اس نظارے کو دیکھتی ہیں تو اپنی سوچ پر پریشان ہوتی ہیں کہ مَیں نے آپ سے کیا دنیاوی سوچ کے مطابق توقع رکھی تھی اور آپ کے مقام کو نہ پہچان سکی لیکن آپ تو اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہیں اور اس طرح گڑ گڑا رہے ہیں جس کی کوئی مثال بیان نہیں کی جا سکتی۔ کوئی آپ کے اس طرح اپنے مولیٰ کے حضور عبادت کی گڑگڑاہٹ کو ہنڈیا کے ابلنے کی آواز سے تشبیہ دیتا ہے۔ کوئی کسی اور مثال سے۔ لیکن اس عبد کامل کی اپنے مولیٰ کے حضور عبادت کی گڑگڑاہٹ سب مثالوں سے بالا ہے۔ شدید بیماری میں بھی نماز باجماعت نہیں چھوڑتے، آخری بیماری میں انتہائی ضعف کی حالت میں مسجد میں تشریف لاتے ہیں اپنے سامنے اپنے ماننے والوں اور مسلمانوں کی جماعت کو نماز پڑھتا دیکھ کر تبسم فرماتے ہیں کہ یہی ایک حقیقی مقصد ہے انسان کی پیدائش کا جسے یہ مخلصین اور عباد الرحمٰن پورا کر رہے ہیں۔

آپؐ فرماتے ہیں، میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ یہ اُسوہ ہے جو آپ نے نمازوں کی پابندی کے بارے میں ہمارے سامنے قائم فرما دیا۔ نوافل کی پابندی پر قائم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت پر قائم فرمایا۔ یہ مقام تو ہر ایک کو حاصل نہیں ہو سکتا جو آپ کا تھا۔ اس مقام تک تو صرف وہ انسان کامل پہنچا۔ تبھی تو خدا اور اس کے فرشتے آپؐ پر درود بھیج رہے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ نے یہ فرما کر کہ یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں ایک اعلیٰ نمونہ ہے ہمیں اس طرف توجہ دلائی ہے۔ پس اللہ کا ذکر کرنے والوں کو اس نمونے کی پیروی کرنا ضروری ہے جو اپنے آپ

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

کو عباد الرحمٰن کہتے ہیں۔ ان کو اللہ کے رسول کی پیروی کرنا ضروری ہے جو اس زمانے کے امام کی جماعت میں شامل ہو کر خالص ہو کر اللہ اور اس کے رسول سے محبت کا اعلان کرتے ہیں۔ ان کے لئے اس رسول کے اسوہ کی پیروی کرنا ضروری ہے۔ پس اپنی اپنی انتہائی استعدادوں کے مطابق اپنی عبادتوں کے معیار ہر احمدی کو بڑھانے چاہئیں تا کہ اس محبت کا دعویٰ حقیقت کا روپ دھار لے صرف دعویٰ ہی نہ رہے۔ پس ان دنوں میں اپنی عبادتوں اور اپنی نمازوں کی طرف بھی توجہ دیں یہ جلسے کے دن ہر شامل ہونے والے کو اس طرف توجہ پھیرنے والے ہوں کہ ہم نے خدا تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے کی بھرپور کوشش کرنی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ خوب یاد رکھو اور پھر یاد رکھو کہ غیر اللہ کی طرف جھکنا خدا سے کاٹنا ہے۔ نماز اور توحید کچھ بھی ہو، کیونکہ توحید کے عملی اقرار کا نام ہی نماز ہے۔ نماز اسی وقت سے بے برکت اور بے سود ہو جاتی ہے جب اس میں نیستی اور تذلل کی روح اور حقیقت نہ ہو۔ فرمایا سنو وہ دعا جس کے لئے اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ فرمایا ہے، اس کے لئے یہی سچی روح مطلوب ہے۔ اگر اس تضرع اور خشوع میں حقیقت کی روح نہیں تو وہ ٹیں ٹیں سے کم نہیں۔ پھر آپ فرماتے ہیں مدار اس بات پر ہے کہ جب تک تیرے ارادے ناپاک اور گندے منصوبے بھسم نہ ہوں، انانیت اور شیخی دور ہو کر نیستی اور فروتنی نہ آئے خدا کا سچا بندہ نہیں کہلا سکتا۔ عبودیت کاملہ کے سکھانے کے لئے بہترین معلم اور افضل ترین ذریعہ نماز ہی ہے۔

پھر آپ نے فرمایا: مَیں پھر تمہیں بتلاتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق، حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو تو نماز پر کاربند ہو جاؤ اور ایسے کاربند نہ ہو کہ تمہارا جسم، نہ تمہاری نماز بلکہ تمہاری روح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جائیں۔ ظاہری نمازیں نہ ہوں۔ بلکہ روح نماز پڑھ رہی ہو۔

پس یہ ہے وہ نماز کی روح جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت میں پیدا کرنا چاہتے ہیں کہ نماز پڑھنا اور توحید کا دعویٰ کرنا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا اعلان کرنا بے مقصد ہے اور اس میں کبھی برکت نہیں پڑ سکتی جب تک دل بھی ہر قسم کے مخفی شرک سے پاک نہ ہو، جب تک انتہائی عاجزی اور تذلل نہ ہو۔ اور جب یہ ہو گا تو پھر دعائیں بھی قبول ہوں گی کیونکہ یہی بنیادی چیز ہے جسے خدا تعالیٰ قائم کرنا چاہتا ہے اور اس کو قائم کرنے کے لئے ہمارے سامنے نمونے آنحضرت ﷺ نے قائم فرما دیئے۔

اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وضاحت فرمائی کہ یہ عاجزی اور تذلل کس قسم کا ہونا چاہئے کہ ہر قسم کے ناپاک منصوبوں سے دل پاک ہو، کسی قسم کا تکبر نہ ہو، کسی قسم کی انانیت نہ ہو۔ بندوں سے بھی عاجزی دکھانے والے ہو گے تو تبھی دعائیں بھی قبول ہوں گی اور نمازیں بھی حقیقی نمازیں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ کی حقیقی توحید کا اعلان کرنے والے کبھی یہ نہیں کر سکتے کہ اپنے مفاد کے لئے دنیا کے سہارے لے لیں۔ دوسروں کے حقوق غصب کرنے والے ہوں۔ دوسروں سے تکبر سے بات کرنے والے ہوں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ حقیقی عبادت گزار وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا بھی حق ادا کرنے والا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے اسوہ پر چلنے والا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے کیا نمونے قائم فرمائے بعض مثالیں میں دیتا ہوں۔ عبادت کی مثال میں دے آیا ہوں۔

ایک غریب معذور عورت آپؐ کو راستے میں روک لیتی ہے اور آپؐ انتہائی توجہ سے اس کی بات کو سنتے ہیں اور کہتے ہیں فکر نہ کرو میں تمہاری بات سن کر جاؤں گا۔ یہ عاجزی تھی آپؐ کی۔ باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ اور اس کے فرشتے رسول پر درود بھیجتے ہیں باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تم بیعت کے لئے میرے رسول کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہو تو اصل میں وہ میرا ہاتھ ہے جو تمہارے ہاتھ کے اوپر ہے۔ لیکن پھر بھی آپؐ کی عاجزی کا یہ حال کہ صحابہ کو نصیحت کرتے ہوئے جب آپ نے یہ فرمایا کہ اگر اللہ کا فضل نہ ہو تو کسی کے اعمال اسے جنت میں نہیں لے جا سکتے اور صحابہ نے جب اس بات پر آپؐ سے یہ سوال کیا کہ یا رسول اللہ کیا آپ کے عمل بھی آپ کو جنت میں نہیں لے جائیں گے؟ تو دیکھیں اللہ تعالیٰ کی خشیت، خوف اور عاجزی میں ڈوبا ہوا جواب، آپؐ نے فرمایا ہاں مجھے بھی اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت نہ ڈھانپے تو میں بھی جنت میں نہیں جا سکتا۔ پس یہ ہے وہ عاجزی کی اعلیٰ ترین مثال، یہ ہے وہ تکبر کے خلاف جنگ کا عظیم اعلان کہ میں جس کو ہر طرح کی ضمانت دی گئی، خدا تعالیٰ نے یہ ضمانت دی ہوئی ہے کہ جب میں تم سے بیعت لیتا ہوں تو تمہارے اوپر میرا ہاتھ نہیں ہوتا بلکہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہوتا ہے یا اللہ تعالیٰ کے فرشتے اور اللہ تعالیٰ مجھ پر درود بھیجتا ہے اس کے بعد آپؐ نے فرمایا۔ عاجزی کی مثال یہ ہے، یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو جنت میں لے جائے گا۔

تو یہ مثال دے کر آپ نے ہمیں یہ فرمایا اس طرف توجہ پھرائی کہ میں اگر یہ بات کر رہا ہوں کہ مجھے بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جنت میں لے جانے والا تو تم لوگ جو دن میں کئی مخفی شرک کر لیتے ہو تم جو توحید کا اس قدر فہم اور ادراک نہیں رکھتے جس قدر میں رکھتا ہوں، تم جو نمازوں کے وہ معیار قائم نہیں کر سکتے جو معیار میں نے قائم کئے ہیں۔ پھر تم کس طرح اپنی نیکیوں پر تکبر کر سکتے ہو۔ اپنے اعمال پر تکبر کر سکتے ہو۔ پس عاجزی اختیار کرو۔ اس میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کا راز مضمر ہے۔

ایک موقع پر آپ نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا بندہ جتنا کسی کو معاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ہی زیادہ اسے عزت میں بڑھاتا ہے۔ جتنی زیادہ کوئی تواضع اور انکساری اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ہی اسے بلند مرتبہ عطا کرتا ہے، پس یہ باتیں ہیں جو ایک احمدی کو اپنے اوپر لاگو کرتے ہوئے ان کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

آج کل یہاں بھی اور دنیا میں ہر جگہ میاں بیوی کے جھگڑوں کے معاملات میرے سامنے آتے رہتے ہیں۔ جن میں مرد کا قصور بھی ہوتا ہے عورت کا قصور بھی ہوتا ہے۔ نہ مرد میں برداشت کا وہ مادہ رہا ہے جو ایک مومن میں ہونا چاہئے نہ عورت برداشت کرتی ہے۔ جیسا کہ میں پہلے بھی کئی مرتبہ اس طرف توجہ دلاتے ہوئے کہہ چکا ہوں کہ گو زیادہ تر قصور عموماً مردوں کا ہوتا ہے لیکن بعض ایسے معاملات ہوتے ہیں جن میں عورت یا لڑکی سراسر قصور وار ہوتی ہے۔ قصور دونوں طرف سے ہوتا ہے جس کی وجہ سے رنجشیں پیدا ہوتی ہیں، گھر اجڑتے ہیں۔ پس دونوں طرف کے لوگ اگر اپنے جذبات پر کنٹرول رکھیں اور تقویٰ دل میں قائم کرنے والے ہوں تو یہ مسائل کبھی پیدا نہ ہوں۔ آنحضرت ﷺ ایسے لوگوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اگر تم دونوں کو ایک دوسرے کے عیب نظر آتے ہیں تو کئی باتیں ایسی بھی ہوں گی جو اچھی لگتی ہوں گی، کہ صرف ایک دوسرے میں عیب ہی عیب ہیں۔ اگر ان اچھی باتوں کو سامنے رکھو اور قربانی کا پہلو اختیار کرو تو آپس میں پیار محبت اور صلح کی فضا پیدا ہو سکتی ہے۔ آپؐ کی بیوی کی گواہی ہے کہ آپؐ جیسے اعلیٰ اخلاق کے ساتھ بیویوں سے حسن سلوک کرنے والا کوئی اور ہو ہی نہیں سکتا۔ پس آپ ﷺ جب نصیحت فرماتے ہیں تو صرف نصیحت نہیں فرماتے بلکہ آپؐ نے اپنے اسوہ سے بھی یہ ثابت کیا ہے۔

پس یہ دن جو آجکل آپ کو میسر ہیں، ان میں جائزے لیں کیونکہ ماحول کا بھی اثر ہو جاتا ہے، روحانیت کا کچھ نہ کچھ اثر ہوتا ہے دلوں پر اثر پڑتا ہے اس لئے جائزے لینے کی طرف توجہ پیدا ہو سکتی ہے۔ اپنے جائزے لیں، اپنی نمازوں کے بھی جائزے لیں، اپنے دوسرے اخلاق کے بھی جائزے لیں۔ کسی بھی قسم کے ایک دوسرے کے حقوق کی تلخی کا کبھی کسی کو خیال نہ آئے۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ تمام بنیادی اخلاق جن کا معاشرے میں رہتے ہوئے ایک انسان کو مظاہرہ کرنا چاہئے اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتے جب تک خدا تعالیٰ کا حقیقی خوف دل میں نہ ہو اور ہر قسم کی انانیت اور تکبر دل سے دور نہ ہو اور جس شخص میں یہ پیدا ہو جائے تو پھر ایسا شخص تمام قسم کی برائیوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ ایک ایسا احمدی پھر اس معیار کو حاصل کرنے والا بن جاتا ہے جس پر حضرت مسیح موعودؑ لانا چاہتے ہیں۔ ایسا شخص پھر حقیقت میں خدا تعالیٰ اور اس کے رسول سے حقیقی محبت کرنے والا بن جاتا ہے۔ پس ان دنوں میں جب آپ اللہ تعالیٰ کی خاطر یہاں جمع ہوتے ہیں اور یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی خاطر ہی جمع ہوتے ہیں۔ اس جلسے کے مقصد کو ہمیشہ سامنے رکھتے ہوئے اس کی جگالی کرتے رہیں۔ کیونکہ اپنے نفس کی اصلاح کے لئے سب سے بہترین ذریعہ اپنے اندر سے ہی ایک مزکی کو کھڑا کرنا ہے۔ جلسہ کی تقاریر اور پروگرام باقاعدہ دیکھیں اور سنیں خلافت جوبلی کے حوالے سے بڑے علمی اور تربیتی مضامین اور تقریریں پیش کی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ مقررین کی زبان اور علم میں بھی برکت ڈالے کہ وہ ان مضامین کا حق ادا کرنے والے ہوں اور حق ادا کرتے ہوئے آپ کے سامنے اپنے مضمون کو پیش کر سکیں اور سننے والوں کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ وہ جو کچھ سنیں اس سے نہ صرف علمی و ذہنی حظ اٹھانے والے ہوں بلکہ روحانی فیض پاتے ہوئے اپنی زندگی کا حصہ بنانے والے بھی ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خوش قسمت وہ شخص نہیں جس کو دنیا کی دولت ملے اور وہ اس دولت کے ذریعہ ہزاروں آفتوں اور مصیبتوں کا مورد بن جائے بلکہ خوش قسمت وہ ہے جس کو ایمان کی دولت ملے اور وہ خدا کی ناراضگی اور غضب سے ڈرتا رہے اور ہمیشہ اپنے آپ کو نفس اور شیطان کے حملوں سے بچاتا رہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی رضا کو وہ اس طرح پر حاصل کرے گا۔ مگر یاد رکھو کہ یہ بات یونہی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ نمازوں میں دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ تم سے راضی ہو جاوے اور وہ تمہیں توفیق عطا فرمائے کہ تم گناہ آلود زندگی سے نجات پاؤ۔ کیونکہ گناہ سے بچنا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک اس کی توفیق شامل حال نہ ہو اور اس کا فضل عطا نہ ہو اور یہ فضل اور توفیق دعا سے ملتی ہے اس واسطے نمازوں میں دعائیں کرتے رہو کہ اے اللہ ہم کو ان تمام کاموں سے جو گناہ کہلاتے ہیں اور جو تیری مرضی اور ہدایت کے خلاف ہیں بچا اور ہر قسم کے دکھ اور مصیبت اور بلا سے جو ان گناہوں کا نتیجہ ہے بچا اور سچے ایمان پر قائم رکھ اور پھر گناہوں کی قسمیں بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ بہت سے گناہ اخلاقی ہوتے ہیں، جیسے غصہ، غضب، جوش ریاء، تکبر، حسد وغیرہ۔ یہ سب بداخلاقیاں ہیں جو انسان کو جہنم تک پہنچا دیتی ہیں۔ پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ صرف اس بات پر ناز نہ ہو کہ ہم بڑے گناہ نہیں کرتے بلکہ معمولی بداخلاقیاں بھی گناہ ہیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ ان گناہوں سے بچو بلکہ ایک مومن کے لئے صرف اتنا ہی کافی نہیں بلکہ قرآن کریم کے مطابق یہ حکم ہے، یہ کام ہے کہ نہ صرف گناہوں سے بچو بلکہ نیکیوں میں بڑھنے کی بھی کوشش کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ انسان کو چاہئے کہ گناہوں سے بچ کر نیکی کرے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت کرے۔ جب وہ گناہوں سے بچے گا اور خدا کی عبادت کرے گا تو اس کا دل برکت سے بھر جائے گا۔ اللہ کرے کہ اس جلسے میں ہم میں سے ہر ایک اس مقصد کو پانے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی جو بارش جماعت پر ہو رہی ہے اور جو حضرت مسیح موعودؑ سے اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق جو انشاء اللہ کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں ہم میں سے ہر احمدی اس سے فیض پانے والا ہو اور ان دنوں میں اس کے حصول کے لئے کوشش کرنے والا دعائیں کرنے والا ہو۔

شروع میں میں نے گھانا کے جلسے کی مثال دی تھی۔ اس حوالے سے میں خواتین سے بھی خاص طور پر کہنا چاہوں گا کہ گزشتہ سال میں نے عورتوں کی مارکی میں شور اور باتوں کی وجہ سے عورتوں پر کچھ پابندی لگائی تھی لیکن پھر عورتوں کے مسلسل خطوط اور معافی کی درخواستیں آنے کی وجہ سے اور جلسے کی اہمیت کے پیش نظر یہ پابندی اٹھا لی گئی، اس سال بھی جلسہ ہو رہا ہے۔ لیکن ہمیشہ یہ یاد رکھیں کہ آپ نے جو وعدہ کیا ہے کہ اب تمام جلسے کی کارروائی کو غور اور خاموشی سے سنیں گی اسے پورا کرنا ہے آپ سے سبق لیتے ہوئے یہاں جرمنی کی لجنہ سے سبق لیتے ہوئے دنیا کی بہت سی لجنات کی جو تنظیمیں ہیں انہوں نے خاموشی سے اپنے پروگراموں میں شامل ہونے کا عہد کیا اور اس پر عمل بھی کیا۔ بہت سوں نے سبق سیکھا اب آپ کا یہ فرض ہے کہ اس عہد کو پورا کریں۔ گھانا کی میں بات کر رہا تھا وہاں جلسے پر 50 ہزار کے قریب عورتیں شامل ہوتی تھیں اور فجر کی نماز میں بھی 25-30 ہزار کے قریب عورتیں شامل ہوتی تھیں۔ بچے بھی بعض کے ساتھ ہوتے تھے۔ لیکن مجال ہے جو کوئی شور ہوا ہو۔ نمازوں کے اوقات میں بھی جمعہ کے وقت میں بھی، خطبے کے دوران بھی، تقریروں کے اوقات میں بھی باوجود گرمی کے اور اس کے باوجود کہ بچوں کا کوئی علیحدہ انتظام نہیں تھا مجال ہے جو کسی طرف سے کوئی آواز آئی ہو۔ بڑی خاموشی سے سب نے تمام کارروائی دیکھی اور سنی۔ پس وہ قومیں جو بعد میں شامل ہو رہی ہیں اگر اپنے نمونے اسی طرح قائم کرتی رہیں تو آگے نکل جائیں گی اور ان کا حق بنتا ہے کہ آگے نکلیں۔ میں یہ باتیں عورتوں سے کہنا چاہتا تھا، کل بھی کہہ سکتا تھا لیکن اس خوف سے کہ کہیں وہ اپنے وعدے کو بھول نہ جائیں اور یہ ڈیڑھ دن جلسے میں دوبارہ شور نہ مچانا شروع کر دیں یہ یاد دہانی کروا رہا ہوں۔ پس ان باتوں کو پلّے باندھ لیں کہ تمام پروگرام آپ نے صبر اور تحمل سے نہ صرف سننے ہیں بلکہ اس لئے سننے ہیں کہ ان پر عمل کرنا ہے اور تبھی آپ لوگ خلافت جوبلی کے حوالے سے جو عہد کر رہے ہیں اور جلسے منعقد کر رہے ہیں، اس کو پورا کرنے والے ہوں گے اس سے فیض پانے والے ہوں گے۔ پس مرد عورتیں سب یہ ذہن میں رکھیں کہ خلافت کے انعام سے فیضیاب ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کا حقیقی عابد بننا اور اس کے احکامات کی پیروی کرنا ضروری ہے اس کے لئے کوشش کریں اور اپنے معیاروں کو بلند کرتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ تین بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

بعدازسہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور سرانجام دیئے۔

عشائیہ

جلسہ سالانہ کی انتظامیہ نے درج ذیل ممالک سے آنے والے وفود کے ساتھ ایک تقریب عشائیہ کا اہتمام کیا تھا۔ بلغاریہ، آئس لینڈ، میسیڈونیا، مالٹا، اسٹونیا، ہنگری، البانیا، رومانیہ، سلووینیا، پولینڈ، چیک ریپبلک۔ شام سات بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت اس تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے اور ان ممالک سے آنے والے مہمانوں کے ساتھ کھانا تناول فرمایا۔

اس موقع پر ملک IceLand سے آنے والے ایک جرنلسٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصاویر بنائیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اسے اپنے قریب بلالیا اور اس سے گفتگو فرمائی۔

جلسہ سالانہ کے دفاتر، نمائش اور بعض دیگر دفاتر وانتظامات کا معائنہ

آٹھ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ یہاں سے واپس اپنی رہائش گاہ پر جانے کے لئے روانہ ہوئے تو راستہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے بعض دفاتر کا معائنہ فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سب سے پہلے تصاویر کی نمائش میں تشریف لے گئے اور تصاویر کے تمام سیکشن دیکھے۔ صد سالہ خلافت جوبلی کے حوالہ سے یہ نمائش تیار کی گئی ہے اور خلفائے احمدیت کے ادوار کے علیحدہ علیحدہ سیکشن بنائے گئے ہیں جن میں بعض بڑی نادر تصاویر لگائی گئی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان تصاویر کو ملاحظہ فرمایا۔ ایک بہت پرانی تصویر جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی اکٹھی تھی اس پر حضور انور نے فرمایا یہ اس وقت کی ہے جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ تھے۔ ایک تصویر اس جہاز کی تھی جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے گزشتہ دورہ امریکہ وکینیڈا میں واشنگٹن (امریکہ) سے ٹورانٹو (کینیڈا) تک سفر فرمایا تھا۔ حضور انور نے اس تصویر کو دیکھ کر فرمایا یہ تو وہی خلافت فلائٹ والی ہے۔

نمائش کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رشتہ ناطہ کے شعبہ میں تشریف لے گئے اور منتظمین سے دریافت فرمایا کہ آج کتنے رشتے کروائے ہیں۔ بعدازاں حضور انور نے ہیومینیٹی فرسٹ جرمنی کے دفتر کا معائنہ فرمایا اور وہاں پر موجود کارکنان نے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ شعبہ سمعی وبصری کا دفتر بھی ساتھ تھا۔ حضور انور ازراہ شفقت اس دفتر میں بھی تشریف لے گئے۔ یہاں دیگر مختلف سیڈیز، DVD اور کیسٹس کے علاوہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی سی ڈیز بھی تیار کر کے رکھی گئی ہیں۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بک سٹال کا معائنہ فرمایا اور بعض کتب دیکھیں اور تصنیف کے شعبہ کے انچارج کو ہدایات دیں۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شعبہ رجسٹریشن اور شعبہ سکینگ کے معائنہ کے لئے جلسہ گاہ کے احاطہ کے بیرونی گیٹ پر تشریف لے گئے جہاں جلسہ میں شامل ہونے والے احباب کی رجسٹریشن اور کارڈز کی Scaning کی جاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے منتظمین سے دریافت فرمایا کہ آپ کس طرح سکینگ کرتے ہیں۔ افسر صاحب جلسہ سالانہ بھی اس موقعہ پر موجود تھے۔ منتظمین نے افسر صاحب جلسہ سالانہ سے ان کا رجسٹریشن کارڈ لیا اور اپنے کمپیوٹر سسٹم میں ڈالا جس پر ان کے تمام کوائف اور جماعتی ریکارڈ مع تصویر سکرین پر آگیا۔

شعبہ سکینگ کے تحت مردانہ جلسہ گاہ کے لئے بارہ اور لجنہ جلسہ گاہ کے لئے آٹھ کمپیوٹرز کے ذریعہ سکینگ کی گئی اور جلسہ گاہ میں پہلی مرتبہ کمپیوٹرز کے اس سارے نظام کو Cordless بنایا گیا۔ یعنی شعبہ رجسٹریشن، سکینگ اور جلسہ کے بعض دیگر مختلف دفاتر میں استعمال ہونے والے کمپیوٹرز کو Connect کرنے کے لئے تاروں کی ضرورت نہ رہی۔ اس طرح اس نظام کے تحت سارے جلسہ گاہ میں Internet کی سہولیت مہیا کی گئی جس سے شعبہ پریس اور شعبہ MTA نے خوب فائدہ اٹھایا۔

مکرم پیر حبیب الرحمٰن صاحب اور اعجاز احمد صاحب پر مشتمل Alislam.org کی امریکہ سے آئی ہوئی ٹیم نے بھی انٹرنیٹ اور Cordless سسٹم کی اس سہولت سے بہت فائدہ اٹھایا اور جلسہ کی کارروائی کو ساتھ ساتھ Upload کرتے رہے۔

شعبہ رجسٹریشن کے معائنہ کے دوران حضور انور نے منتظمین کو ہدایت دی کہ ایسے احباب جو موقع پر آجاتے ہیں جن کی رجسٹریشن جماعتی نظام کے تحت پہلے جماعتوں میں نہیں ہوئی اور ان کو کارڈ جاری نہیں ہوئے ایسے لوگوں کی رجسٹریشن پوری تسلی ہونے کے بعد کریں اور سیکیورٹی کا نظام بھی پوری طرح چیک کریں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ راستہ کے دونوں طرف احباب جماعت کا ایک ہجوم تھا۔ احباب اپنے پیارے آقا سے اپنی عقیدت ومحبت کا اظہار کرتے ہوئے مسلسل پُرجوش نعرے بلند کر رہے تھے۔ اپنے ہاتھ ہلا رہے تھے۔ حضور انور کو اپنے درمیان اور انتہائی قریب پا کر ان کے چہرے خوشی سے تمتمار ہے تھے۔ ہر چھوٹا بڑا، جوان بوڑھا اپنے اپنے رنگ میں اپنی فدائیت کا اظہار کر رہا تھا`

نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

نماز جنازہ

سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 11/ستمبر 2008ء بروز جمعرات قبل از نماز ظہر مسجد فضل لندن کے احاطہ میں **مکرم محمود احمد صاحب (ابن مکرم برکت علی صاحب آف والتھم فارسٹ)** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ مرحوم 9/ستمبر کو 57 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم نہایت نیک، باوفا اور مخلص انسان تھے۔

نماز جنازہ غائب:

اس کے ساتھ ہی درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی:۔

(1) مکرمہ طاہرہ امۃ السمیع صاحبہ (اہلیہ مکرم کموڈور سید ناصر احمد شاہ صاحب)

مرحومہ 18/جولائی کو لمبی بیماری کے بعد وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نیک طبع، باوفا اور نہایت مخلص خاتون تھیں اور لجنہ کراچی کی فعال ممبر تھیں۔ ہر جماعتی کام میں بڑے شوق اور دلی رغبت سے حصہ لیتیں۔ مرحومہ حضرت نواب محمد دین صاحب کی پوتی تھیں، جنہوں نے مرکز احمدیت ربوہ کی زمین حاصل کرنے میں نمایاں خدمات سرانجام دیں۔

(2) مکرمہ نسیم اختر صاحبہ (اہلیہ مکرم میاں عبدلمنان ناصر صاحب آف کیمبرج، کینیڈا)

مرحومہ 25 مئی کو وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ نیک، ملنسار اور بہت مخلص خاتون تھیں۔

(3) مکرمہ اہلیہ صاحبہ محترم قادر بخش صاحب (ریٹائرڈ کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مرحومہ کچھ عرصہ قبل بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ نمازوں کی پابند، تہجد گزار اور غریبوں کی ہمدرد، نیک خاتون تھیں۔

(4) مکرمہ والدہ صاحبہ محترم عزیز احمد بھٹی صاحب (آف ناصر آباد اسٹیٹ۔ سندھ)

مرحومہ 9/جولائی کو دل کے حملہ سے وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ نہایت نیک اور شفیق خاتون تھیں۔ انہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کی پرانی خادمہ ہونے کی سعادت حاصل تھی۔

(5) مکرم حمید احمد صاحب (آف جرمنی)

مرحوم 27۔ اپریل کو وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم نیک سیرت، نہایت صابر و شاکر، خاموش طبع، غریبوں کے ہمدرد اور دیندار انسان تھے۔ آپ نے تقریباً 19 سال اپنے حلقہ کی جماعت Ginsheim میں سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ مکرمہ زینت حمید صاحبہ (سابق صدر لجنہ جرمنی) کے شوہر تھے۔

(6) مکرم محمد امین صاحب (آف سپین)

مرحوم 15/اگست کو 76 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ محترم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر کے کہنے پر 1977ء میں سپین آئے تھے۔ نہایت ہمدرد، سلسلہ کے فدائی اور خلافت سے وفا کا تعلق رکھنے والے خادم سلسلہ تھے۔ مرحوم کے ایک بیٹے مکرم مبارک احمد صاحب اس وقت امیر جماعت سپین کے طور پر جماعت کی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(7) مکرمہ مجیدہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب آف چونڈہ حال ربوہ)

مرحومہ 24/جولائی کو 85 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ غریبوں کا خیال رکھنے والی مہمان نواز خاتون تھیں۔ چونڈہ میں قیام کے دوران مربیان اور مرکز سے آنے والے مہمانوں کے قیام وطعام کا پورا خیال رکھتی تھیں۔

(8) مکرم عبداللطیف احمد صاحب (ابن مکرم محمد بوٹا صاحب صدر جماعت چک نمبر 233 ر۔ب کوٹلی جھنڈا سنگھ۔ ضلع فیصل آباد)

مرحوم 10/مئی کو 51 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم باوفا اور مخلص انسان تھے۔ غرباء کے ہمدرد اور جماعتی کاموں نیز مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔ آپ نے اپنے گاؤں میں بحیثیت صدر جماعت خدمت سلسلہ کی توفیق پائی۔

اللہ تعالیٰ ان تمام مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں جنت الفردوس میں بلند مقامات عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے اور خود اُن کا نگہبان ہو۔ آمین۔

الفضل انٹرنیشنل ہمیں کیوں پڑھنا چاہئے

اس لئے کہ:

☆...... یہ مرکز سلسلہ اور آپ کے درمیان رابطہ کا ذریعہ ہے۔

☆...... اس کے مطالعہ سے آپ کو روحانی تسکین ہوتی ہے۔

☆...... اس میں درج ملفوظات وارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وخلفائے احمدیت آپ کے ازدیاد ایمان کا موجب بنتے ہیں۔

☆...... اس میں خلفائے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خطبات، خطابات، مجالس سوال وجواب، مجالس عرفان وغیرہ کا مکمل متن شائع ہوتا ہے۔

☆...... یہ اہل علم حضرات کے ٹھوس علمی اور تحقیقی مضامین اور صاحب طرز شعراء کے کلام کے ذریعہ دنیا بھر کی دینی اور اخلاقی تربیت میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اسی طرح اس میں جماعت کی عالمی خبریں اور اشاعت اسلام کے لئے سرگرمیوں کی رپورٹس بھی شائع ہوتی ہیں۔

☆...... یہ ایک روحانی چشمہ ہے جو آپ کی اور آپ کی نسلوں کی روحانی اور علمی سیرابی کا موجب ہے۔ اس سے فائدہ اٹھایئے اور آج ہی الفضل انٹرنیشنل اپنے نام جاری کروایئے۔ (مینجر)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

صدسالہ جشن خلافت نمبرز

صدسالہ جشن خلافت کی تقریبات کے حوالہ سے طبع ہونے والی خصوصی اشاعتیں اور سووینئرز (جو ہمیں موصول ہوئے ہیں) کا تعارف کچھ عرصہ سے جاری ہے۔ ایسی خصوصی اشاعتیں، دورانِ سال، جب بھی ہمیں موصول ہوتی رہیں گی، تو اپنے معمول کا انتخاب پیش کرنے کی بجائے، اُن پر تبصروں اور اُن میں شامل منتخب مضامین کا تعارف پہلے ہدیۂ قارئین کیا جاتا رہے گا۔ رسائل و جرائد کی ترسیل نیز خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

جامعہ احمدیہ ربوہ کا صدسالہ خلافت سووینئر

جامعہ احمدیہ ربوہ (سینئر) کا اردو زبان میں شائع ہونے والا صدسالہ خلافت سووینئر A4 سائز کے دوصد سے زائد صفحات پر مشتمل ہے جس میں متعدد علمی اور تحقیقی مضامین اور جامعہ احمدیہ کی تاریخ کے حوالہ سے اہم اور تفصیلی معلومات پیش کی گئی ہیں۔ تحقیقی مضامین نہایت عمدہ ہیں جنہیں جامعہ احمدیہ کے متعلّقہ شعبہ جات نے تیار کیا ہے اور تمام مضامین کی بنیاد قرآن کریم اور احادیث کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے خلفاء کا علم کلام ہے جس کے حوالے کثرت سے دیئے گئے ہیں۔ بعض مضامین خلافت احمدیہ کے حوالہ سے تربیتی یا معلوماتی نکتہ نظر سے تحریر کئے گئے ہیں۔ آخری چند صفحات میں اُن تمام مقالہ جات کے عناوین اور مقالہ نویسوں کے اسماء درج کئے گئے ہیں، جو جامعہ احمدیہ میں محفوظ ہیں اور جنہیں جامعہ احمدیہ کے طلبہ نے اپنی تعلیم کی تکمیل پر تحقیقی بنیادوں پر رقم کیا ہے۔ یہ فہرست اُس خواہش کو مزید جِلا بخشنے کا باعث بنتی ہے جو عمدہ علمی اور تحقیقی تخلیقات کا مطالعہ کرنے کے لئے ہر طالبعلم کے دل میں پائی جاتی ہے۔ ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ یہ سووینئر جامعہ احمدیہ کے طلبہ واساتذہ وکارکنان کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور محبت و عقیدت کے نذرانہ کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

اگرچہ تمام مضامین ہی قابل مطالعہ ہیں لیکن چندایک کا تعارف قارئین کے لئے دلچسپی کا باعث ہوگا۔

مرہم حوارییں

جامعہ احمدیہ ربوہ کے خلافت سووینئر میں مرہم حوارییں کے بارہ میں 'واقعہ صلیب سیل' کا تیار کردہ ایک تفصیلی مضمون شامل اشاعت ہے جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ کلام ہے جس میں حضور علیہ السلام نے مرہم حوارییں اور قبر مسیح (کشمیر) کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے ثبوت میں پیش فرمایا ہے۔ نیز فرمایا کہ مسیحؑ کے زخموں کے لئے تیار کی جانے والی مرہم کا نسخہ تو مسلمان، یہودی، عیسائی اور مجوسی طبیبوں نے بالاتفاق لکھا ہے اور کم ازکم ایک ہزار کتب میں یہ نسخہ موجود ہے۔ حضورؑ نے اپنی کتاب ''مسیح ہندوستان میں'' میں تفصیل سے ثابت کیا ہے کہ مرہم حوارییں وہی مرہم ہے جو واقعہ صلیب کے بعد حضرت مسیحؑ کے زخموں پر لگائی گئی تھی۔

حضورؑ کے انکشاف کے بعد 1894-95ء میں قادیان میں مرہم حوارییں کی تیاری غالباً حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ کی نگرانی میں شروع ہوئی۔ 1898-1901ء کے دوران حضرت حکیم محمد حسین صاحبؓ نے اس پر تحقیق کرکے دواخانہ میں اسے تیار کیا۔ 1978ء میں مکرم سید عبدالحیٔ شاہ صاحب اور مکرم حکیم محمد اسلم فاروقی صاحب نے تحقیق کی اور مرہم تیار کی۔ 1999ء کے بعد سے صلیب سیل کے زیراہتمام اس پر تحقیق جاری ہے۔

مسیحی تاریخ کی رو سے واقعہ صلیب سے قبل کی رات طویل وقت حکیم نکودیمس نے حضرت مسیحؑ کے ساتھ گزارا۔ واقعہ صلیب کے بعد حکیم نکودیمس اور یوسف آرمیتیاہ ایک مکسچر لائے اور اُس کے ساتھ مسیحؑ کو ایک کپڑے میں لپیٹا۔ چنانچہ ابتدا میں یہ مرہم نکودیمس بھی کہلائی۔ اِس مرہم کا نسخہ نکودیمس کے بعض دیگر ہم عصروں نے بھی بیان کیا ہے۔ اِس مرہم میں Photosensitive دھاتی نمک کی موجودگی بھی کفن مسیح پر مسیحؑ کی تصویر کی موجودگی کا ثبوت ہے۔

حضرت اقدس کی عربی تحریرات پر اعتراضات کی حقیقت

جامعہ احمدیہ ربوہ کے خلافت سووینئر میں شعبہ عربی کا تیارکردہ مضمون بھی شامل ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی تحریرات پر ہونے والے اعتراضات کی حقیقت بیان کی گئی ہے۔ چونکہ حضور علیہ السلام کو عربی زبان کے چالیس ہزار مادے ایک ہی رات میں الہاماً سکھائے گئے تھے اس لئے حضورؑ کا یہ دعویٰ دیگر علماء کو ہضم نہیں ہوا۔ اُن کا خیال یہی رہا کہ کسی عرب کی مدد سے ہی یا کسی عرب عالم کی کتب سے سرقہ کرکے ہی حضورؑ نے عربی تالیفات کی ہیں اور اچھوتے قصائد لکھے ہیں۔ اسی طرح حضورؑ کی صرف و نحو کے قواعد سے عدم واقفیت کا بھی شور مچایا گیا۔

حضورؑ نے خود بھی ایسے اعتراضات اور شبہات کا کئی جگہ جواب دیا ہے اور معترضین کو کہا ہے کہ وہ ظلمت اور تعصب کی راہ سے سہو کتابت کو بھی میری غلطی شمار نہ کریں کیونکہ وہی ترکیب جب پچاس دوسری جگہ درست استعمال ہوئی ہے تو یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ محض ایک جگہ غلطی سے لکھا جانا سہو کتابت ہی ہے۔

حضورؑ کے علم کلام پر جو اعتراضات کئے گئے ہیں اُن کا جواب حضورؑ کے بعض غلاموں نے بھی دیا ہے اور معترضین کے جہل مرکّب کو ثابت کیا ہے۔ زیرنظر مقالہ میں ایسی بےشمار مثالیں بیان کرکے ثابت کیا گیا ہے کہ صرف وہی شخص حضورؑ کے علم کلام پر عربی قواعد کے حوالہ سے تنقید کرسکتا ہے جس نے چندایک سطحی قسم کے عربی قواعد کا مطالعہ کیا ہو۔

فتاویٰ حضرت مسیح موعودؑ کی امتیازی خصوصیات

جامعہ احمدیہ ربوہ کے خلافت سووینئر میں شعبہ فقہ کے مرتب کردہ ایک مختصر مضمون میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فتاویٰ کی امتیازی خصوصیات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

برصغیر پاک و ہند میں فقہی بنیاد پر مذہب کے دو حصے تھے۔ ایک مقلدین اور دوسرا غیرمقلدین۔ ایک تقلید کو ناجائز سمجھتے ہوئے ہر کس و ناکس کو دین میں اجتہاد کا حق دیتا تھا۔ دوسرا وہ تھا جو اپنے ائمہ کے اقوال کو قرآن و حدیث کی طرح کا درجہ دے بیٹھے تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ہمیں بتایا کہ ''ہمارے نزدیک تقلید کو چھوڑنا ایک اباحت ہے کیونکہ ہر ایک شخص مجتہد نہیں ہے۔ ذرا سا علم ہونے سے کوئی متابعت کے لائق نہیں۔ کیا وہ اس لائق ہے کہ وہ سارے متقی اور تزکیہ کرنے والوں کی تابعداری سے آزاد ہوجائے۔ قرآن شریف کے اسرار سوائے مطہر اور پاک لوگوں کے اور کسی پر نہیں کھولے جاتے۔'' (ملفوظات جلداوّل)

نیز فرمایا: ''اہل بصیرت اور معرفت اور تقویٰ اور طہارت کے قول اور فعل کی اس حد تک تقلید ضروری ہے کہ جب تک بداہت معلوم نہ ہو کہ اس شخص نے عمداً یا سہواً قرآن اور احادیث نبویہ کو چھوڑ دیا ہے کیونکہ ہر ایک کی نظر دقائق دنیا تک نہیں پہنچ سکتی......''۔ (فتاویٰ حضرت مسیح موعودؑ)

حضرت مسیح موعودؑ ایک حَکَم کے طور پر بھی تشریف لائے تاکہ آپؑ کے فیصلہ کو شرح صدر کے ساتھ مانا جائے۔ چنانچہ حَکَم مومنوں کے لئے بطور رحمت ہے۔ آپؑ کا مذہب یہی ہے کہ کتاب اللہ مقدم اور امام ہے۔ احادیث کا ماننا فرض ہے اگر وہ کتاب اللہ اور سنّت رسولؐ کے مخالف نہ ہوں۔ نیز احادیث کے حفظ مراتب کو بھی سامنے رکھا جائے۔ مثلاً مختلف افراد کے دریافت کرنے پر آنحضور ﷺ نے اُن کے لئے مختلف بہترین نیکیوں کا اظہار فرمایا تو اُن کے انفرادی حالات کے باعث بیان کی گئیں۔ حضور علیہ السلام کے کئی فتاویٰ اس بات پر شاہد ہیں کہ آپؑ کا وجود بطور حَکَم کے ایک رحمت ہے۔

☆ اس سوال پر کہ نماز میں امام کے پیچھے الحمد نہ پڑھنے سے نماز ہوتی ہے یا نہیں؟ فرمایا: ''ضرور پڑھنی چاہئے۔ نماز کا ہونا یا نہ ہونا خدا تعالیٰ کو معلوم ہے اور ہزاروں اولیاء اللہ حنفی طریق کے پابند تھے اور وہ خلف الامام الحمد نہ پڑھتے تھے، جب ان کی نماز نہ ہوئی تو وہ اولیاء اللہ کس طرح ہوگئے۔ اور چونکہ ہمیں امام ابوحنیفہؒ سے ایک طرح سے مناسبت ہے اور ہمیں ان کا ادب ہے ہم یہ فتویٰ نہیں دیتے کہ نماز نہیں ہوتی''۔ (تذکرۃ المہدی)

☆ فرمایا: ''یہ عاجز شریعت اور طریقت دونوں میں مجدد ہے۔ تجدید کے یہ معنی نہیں کہ کم یا زیادہ کیا جائے، اس کا نام تو نسخ ہے۔'' (الحکم، 24/جون 1900ء)

نیز فرمایا: ''جن لوگوں نے ان ارکان (نماز، روزہ......) کو چھوڑ کر اَور بدعتیں تراشی ہیں، یہ ان کی اپنی شامت اعمال ہے ورنہ قرآن شریف تو کہہ چکا ہے **الیوم اکملت لکم** ......اب پیغمبر ﷺ کے اعمال خیر کی راہ چھوڑ کر اپنے طریقے ایجاد کرنا اور قرآن شریف کی بجائے وظائف اور کافیاں پڑھنا اور اعمال صالحہ کی بجائے قسم قسم کے ذکر اذکار نکال لینا یہ لذّت روح کے لئے نہیں ہے بلکہ لذّت نفس کی خاطر ہے۔ لوگوں نے لذّت نفس اور لذّت روح میں فرق نہیں کیا''۔ (ملفوظات جلد2)

☆ حضور علیہ السلام نے چہلم اور فاتحہ خوانی کو بدعات قرار دیا ہے۔

☆ روزہ سے متعلق ارشاد: ''جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ صیام میں روزہ رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے...... نجات فضل سے ہے نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کرسکتا ہے۔'' (البدر 17/اکتوبر 1907ء)

☆ سونے، چاندی اور ریشم کے استعمال میں اگرچہ عام طور پر ممانعت ہے تاہم ضرورتاً انہیں استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔ چاندی وغیرہ کے بٹنوں کے استعمال سے متعلق پوچھے جانے پر فرمایا: ''تین چار ماشہ تک کوئی حرج نہیں لیکن زیادہ کا استعمال منع ہے۔ اصل میں سونا، چاندی عورتوں کی زینت کے لئے جائز رکھا ہے۔ ہاں علاج کے طور پر ان کا استعمال منع نہیں...... ایک شخص آنحضرت ﷺ کے پاس آیا، اُسے جوئیں بہت پڑی ہوئی تھیں۔ آپؐ نے حکم دیا کہ تُو ریشم کا کرتہ پہن اس سے جوئیں نہیں پڑتیں۔'' (ملفوظات جلد4)

☆ تصویر کھنچوانے سے متعلق فرمایا: ''یہ ایک نئی ایجاد ہے۔...... اگر اس فن کو خادمِ شریعت بنایا جاوے تو جائز ہے۔'' (ملفوظات جلد5)

ہفت روزہ ''بدر'' 25/جون 2007ء میں ''جامعہ احمدیہ'' کے عنوان سے مکرم محمد مقصود منیب صاحب کی ایک نظم شامل اشاعت ہے۔ اس طویل نظم سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

جامعہ ہے درس گاہوں کا امام
اس کا بانی ہے محمدؐ کا غلام

بابِ اُلفت، شہرِ جودت جامعہ
فیض کی جوئے سعادت جامعہ
آپ ہے اپنی صداقت کا ثبوت
علم و عرفاں کی علامت جامعہ

یہ شجر ہے تازہ تر اثمار کا
جس نے توڑا بت غم اغیار کا
یہ تو ہے دست شفا ہر عہد میں
ہے طبیب وقت ہر بیمار کا

اے خدا ہوں رحمتیں اُس پر ہزار
جس کے دم سے نور کا ہے کاروبار
ہم تو ہیں اُس کے غلاموں کے غلام
جس کی ضو سے روشنی کی ہے بہار

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
24th October 2008 –30th October 2008

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 24th October 2008

00:00 Tilawat, Dars & MTA International News
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 2nd January 1996.
02:40 Huzoors Tours: programme featuring Huzoor's visit to Germany for the Laying of the foundation stone of the Weil Der Stadt Mosque.
03:05 Al Maaidah: cookery programme
03:30 Shamail-e-Nabwi: a programme on the character of the Holy Prophet (saw).
03:40 Tarjamatul Qur'an Class: Recorded on 31st March 1998.
05:15 Moshaairah: an evening of poetry
06:05 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:15 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) with Huzoor, recorded on 2nd June 2007.
08:20 Siraiki Service: discussion on the life and character of the Holy Prophet. Hosted by Jamal-ud-Din Shams and Munawar Ahmad Qamar.
09:05 Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on 24th March 1995.
10:05 Indonesian Service
11:05 Seerat Sahaba Rasool (saw): discussion hosted by Naseer Ahmad Anjum on the companions of the companions of the Holy Prophet (saw).
12:00 Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, from Baitul Futuh, London.
13:20 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
14:30 Bengali Reply to Allegations: a Bengali discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Jama'at.
15:30 Seerat Sahaba Rasool (saw) [R]
16:05 Friday Sermon [R]
17:25 Interview
18:00 Le Francais C'est Facile: lesson no. 22
18:30 Arabic Service: Repeat of live Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:35 MTA International News
21:10 Friday Sermon [R]
22:20 First Aid: an advisory programme on the use of first aid procedures in an emergency
22:50 Urdu Mulaqa'at: rec. on 24th March 1995.

Saturday 25th October 2008

00:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:10 Learning French: lesson no. 22
01:35 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 3rd January 1996.
02:45 Friday Sermon: recorded on 24th October 2008.
04:00 Interview
04:30 First Aid
04:55 Urdu Mulaqa'at: Recorded on 24th March 1995.
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:10 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) with Huzoor, recorded on 2nd June 2007.
08:15 Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maood (as)
08:30 Friday Sermon: rec. on 24th October 2008.
10:05 Indonesian Service
11:00 French Service
12:00 Tilawat & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar: variety of programmes in Bengali, including a discussion on Ahmadiyyat.
14:00 Intikhab-e-Sukhan: poem request programme.
15:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) [R]
16:05 Moshaairah: an evening of poetry.
17:00 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 16th February 1997. Part 1.
17:55 Art Class with Wayne Clements
18:30 Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:35 MTA International News
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) [R]
22:10 Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maood (as)
22:55 Friday Sermon [R]

Sunday 26th October 2008

00:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:10 Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maood (as)
02:00 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 4th January 1996.
03:15 Friday Sermon: recorded on 24/10/08.
04:15 Moshaairah: an evening of poetry
05:30 Art Class with Wayne Clements
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:10 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) with Huzoor recorded on 12th January 2008.
08:15 First Aid
08:45 Learning Arabic: lesson no. 17.
09:10 Huzoor's Tours: programme featuring Huzoor's visit to Fiji.
10:00 Indonesian Service
11:00 Spanish Service: Spanish translation of Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 18th May 2007.
12:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
12:55 Bangla Shomprochar
13:55 Friday Sermon
15:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) Class [R]
16:10 Learning Arabic: lesson no. 17 [R]
16:35 Huzoor's Tours: Fiji [R]
17:30 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 12th January 1996. Part 1.
18:30 Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:35 MTA International News
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) Class [R]
22:10 Learning Arabic: lesson no. 17 [R]
22:35 Huzoor's Tours: Fiji [R]
23:30 Seerat-un-Nabi (saw)

Monday 27th October 2008

00:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:05 First Aid
01:35 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 9th January 1996.
02:55 Friday Sermon
04:00 Learning Arabic: lesson no. 17
04:25 Question and Answer Session
05:35 Seerat-un-Nabi (saw)
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00 Gulshan-e-Waqfe (Lajna) class held with Huzoor. Recorded on 13th January 2008.
08:05 Le Francais C'est Facile: lesson no. 7.
08:40 French service with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends. Recorded on 16th March 1998.
09:50 Indonesian Service: Friday sermon, recorded on 12th September 2008.
11:05 Jalsa Salana Speeches
12:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:15 Bangla Shomprochar
14:15 Friday Sermon
15:00 Gulshan-e-Waqfe (Lajna) class [R]
16:15 French Mulaqa'at
17:20 Medical Matters
18:30 Arabic Service
19:25 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 10th January 1996.
20:30 MTA International News
21:00 Gulshan-e-Waqfe (Lajna) class [R]
22:10 Friday Sermon [R]
23:00 Jalsa Salana Speeches [R]

Tuesday 28th October 2008

00:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
00:55 Le Francais C'est Facile: lesson no. 7.
01:20 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 10th January 1996.
02:25 Friday Sermon: rec. on 19th October 2007.
03:10 French Mulaqa'at: rec. on 16/03/1998.
04:40 Medical Matters
06:00 Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor, recorded on 19th January 2008.
08:15 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 12th January 1996. Part 2.
09:00 MTA Variety: Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya army weekend.
09:55 Indonesian Service
11:00 Sindhi Service
12:00 Tilawat, Dars & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:00 Jalsa Salana UK 2006: Opening address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 27th July 2007 from Hadeeqa-tul Mahdi, Hampshire.
15:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor, recorded on 19th January 2008.
16:15 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 12th January 1996. Part 2.
16:45 MTA Travel: programme featuring a visit to Delhi, India.
17:25 Intikhab-e-Sukhan: poem request programme.
18:30 Arabic Service
19:30 Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on 24th October 2008.
20:30 MTA International News
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal)
22:05 Jalsa Salana UK 2006: Opening address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 27th July 2007 from Hadeeqa-tul Mahdi, Hampshire.
23:05 MTA Variety

Wednesday 29th October 2008

00:00 Tilawat, Dars & MTA News
01:00 Learning Arabic: lesson no. 11.
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 11th January 1996.
02:35 MTA Travel: programme featuring a visit to Delhi, India.
03:20 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 12th January 1996. Part 2.
03:55 MTA Variety
04:55 Jalsa Salana UK 2006: Opening address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 27th July 2007 from Hadeeqa-tul Mahdi, Hampshire.
06:05 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:20 Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor recorded on 20th January 2008.
08:10 Seerat Hadhrat Masih-e-Maud
09:00 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 14th January 1996. Part 1.
09:55 Indonesian Service
10:55 Swahili Muzakarah
12:00 Tilawat & MTA News
13:10 Bangla Shomprochar
14:10 From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra), on the topic of the Attributes of Allah. Recorded on 7th February 1986.
15:25 Jalsa Salana speeches: speech delivered by Saeed Ahmad Malik on the Holy Qur'an. Recorded on 27th July 1996.
15:55 Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor recorded on 20th January 2008. [R]
17:00 Khilafat Jubilee Quiz
17:40 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 14th January 1996. Part 1.
18:30 Arabic Service
19:35 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 16th January 1996.
20:45 MTA International News
21:15 Bustan-e-Waqfe Nau Class [R]
22:15 Jalsa Salana speeches: speech delivered by Saeed Ahmad Malik on the Holy Qur'an. Recorded on 27th July 1996. [R]
22:45 From the Archives [R]

Thursday 30th October 2008

00:05 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:15 Hamaari Kaenaat
01:45 Liqaa Ma'al Arab: rec. on 16/01/1996
02:50 Art Class
03:45 From the Archives
05:00 Khilafat Jubilee Quiz
05:30 Jalsa Salana Speeches
06:05 Tilawat, Dars & MTA News
07:10 Children's Class with Huzoor, recorded on 26th January 2008.
08:10 English Mulaqa'at: Recorded on 17th December 1995.
09:20 Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to Germany
10:00 Indonesian Service
11:00 Shamail-e-Nabwi
11:40 Pushto Service
12:00 Tilaawat & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:30 Tarjamatul Qur'an Class: Recorded on 1st April 1998.
15:40 Shamail-e-Nabwi [R]
16:20 English Mulaqa'at: Recorded on 17th December 1995. [R]
17:35 Moshaairah: an evening of poetry
18:30 Arabic Service
20:30 MTA International News
21:05 Tarjamatul Qur'an Class: rec. 01/04/1998. [R]
22:10 Shamail-e-Nabwi [R]
23:00 Children's Class [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 GMT & 17:00 GMT

Al Fazl International Weekly, London
22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org
Vol 15 Friday 17 October , 2008 Issue No. 42

صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ جرمنی 2008ء کی مختصر جھلکیاں

ہم وہ لوگ ہیں جو مساجد تعمیر کرتے ہیں تو واحد خدا کی عبادت کے لئے تعمیر کرتے ہیں۔ آپس میں محبت و پیار بڑھانے کے لئے تعمیر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ تبلیغی میدان میں بھی اس مسجد کی تعمیر کے بعد آپ زیادہ وسعت پیدا کریں۔

(Weil Der Stadt (جرمنی) کے مقام پر مسجد قمر کی افتتاحی تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب)

جلسہ سالانہ کے مختلف انتظامات لنگر خانہ، سٹور، بازار، جلسہ گاہ، نمائش، رجسٹریشن وسکینگ و دیگر کئی شعبہ جات کا معائنہ اور موقع پر ضروری ہدایات۔ معائنہ انتظامات کے موقع پر کارکنان کو اہم ہدایات۔ دیگیں دھونے والی کمپیوٹرائزڈ مشین کی کارکردگی کا جائزہ۔ پرچم کشائی۔ مختلف ممالک سے آنے والے خاص مہمانوں کے ساتھ عشائیہ۔

مرد عورتیں سب یہ ذہن میں رکھیں کہ خلافت کے انعام سے فیضیاب ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کا حقیقی عابد بننا اور اس کے احکامات کی پیروی کرنا ضروری ہے۔

(جماعت جرمنی کے جلسہ سالانہ کے موقع پر خطبہ جمعہ میں اہم نصائح)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

21/اگست 2008ء بروز جمعرات:

صبح پانچ بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دیگر دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

آج پروگرام کے مطابق Weil Der Stadt شہر میں نئی تعمیر ہونے والی ''مسجد قمر'' کے افتتاح کا پروگرام تھا اور پھر وہاں سے آگے جلسہ گاہ Mannheim کے لئے روانگی تھی۔

Weil Der Stadt میں آمد

تین بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی اور بیت السبوح فرینکفرٹ (Frankfurt) سے روانگی ہوئی۔ فرینکفرٹ سے شہر Weil Der Stadt کا فاصلہ 240 کلومیٹر ہے۔ قریباً دو گھنٹے کے سفر کے بعد پانچ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد قمر Weil Der Stadt پہنچے۔

مقامی جماعت کے صدر نے دیگر جماعتی عہدیداران کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا اور مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔ ایک بچے نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پھول پیش کئے۔ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے اپنی عہدیداران کے ساتھ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کو خوش آمدید کہا اور ایک بچی نے پھول پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کے لئے مقامی جماعتوں کے احباب مرد، خواتین اور بچے مسجد کے بیرونی احاطہ میں جمع تھے۔ بچیاں کورس کی صورت میں ''اھلاً وسھلاً ومرحبا'' اور حضرت اقدس مسیح موعود کا دعائیہ منظوم کلام۔

یہ دن چڑھا مبارک مقصود جس میں پائے
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

ترنم کے ساتھ پڑھ رہی تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے بچیوں کے پاس تشریف لے گئے اور پھر سب احباب کو السلام علیکم کہا اور مسجد کی عمارت کے ایک رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

شہر کا تعارف

Weil Der Stadt کا شہر جرمنی کے امیر ترین صوبہ Baden Wurttemburg میں واقع ہے۔ یہ شہر 600ء میں ایک چھوٹا سا گاؤں تھا۔ اب اس کی آبادی 20 ہزار کے لگ بھگ ہے۔ یہ شہر سرسبز وشاداب پہاڑیوں کے دامن میں بلیک فارسٹ (Black Forest) کے سنگم پر واقع ہے اور یہاں سے بلیک فارسٹ کی مختلف سمتوں میں سائیکلنگ کے مختلف ٹریک نکلتے ہیں۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق ایک سیزن میں 40 ہزار سائیکل سوار مختلف شہروں سے یہاں آکر اپنا سائیکلنگ ٹور شروع کرتے ہیں۔ اس شہر سے ہمسایہ ملک سوئٹزر لینڈ کا بارڈر 150 کلومیٹر دور ہے۔

اس شہر میں جماعت احمدیہ کا قیام 1991ء میں عمل میں آیا۔ اگست 2006ء میں 2375 مربع میٹر کے رقبہ پر مشتمل ایک پلاٹ یہاں کے ریلوے سٹیشن کے بالکل ساتھ ایک لاکھ تیرہ ہزار یورو میں خریدا گیا۔

23 دسمبر 2006ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ صوبہ Baden میں یہ سب سے پہلی مسجد ہے جو جماعت احمدیہ نے تعمیر کی ہے۔ مسجد کے دو ہال تعمیر کئے گئے ہیں، ایک ہال مردوں کے لئے اور دوسرا خواتین کے لئے ہے۔ اس کے علاوہ اوپر کی منزل پر مشن ہاؤس اور گیسٹ ہاؤس بھی بنایا گیا ہے۔ دفاتر اور جماعتی کچن وغیرہ بھی اس کمپلیکس میں بنائے گئے ہیں۔

اس مسجد قمر میں 220 افراد نماز ادا کرسکتے ہیں۔ پارکنگ کے لئے بھی کافی گاڑیوں کی گنجائش ہے۔ Coverd Area 50727 مربع میٹر ہے جبکہ Coverd Space 176116 مربع میٹر ہے۔ گنبد کا قطر 5 میٹر ہے۔ اس مسجد کو بینرز اور خوبصورت جھنڈیوں کے ساتھ سجایا گیا تھا۔

مسجد قمر کا افتتاح

چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔ بعدازاں حضور انور مسجد کے اندرونی حصہ میں تشریف لائے اور مسجد کو دیکھا۔ حضور انور نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں جس کے ساتھ اس مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔

افتتاحی تقریب

بعدازاں مسجد میں ہی ایک افتتاحی تقریب ہوئی جس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدازاں اس کا اردو اور جرمن ترجمہ پیش کیا گیا۔ جس کے بعد امیر صاحب جرمنی نے اس شہر اور مسجد کا تعارف کروایا۔ بعدازاں ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

حضور انور کا خطاب

حضور انور نے تشہد وتعوذ کے بعد فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کا شکر اور احسان ہے کہ اس نے آپ کو اس علاقے میں اس صوبے میں پہلی مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی۔ جیسا کہ امیر صاحب نے ابھی اپنی رپورٹ میں ذکر کیا کہ کونسل کے یا جو پارلیمنٹ کے اراکین یا ممبران جو تھے ان کو یہ فکر تھی کہ یہ مسجد یہاں بن رہی ہے۔ پتہ نہیں کیا

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں